

يا حياة البروم

رقم وردة اعلى

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(مکمل ناول)

یا حیاة الروح

از قلم وردہ اعوان

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشا اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین



پورا کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا . سوائے ایک سائڈ لیپ کی روشنی کے جو کمرے کو روشن کر رہی ہوتی ہے . کمرے کی چیزیں بکھری پڑی تھیں...

ہر طرف کانچ بکھرا ہوا تھا جیسے کسی نے بہت بے دردی سے سب چیزوں کو پھینکا ہو...

بابا جان کمرے میں داخل ہوتے ہیں... تو پیروں کے ساتھ کوئی فریم ٹکراتا ہے . جس میں دو لوگ مسکراتے ہوئے ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوتے ہیں .

بابا جان اپنی لاڈلی , اکلوتی بیٹی کو کمرے میں دیکھتے ہیں جو انہیں بیڈ کے ساتھ گھٹنوں پر سر رکھے دکھائی دیتی ہے ... وہ آگے بڑھ کر اسکے پاس جاتے ہیں...

"میری جان ! اپنے بابا کو یوں تکلیف مت دو".

بابا جان بھرائی آواز میں کہتے ہیں...

وہ سر اٹھا کر انکی طرف دیکھتی ہے۔ رونے کی وجہ سے سرخ آنکھیں
, گالوں پر آنسوؤں کے مٹے مٹے سے نشان.... بابا جان کو وہ قابل رحم
لگتی ہے۔

"دیکھیں میری طرف بابا جان کچھ نہیں بچا میرے پاس سب ختم ہو گیا
..."

وہ آہستہ آواز میں کہتی ہے پھر ایک دم سے کھڑی ہو کر چیختی ہے۔
"آپ نے... آپ نے کہا تھا نہ, آپ نے تو کہا تھا نہ مجھے....
معاف کر دو بیٹا معاف کرنے سے کچھ نہیں جاتا میرا تو سب کچھ چلا گیا
بابا! دیکھیں مجھے خالی ہاتھ رہ گئی آپکی بیٹی..."

وہ چیختی ہوئی ایک دم ڈھے جاتی.... اور پھوٹ پھوٹ کر رو دیتی ہے۔
بابا جان اسکے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہیں۔ اور اسکے آگے ہاتھ
جوڑتے ہیں...

"مجھے معاف کر دو بیٹا! میں تو تمہاری خوشی چاہتا تھا مجھے نہیں پتا تھا

کہ میں ہی تمہاری خوشیوں کا قاتل بن جاؤں گا..."

بابا جان رو دیتے ہیں۔ وہ نفی میں سر ہلاتی ہے... اور بابا جان کے ہاتھوں پر اپنا ہاتھ رکھتی ہے۔

"نہی بابا جان میری خوشیوں کے قاتل آپ نہیں ہیں.... وہ ہے.... اور میری بددعا ہے کہ وہ بھی کبھی خوش نہ رہے اسی طرح تڑپے جیسے میں تڑپ رہی ہوں..."

وہ یہ کہ کمرے سے باہر نکل جاتی ہے... اور پیچھے بابا جان کو ساکت چھوڑ جاتی ہے... وہ آسمان کی طرف دیکھ کر ہاتھ پھیلاتے ہیں۔

"یا اللہ خیر کرنا میرے بچوں کو بچالے.... انکو ایسی آزمائش میں مت ڈال یہ نہی سہ پائیں گے..."

بابا جان یہ کہ کر اٹھ جاتے ہیں۔

4 سال بعد;

وہ تیز تیز سیریاں اتر رہی تھی جیسے کہیں جانے کی بہت جلدی ہو
 نیچے آ کر سیدھا لاؤنج میں جاتی ہے جہاں بابا جان بیٹھے اخبار پڑھ
 رہے ہوتے ہیں....

اسے دیکھتے ہی اخبار نیچے کر کے اپنا چشمہ اتارتے ہیں۔ اور اپنی پیاری
 بیٹی کی طرف مسکرا کر دیکھتے ہیں جو کافی جلدی میں ہوتی ہے....
 "میری جان میں نے تمہیں کہا تو ہے جلدی اٹھا کرو نہ.... پھر صبح
 اتنی افراتفری مچاتی ہو".

وہ جو اپنے بیگ میں کچھ تلاش کر رہی تھی بابا کی طرف نظر اٹھا کر
 دیکھتی ہے۔ وہ سبز کانچ آنکھوں والی لڑکی بہت حسین تھی۔

"بابا اسائنمنٹ بنا رہی تھی رات کو اسی لئے دیر سے سوئی تھی۔ ورنہ
 میں تو صبح جلدی جاگ جاتی ہوں".

وہ واپس بیگ میں کچھ تلاش کرنے لگتی ہے....

بابا جان اسکی کاروائی غور سے دیکھتے ہیں۔

"کیا ڈھونڈ رہی ہو حیات؟"

"بابا رات سے فون نہیں مل رہا کب سے ڈھونڈ رہی ہوں۔"

بابا جان مسکراتے ہوئے کہتے ہیں...

"بیٹا آپکا فون باہر لون میں رکھا ہے۔ رات کو وہیں چھوڑ آئیں تھی..."

وہ سر پر ہاتھ مارتی ہے اور باہر کی طرف بھاگتی ہے۔ اور آواز لگا کر جاتی ہے۔



"میں باہر سے ہی چلی جاؤں گی ویٹ مت کیجیے گا میرا۔"

بابا جان کے چہرے پر ایک دم افسردگی پھیل جاتی ہے.... وہ جانتے تھے حیات انکے پاس کم سے کم بیٹھتی تھی کہ کہیں بابا جان پھر سے کوئی ایسی بات نہ کر دیں جو اسکے زخموں کو ادھیڑ دیں....

بابا جان واپس اخبار اپنے سامنے پھیلا دیتے ہیں۔

لون میں آ کر وہ وہاں پڑی میز پر سے اپنا فون اٹھاتی ہے جیسے ہی فون اون کر کے دیکھتی ہے۔ مناہل اور زبیر کی 10 مسڈ کالز ہوتی ہیں۔ وہ ہونٹ دبا کر آنکھیں میچتی ہے

"افف اب یہ دونوں بہت سنائیں گے مجھے۔"

وہ بڑبڑاتی ہوئی گاڑی میں بیٹھ جاتی ہے۔ اور ڈرائیور گاڑی سٹارٹ کر لیتا ہے۔

یونی پہنچ کر وہ آتے ہی کیفے ٹیریا جاتی ہے کیوں کہ اسے پتا تھا ان دونوں کو گھر والے کھانے کو کچھ نہیں دیتے اس لئے وہ آتے ہی اپنی پیٹ پوجا میں مصروف ہو جاتے ہیں۔

وہ کیفے ٹیریا میں رکھی کرسیوں

میں سے ایک پے آ کر بیٹھ جاتی ہے اور وہ دونوں نظریں اٹھا کر اسکی طرف ایسے دیکھتے ہیں جیسے کوئی ایسا بندہ آ کر بیٹھ گیا ہو۔ جسے وہ جانتے نہ ہوں۔ زبیر کرسی پر ٹیک لگا کر بیٹھتا ہے اور ایک آئی برو اٹھا کر اسے دیکھتا ہے...

"جی کون ہیں آپ بہن جی؟"

مناہل اپنی ہنسی دباتی ہے۔ اور حیات چہرے پر معصومیت سجائے اسے دیکھتی گئی۔

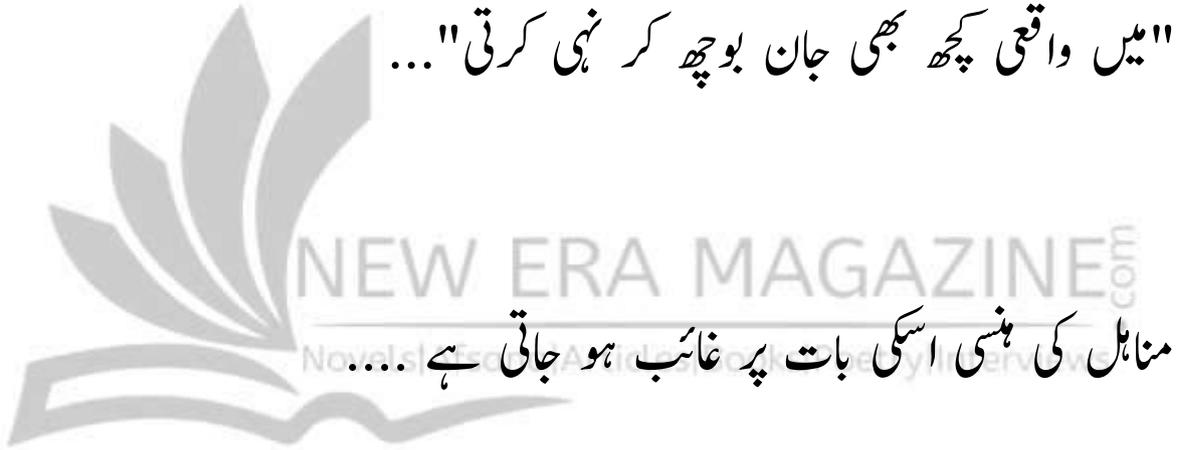
"قسم سے جان بوجھ کر کچھ نہیں کیا۔ رات کو لون میں واک کرنے کے بعد فون وہیں بھول گئیں تھی۔ اور رات کو اسائنمنٹ کمپلیٹ کرنا تھا اس لئے دیر سے سوئی تھی اور صبح دیر سے اٹھی.... سوری"۔

لیکن زبیر اسے مسلسل گھورتا رہتا ہے۔

"ہاں مجھے پتا ہے تم کبھی بھی کچھ جان بوچھ کر کب کرتی ہو؟"

حیات اس سے نظریں ہٹا کر دور خلا میں گھورتی ہے..

"میں واقعی کچھ بھی جان بوچھ کر نہی کرتی..."



منابہل کی ہنسی اسکی بات پر غائب ہو جاتی ہے...!

اور زبیر کو بھی اپنی غلطی کا احساس ہوتا ہے.

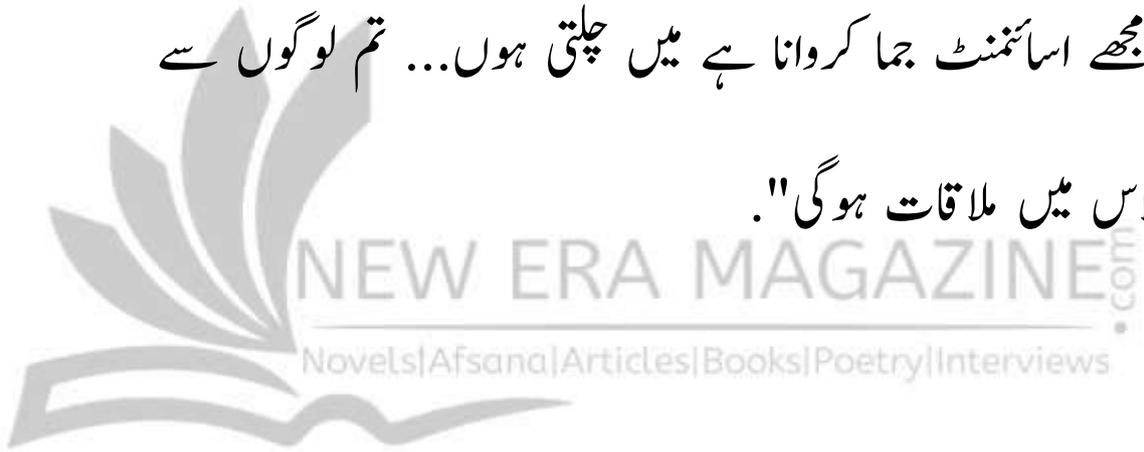
اتنے میں ایک لڑکا آ کر ٹیبل پر برگر اور فرائز رکھ کر جاتا ہے.

تینوں کے درمیان ایک خاموشی حائل ہوتی ہے۔

جسے حیات توڑتی ہے۔

"مجھے اسائنمنٹ جما کر وانا ہے میں چلتی ہوں... تم لوگوں سے

کلاس میں ملاقات ہوگی۔"



وہ یہ اٹھ کر اٹھ کر چلی جاتی ہے....

اور پیچھے کوئی اسے روکتا نہیں ہے... کیوں کہ وہ جانتے تھے اسے تنہائی

کی ضرورت ہے...

وہ اسائنمنٹ جما کر وا کر کلاس کی طرف چل پڑھتی ہے۔ کلاس میں آ کر اپنے لئے جگہ ڈھونڈتی ہے تو کوئی خالی نہیں ہوتی سوائے ایک سیٹ کے ایمان کے پاس وہ آنکھیں گھماتی ہے اور اس سیٹ پر جا کر بیٹھ جاتی ہے زبیر اور مناہل آگے والی سیٹ پر بیٹھے ہوتے ہیں.... وہ اپنی بکس اور پین نکال کر بیٹھتی ہے۔

لیکچر ابھی شروع نہیں ہوا تھا کیوں کہ ابھی سر کلاس میں نہیں آئے تھے

اسکے ساتھ بیٹھی ایمان اپنی دوستوں سے بات کر رہی تھی... اسکا دھیان نہ چاہتے ہوئے بھی ادھر ہی تھا...

"یار اتنا ہنڈسم بندا ہے ایمان قسم سے یہ وزیر بن گیا تو مزہ آ جائے گا
..."

"ہاں تمہیں تو ایسے مزہ آئے گا جیسے وہ وزیر بنتے ہی تمہارے گھر رشتہ
بھیج دے گا..."

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
ایمان اسکی بات پر ہنس دیتی ہے۔ حیات کا چہرہ بالکل سپاٹ ہوتا ہے۔

"یار ویسے کیا لگتا ہے تمہیں وہ وزیر بن جائے گا..."

"بن جائے گا..."

اسکی دوست کچھ بولتی اس سے پہلے ہی ایمان بول پڑتی ہے اور انکی طرف دیکھتی ہے .

"وہ ضرور وزیر بنے گا اسنے چار سال بہت محنت کی ہے"...

"ہاں یہ تو ہے اسنے بڑی محنت کی ہے ، غریبوں کے لئے بہت کام کئے ہیں۔ اسپیشلی تعلیم کے حوالے سے"...

اسکی بات ادھوری رہ جاتی ہے...

کیوں کہ سر کلاس میں آ جاتے

ہیں . اس لئے وہ تینوں انکی طرف متوجہ ہو جاتی ہیں.

جب کہ حیات بالکل سپاٹ چہرے کے ساتھ بک پر لکیریں لگا رہی ہوتی ہے۔

لیکچر شروع ہو چکا ہوتا ہے . وہ بھی غور سے لیکچر سننے لگتی ہے....



وہ اپنے آپ کو ایک جنگل میں پاتا ہے اور اسکے سامنے ایک شیر خونخوار نظروں سے اسے گھور رہا ہوتا ہے . وہ اپنے ہاتھ میں تلوار تھامے اسکے حملے کا منتظر تھا آنکھوں میں نہ کوئی خوف نہ کوئی ڈر....

وہ ڈٹ کر اسکے سامنے کھڑا تھا.. شیر ایک قدم پیچھے جاتا ہے وہ اور

چُکنا ہو کر کھڑا ہو جاتا ہے۔

شیر دو قدم پیچھے ہوتا ہے وہ تلوار مضبوطی سے تھام لیتا ہے...

شیر اچانک چھلانگ لگاتا ہے اور اس پر حملہ کرتا ہے مگر وہ کافی چُکنا کھڑا ہوتا ہے ایک ہی جُست میں تلوار سے اسکی گردن اڑا دیتا ہے شیر کا دھڑ اور گردن الگ الگ پڑے ہوتے ہیں...

وہ آگے بڑھ کر اسکا سر اپنے ہاتھ میں لیتا ہے اور شیر کی آنکھوں میں دیکھتا ہے جو اب بند ہوتی ہیں۔

وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھتا ہے . اسکا چہرہ اے سی کی ٹھنڈک میں بھی پسینہ سے بھیگا ہوتا ہے...

موبائل فون کی بیل چیخ چیخ کر پکار رہی ہوتی ہے وہ ہاتھ سے ماتھے پر
آئے بال پیچھے کرتا ہے۔ اور موبائل اٹھاتا ہے...

فون پر کالر آئی ڈی دیکھ کر اسکے چہرے پر تلخی در آتی ہے....

فون کان سے لگاتا ہے تو دوسری طرف سے آواز آتی ہے...

"کب تک خود کو اور ہمیں تکلیف دیں گے لالہ... ختم کریں یہ سزا

..."

وہ زور سے آنکھیں میچتا ہے ...

اور گہری سانس لیتا ہے۔ پھر تلخی سے مسکراتا ہے...

"سزا"...

وہ زیر لب دوہڑاتا ہے۔

"سزا تو وہ ہے جو میں کاٹ رہا ہوں، پچھلے چار سال سے... اسے سزا
 نہیں کہتے جو تم بھگت رہے ہو یہ پچھتاوا ہے داؤد خان درانی، اور اس
 پچھتاوے کی آگ میں پورا درانی خاندان جل رہا ہے سوائے ایک شخص
 کے جسے اپنی عزت اپنی انا اپنی برادری اور یہ خاندان عزیز ہے... سزا
 تو میں کاٹ رہا ہوں"۔

اسکے آواز میں چھپی اداسی کرب اور اذیت فون کے دوسری طرف بیٹھے

داؤد خان کو بھی محسوس ہوئی تھی....

"ایسا نہیں ہے لالہ یہاں بیٹھا ہر شخص آپ سے بہت محبت کرتا ہے اور بی جان نے جو کیا آپکو اس خاندان سے باندھے رکھنے کے لئے کیا"....

وہ سر جھٹکتا ہے...



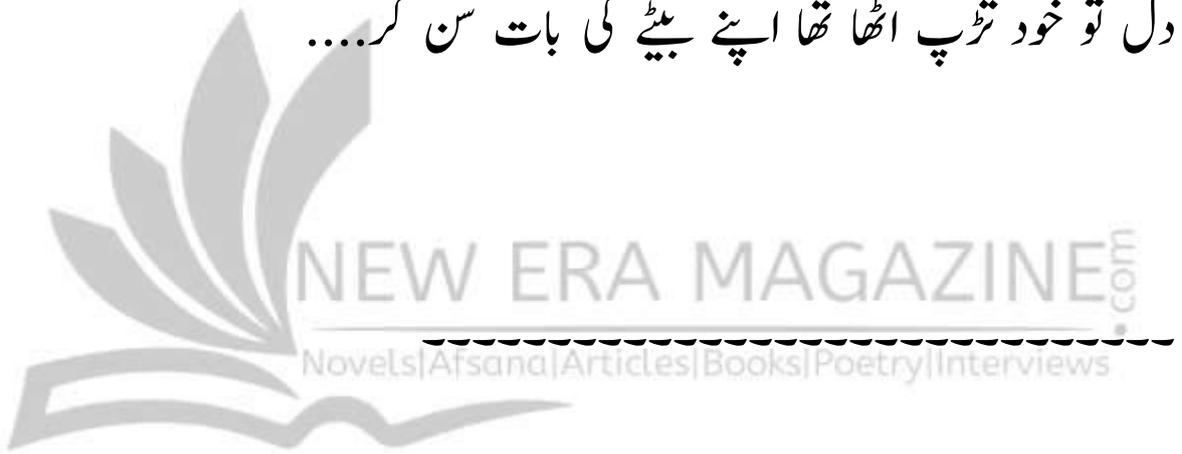
"جس خاندان سے مجھے جوڑے رکھنے کے لئے بی جان نے یہ سب کیا

نہ.... زرویز خان درانی کو نفرت ہے اس خاندان سے"...

یہ کہ کر وہ فون کاٹ کر بیڈ پر پھینک دیتا ہے اور اٹھ کر واشروم چلا جاتا ہے... دوسری طرف بیٹھا داؤد خان بے بسی سے اپنی ماں کی طرف دیکھتا ہے...

"بی جان نے ایسا کیوں کیا مورے"...

اسکی مورے نم آنکھوں سے بیٹے کو دیکھے جاتی ہے۔ وہ کیا کہتیں انکا
دل تو خود تڑپ اٹھا تھا اپنے بیٹے کی بات سن کر....



وہ واشروم سے باہر نکل کر ڈریسنگ ٹیبل کے میسر کے سامنے کھڑا اپنے
بال سنوار کر خود پر پرفیوم چھڑک کر اپنی تیاری کا جائزہ لیتا ہے۔ وہ
بلاشبہ وجاہت کا منہ بولتا ثبوت تھا...

ڈارک گرے آنکھیں، گھنی داڑھی سفید رنگت ڈارک براؤن بال اور
کسرتی جسم رکھنے والا 30 سال کا مرد جس پر پورے ملک کی لڑکیاں

فدا تھی...

لیکن اسکی آنکھوں میں جو ویرانی تھی اسنے اسے دنیا سے چھپائے رکھا تھا۔

وہ اس وقت سفید شلوار قمیض کے اوپر بلیو کوٹ پہنے بالکل تیار کھڑا تھا.... اپنے اوپر ایک تنقیدی جائزہ لے کر باہر نکل جاتا ہے...

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لاؤنج میں آتے ہی اسے سمی نظر آ جاتا ہے جو اسکا سیکرٹری ہونے کے ساتھ ساتھ اسکا رازدار اور بہترین دوست تھا... اس دنیا میں صرف دو لوگ تھے جو اسے کچھ بھی کہہ سکتے تھے وہ انکا بُرا نہیں مانتا تھا جس میں سے ایک سمی بھی تھا۔

سمی اسے اپنی طرف آتا دیکھ کر اسکی طرف بڑھتا ہے...

"یار میں نے تمہیں کہا بھی تھا کہ اپنی سپیچ یاد کر لینا پھر بھی وہ تم آفس میں بھول گئے تھے پلرز اب اسے جلدی سے یاد کر لو".

وہ اسکے ساتھ چلتا ہوا بولتا جاتا ہے وہ دونوں اب ڈائمننگ ٹیبل پر آ کر بیٹھ جاتے ہیں...

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زروریز بوائے ایگ کھاتے ہوئے سہی کی طرف سنجیدہ نظر ڈالتا ہے...
پھر جوس کا گلاس ہاتھوں میں اٹھاتا ہوا کہتا ہے...

"تم جانتے ہو میں کسی بھی کاغذ کے لفظ وہاں کھڑے مجھے پر نہیں لٹا سکتا میں جو کہتا ہوں دل سے کہتا ہوں".

سمی کاغذ ٹیبل پر پٹھک دیتا ہے...

"وہاں تمہیں پورے 20 منٹ تقریر کرنی ہے خود سے الفاظ ڈھونڈ لو گے".

"کیا میں نے وہاں جھوٹ کہنا ہے؟ میں وہاں کھڑا جو بات کہوں گا وہ سچی ہوگی سچی مجھے جھوٹے اور کھوکھے وعدے نہیں کرنے.... مجھے ہر وعدہ دل سے نبھانا ہے باقیوں کی طرح وہاں لمبی چوڑی تقریریں نہیں کرنی اور الیکشن جیتنے کے بعد تم کون تو میں کون والی گیم نہیں کھیانی اس لئے تقریر چاہے ۲۰ منٹ کی ہو یا 20 گھنٹے کی مجھے صرف سچ کہنا ہے سمجھے..."

سمی نے سمجھتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا.

زروریز اٹھ کر باہر کی طرف چلا جاتا ہے۔

اور سہی بھی اسکے پیچھے پیچھے چل پڑتا ہے...

باہر آ کر دونوں گاڑی میں بیٹھتے ہیں سہی ڈرائیور کے ساتھ والی سیٹ پر اور زروریز پیچھے بیٹھ جاتا ہے۔

پیچھے ہی گن مینز گاڑیوں کی قطار میں آ رہے ہوتے ہیں...

وہ جلسے کی جگہ پر پہنچ کر گاڑی سے اترتے ہیں اور سیکورٹی کے ساتھ کنٹینر کی طرف بڑھتے ہیں۔

لوگوں کی کافی بڑی تعداد اسکی منتظر ہوتی ہے...

وہ مانگ کے سامنے آ کر کھڑا ہوتا ہے۔ اور ساتھ سہمی کھڑا ہوتا ہے۔

اسکے پیچھے ہی پارٹی کے آدمی بھی کھڑے ہوتے ہیں.... جلسہ کافی بڑے پیمانے پر کیا گیا تھا کیوں کہ الیکشن سے پہلے کیا جانے والا آخری جلسہ تھا....

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زروریز مانگ کے سامنے کھڑا بھڑے محمے کی طرف دیکھتا ہے اور مسکراتا ہے....

"السلام و علیکم! میرے عزیز ساتھیوں میں آپ لوگوں کا بہت شکر گزار ہوں کہ آپ لوگوں نے اپنا قیمتی وقت نکالا اور مجھے یہاں سننے

آئے"....

پورے مجھے پر اس وقت سکوت طاری تھا سب سانس روکے اسے سن رہے تھے . ایک سحر تھا زرویز خان درانی کی آواز میں....

"یہاں کھڑے ہو کر ہر شخص بہت سے دعوے بہت سے وعدے کرتے ہیں کچھ نبھاتے ہیں کچھ بھول جاتے ہیں. یہاں کھڑا ہر شخص لمبی لمبی تقریریں کرتا ہے شاید آپ کو یہ لگ رہا ہو کہ میں بھی یہی کر رہا ہوں".....

وہ ہلکا سا ہنستا ہے. تو اسکا ایک ڈیمپل نمایا ہوتا ہے. وہ جاری رکھتا ہے.

"میں خواب دیکھنے اور انکو پورا کرنے پر یقین رکھتا ہوں . میں نے ہمیشہ

سے خواب دیکھا ہے کہ میں اس ملک کے لئے کچھ کروں ... اس ملک کو سنورتا دیکھوں اس ملک کے نوجوانوں کو آگے بڑھتا دیکھوں۔

قرآن مجید میں لگ بھگ پانچ سو مقامات پر حصول تعلیم کی اہمیت اور فضیلت بیان کی گئی۔ علم کی فرضیت کا براہ راست بیان بے شمار احادیث میں بھی آیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "حصول علم تمام مسلمانوں پر) بلا تفریق مرد و زن (فرض ہے۔ بے شک علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و زن پر فرض ہے۔"

ایک اور روایت میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ "جو شخص طالب علم کے لئے کسی راستے پر چلا، اللہ تعالیٰ نے اسے جنت کے ایک راستے پر چلا دیا" اور یہ بات واضح کر دی گئی کہ قرآن مجید سے حصول علم خواتین کے لئے بھی اسی طرح فرض ہے جیسے مردوں کے لئے ہے اس لئے تعلیم ہر صورت حاصل کرنا چاہیے۔ کسی ملک کی ترقی کا اندازہ اس کی شرح خواندگی سے لگایا جاسکتا ہے۔ دنیا میں وہ ممالک جو ترقی

یافتہ ہیں وہ عموماً ۱۰۰ فیصد شرح خواندگی کے حامل ہیں۔

اگر پاکستان کے حوالے سے دیکھا جائے تو پاکستان میں تعلیم کے اظہار منفی صورت حال ہی پیش کرتے آئے ہیں۔ صرف واجبی خواندہ افراد ، یعنی جو اپنا نام لکھنا اور پڑھنا جانتے ہوں، انہیں خواندہ تسلیم کر کے شرح خواندگی کے اعداد و شمار نکالے جائیں تو بھی کھینچ تان کر بمشکل ۷۰ فیصد تک پہنچتے ہیں۔ جدید علوم تو ضروری ہیں ہی اس کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم کی بھی اہمیت اپنی جگہ مسمم ہے، اس کے ساتھ ساتھ انسان کو انسانیت سے دوستی کے لئے اخلاقی تعلیم بھی بے حد ضروری ہے۔

اسی تعلیم کی وجہ سے زندگی میں خدا پرستی ، عبادت ، محبت ، خلوص ، ایثار، خدمتِ خلق، وفاداری اور ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ اخلاقی تعلیم کی وجہ سے صالح اور نیک معاشرہ کی تشکیل ہو سکتی ہے۔

محترم لوگو! تعلیم وہ زیور ہے، جو انسان کا کردار سنوراتی ہے۔ دنیا میں اگر ہر چیز دیکھی جائے تو وہ بانٹنے سے گھٹی ہے، مگر تعلیم ایک ایسی دولت ہے جو بانٹنے سے گھٹی نہیں بلکہ بڑھ جاتی ہے اور انسان کو اشرف المخلوقات کا درجہ تعلیم کی وجہ سے دیا گیا ہے۔

تعلیم حاصل کرنا ہر مذہب میں جائز ہے، اسلام میں تعلیم حاصل کرنا فرض کیا گیا ہے۔ آج کے اس پر آشوب اور تیز ترین دور میں تعلیم کی ضرورت بہت اہمیت کا حامل ہے۔ چاہے زمانہ کتنا ہی ترقی کر لے، حالانکہ آج کا دور جدیدیت کا دور ہے ایسی ترقی کا دور ہے، سائنس اور صنعتی ترقی کا دور ہے، مگر اسکولوں میں بنیادی عصری تعلیم، ٹیکنکل تعلیم، انجینئرنگ، وکالت، ڈاکٹری اور مختلف جدید علوم حاصل کرنا آج کے دور کا لازمی تقاضا ہے۔ شاعر نے بھی انسان کی انسانیت کو علم سے مشروط کیا ہے، فرماتے ہیں۔

علم ہی سے انسان، انسان ہے
علم جو نہ سیکھے، وہ حیوان ہے

اس سے یہ بات واضح ہوئی کہ علم عمل کے لیے ضروری شرط ہے۔
اس سے عمل کی تصحیح ہوگی، چاہے وہ عمل عبادات سے متعلق ہو یا
معاملات سے، ذاتی ہو یا خاندانی، سماج سے متعلق ہو یا معاشرت سے، ہر
لحاظ سے علم از حد ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ سوچنے کی سمجھنے کی سعی عطا
فرمائے آمین"۔

پورے مجھے میں آمین کی گونج ہوتی ہے۔ اور ساتھ کھڑا سہی مسکراتا ہے۔

"خیر میں یہاں آپ سے یہ نہیں کہوں گا کہ آپ مجھے ووٹ دیں"....

سب اسے ہی دیکھ رہے تھے سہی بھی اس بات پر سہی کی مسکراہٹ

غائب ہوتی ہے۔

"کیوں کہ اگر مجھ میں صلاحیت ہوگی تو آپ مجھے ضرور ووٹ دیں گے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس شہر کی یونیورسٹیز، کالجز ہر چیز کو بہتر بنایا جائے انکا تعلیمی نظام بہتر کیا جائے وہاں پڑھتے تمام نوجوانوں کو نئی سیکھ ملے

مجھے امید ہے آپ لوگوں کو مجھ میں صلاحیت نظر آئے گی اور جہاں تک تقریر کی بات ہے۔ تو یہاں سب تقریر کے لئے ہی کھڑے ہوتے ہیں لیکن میرا آپ سے صرف ایک وعدہ ہے کہ یہاں کہا گیا ہر لفظ سچا تھا اور میں اپنا ہر وعدہ نبھاؤں گا" ...

پورے مجھے میں تالیوں کی گونج ہوتی ہے... کوئی زرویز خان زندہ بعد اور کوئی EP زندہ بعد کے نعرے لگا رہا ہوتا ہے۔

وہ تقریر کر کے اسٹیج سے اتر جاتا ہے... اور سہمی بھی اسکے پیچھے پیچھے ہی سیکورٹی کو الٹ کرتا ہوا آ جاتا ہے..

کیمرہ میں انکے پیچھے مانک لئے پھر رہے ہوتے ہیں وہ اور سہمی سیکورٹی کے بیچ سے نکل کر گاڑی میں بیٹھ کر یہ جا اور وہ جا۔
 وہ ایسا ہی تھا اسے کوئی شوق نہی تھا کہ وہ میڈیا کے سامنے کھڑے ہو کر کسی قسم کی بھی بات کرنے کا....

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں زرویز کے آفس میں بیٹھے ہوتے ہیں . سہمی کو وہ مسلسل کسی سوچ میں ڈوبا اور پریشان لگ رہا ہوتا ہے وہ دونوں آمنے سامنے بیٹھے ہوتے ہیں سہمی مسلسل اسے گھور رہا ہوتا ہے اور وہ ٹیبل کو....

سہی ٹیبل پر زور سے ہاتھ رکھتا ہے تو وہ چونک کر اسکی طرف دیکھتا ہے۔

"کیا مسئلہ ہے بھی کب سے دیکھ رہا ہوں پریشان دیکھ رہے ہو۔ کیا بات ہے بتا دو"۔۔۔

وہ کھڑکی کے سامنے جا کر کھڑا ہو جاتا ہے جہاں سے باہر کا سارا نظارہ نظر آ رہا ہوتا ہے۔۔۔

"میں نے خواب دیکھا ہے"۔۔۔

"ہاں تو وہ تو سب ہی دیکھتے ہ"۔۔۔

سمی کہتے کہتے اچانک رکتا ہے اور فوراً اسکے سامنے جا کر کھڑا ہوتا ہے

....

"کیا کہا تم نے خواب دیکھا کب دیکھا..... یہ چھوڑو یہ بتاؤ کیا دیکھا".

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زروریز اسکو اپنا خواب سنا دیتا ہے۔ جیسے جیسے سمی سنتا جاتا ہے اسکے
چہرے پر حیرانی کے تاثرات ہوتے ہیں۔

زروریز واپس چیئر پر جا کر بیٹھ جاتا ہے۔

"میرے ساتھ ایسا کیوں ہوتا ہے سمی؟"

سہی کو وہ بے بسی کی انتہا پر لگا وہ بھی واپس اسکے سامنے چیئر پر جا کر بیٹھ جاتا ہے۔

"یار تم ایسا کیوں سوچتے ہو تم تو خوش قسمت ہو تمہارے پاس خدا کی طرف سے یہ تحفہ ہے..."

"نو نو نو نو نو! یہ تحفہ نہیں یہ ایک curse ہے curse تمہیں
نہی پتا کتنی تکلیف ہوتی ہے مجھے کیوں مجھے سب پہلے سے پتا چل جاتا
ہے میں اس سب پر یقین نہیں کرنا چاہتا لیکن ہمیشہ میرا یقین اتنی
بری طرح ٹوٹ جاتا ہے..."

"اوکے ریلیکس اس بار ایسا کچھ نہیں ہے جو خواب تم بتا رہے ہو اسکی

تعبیر بہت اچھی ہے۔"

"کیا مطلب کیا تعبیر ہے اسکی؟"

"حضرت دانیال علیہ السلام نے فرمایا ہے : اگر خواب میں دیکھے کہ اس نے شیر کا سر پایا ہے۔ دلیل ہے کہ بادشاہی پائے گا۔ اور اگر دیکھے کہ بادشاہ نے اسے شیر دیا ہے تو دلیل ہے کہ اسکو بادشاہی دے گا اور یا اپنے ملک سے کوئی ولایت دے گا..."

اور تمہارے خواب کے مطابق یہی لگتا ہے کہ تم الیکشن جیت جاؤ گے ..."

سمی خوش ہوتے ہوئے بتاتا ہے

اور وہ بس ہوں کر دیتا ہے....

رات کا پہر چاروں سو پھیل گیا تھا۔ لیکن خان ولا کو دیکھ کر لگتا تھا کہ اسکے اندر باہر دونوں جگہ ویرانی ہی ہے۔



زروز کچن میں کھڑا کافی بنا رہا ہوتا ہے سارے نوکروں کو وہ پہلے ہی بھیج چکا تھا اسے نہیں پسند تھا کہ رات میں کوئی بھی اس کے آس پاس ہو... فون کی بیل اسے اپنی طرف متوجہ کرتی ہے وہ کافی کا کپ اٹھائے فون کو کان سے لگائے اپنے روم کی طرف بڑھتا ہے۔

"ہیلو"

"کیا کر رہے ہو بھائی؟"

"میں کیا کر سکتا ہوں کافی ہی پی رہا ہوں۔"

"اچھا وہ یونیورسٹی والوں کا کیا کرنا ہے... مراد صاحب کا کہنا ہے ایک بار الیکشن سے پہلے ہو آنا چاہیے۔ ہمارے لئے اچھا ہے..."

"اسکی ضرورت نہیں پڑے گی ہم اسکے بغیر بھی الیکشن جیت جائیں گے۔ یونی جانے کا کام الیکشن کے بعد رکھو میں یونیورسٹیز، کالجز، سکولز سب کا جائزہ لینا چاہوں گا"....

یہ کہتے ہی وہ دوسری طرف کی بات سنے بغیر ہی فون کاٹ دیتا ہے

....

وہ اس وقت روم کی بالکنی میں کھڑا آسمان کو دیکھ رہا ہوتا ہے... اس کے آنکھوں میں کرب اور اذیت صاف دکھائی دے رہی تھی۔

وہ تھوڑی دیر وہاں کھڑا رہ کر واپس اندر آ جاتا ہے خالی مگ ٹیبل پر رکھ کر خود اسٹڈی ٹیبل پر آ کر بیٹھ جاتا ہے اس کے سامنے ایک ڈائری ہوتی ہے وہ سامنے رکھا پین اٹھاتا ہے۔ اور کاغذ پر لکھنے لگتا ہے...

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یا حیاة الروح

قلبي ما داق النوم

ولا یوم ولا حر تاح

رح تنسی او تھوانی

وہ پیچینی سے ادھر ادھر سر مار رہی ہوتی ہے اسکے کانوں میں صرف
ایک آواز گونج رہی ہوتی ہے....



قلبی ما داق النوم"

ایک مردانہ خوبصورت نزم آواز جیسے کسی نے سحر طاری کر دیا ہو لیکن
سامنے لیٹی لڑکی کے لئے یہ الفاظ اور یہ آواز سور پھونکنے کے مترادف
تھے۔

وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھتی ہے۔ اور لمبے لمبے سانس لینے لگتی ہے
 سائیڈ ٹیبل سے پانی کا جگ اٹھا کر گلاس میں پانی انڈیلتی ہے اور گٹاگٹ
 پی جاتی ہے.... پھر اٹھ کر واشروم آتی ہے اور اپنے منہ پر دو چار
 چھینٹے مارتی ہے.... تب جا کر کچھ نارمل ہو پاتی ہے...

اب واپس آ کر بیڈ پر لیٹتی ہے تو پھر سے وہ آواز کانوں میں گونجنے
 لگتی ہے۔



"یا حیاة الروح

قلبی ما داق النوم"

وہ کانوں پر ہاتھ رکھ لیتی ہے۔

ليكن آواز آنا بند نہي ہوتی.

"يا حياة الروح

قلبي ما داق النوم



NEW ERA MAGAZINE.com

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Te... ولا یوم ولا حرتاح

رح تنسی او تھوانی"

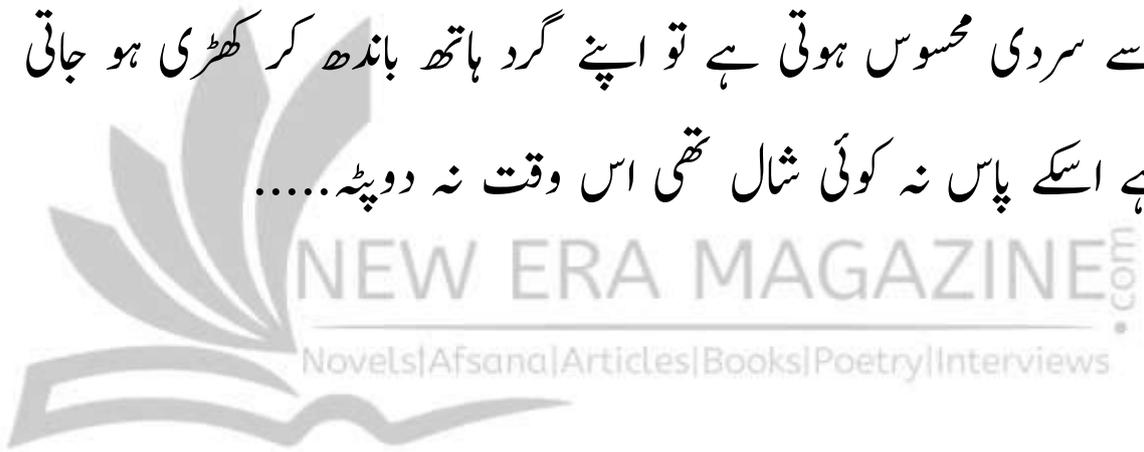
وہ اٹھ کر روم سے باہر نکل آتی ہے... اور لون میں آ کر پودوں کے

سامنے کھڑی ہو جاتی ہے...

نظریں سامنے آسمان پر جما لیتی ہے ...

جہاں چاند اپنی پوری آب و تاب سے چمک رہا ہوتا ہے...

اسے سردی محسوس ہوتی ہے تو اپنے گرد ہاتھ باندھ کر کھڑی ہو جاتی ہے اسکے پاس نہ کوئی شال تھی اس وقت نہ دوپٹہ.....



صبح اٹھتے ہی وہ یونی جانے کے لئے ریڈی ہوتی ہے....

نیچے آکر بابا کے پاس لاؤنج میں آتی ہے تو وہ معمول کے مطابق اخبار پڑھنے میں مصروف ہوتے ہیں۔ وہ مسکراتے ہوئے ان کے پاس آتی ہے

.بابا جان میں جا رہی ہوں...

بابا جان ایک خفا نظر اس پر ڈالتے ہیں...

"مجھے آ کر کیوں بتاتی ہو میرے پاس بیٹھنے کے لئے تو تمہارے پاس وقت نہیں ہوتا"...



وہ نظریں نیچے کرتی ہوئی بابا جان کے ساتھ آ کر بیٹھ جاتی ہے.... بابا جان بغور اسکو دیکھتے ہیں. حیات نظر اٹھا کر انہیں دیکھتی ہے. بابا جان کو اسکی نظریں بالکل خالی لگتی ہیں ویران.... جیسے کوئی صحرا ہو یا کوئی بنجر زمین ... انکے آنکھوں افسردگی در آتی ہے...

"کب تک خود کو اذیت میں یوں مبتلا رکھو گی.... معاف کر دو بیٹا"...

انکی بات ادھوری رہ جاتی ہے جب کہ وہ تلخی سے ہنس دیتی ہے
... آنکھوں میں آنسو آ جاتے ہیں..

"معاف , پتا نہی لیکن کیوں یہ لفظ مجھے بہت بے معنی سا لگتا ہے....
آپکو پتا ہے بابا یہ محبت بہت ظالم چیز ہوتی ہے بہت سفاک , انسان کو
وہاں سے مارتی ہے جہاں سے وہ سوچ بھی نہی سکتا).... وہ اپنے بابا کی
آنکھوں میں دیکھتی ہے (... اور جہاں تک معافی کی بات ہے بابا معافی
کا وقت گزر چکا اب سزا کا وقت ہے"...

وہ کہتے ہی جھٹکے سے اٹھ کر باہر نکل جاتی ہے....

اور پیچھے بابا جان اداس بیٹھے رہ جاتے ہیں۔

یونی پہنچ کر وہ سیدھا کلاس میں جاتی ہے کلاس میں آتی ہے تو ابھی تک زیادہ سٹوڈنٹس نہیں آئے ہوتے وہ آ کر آگے والی سیٹ پر بیٹھ جاتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زبیر، مناہل ایمان، اسکی دوستیں اور صائم بھی کلاس میں ہوتے ہیں....

مناہل حیات کو دیکھ کر بولتی ہے...

"اوہو آج میڈم اتنی جلدی کیسے تشریف لے آئی ہیں..."

حیات بس اسے ایک گھوری سے نوازتی ہے تو وہ کندھے اچکا دیتی ہے

....

باقی سب سیاست کا موضوع چھیڑے بیٹھے تھے.....



"صائم تم نے کیسے ووٹ ڈالنا ہے؟"

ایمان اس سے سوال کرتی ہے....

"ہاہ اسنے ووٹ دے کر کیا کرنا ہے اس کے ووٹ سے کونسا کسی نے

جیت جانا ہے..."

سب اسکی بات پر ہنس دیتے ہیں....

اور صائم نخل سا ہو جاتا ہے...



"اچھا تم کیسے ووٹ دو گی..."

اس بار مناہل ایمان سے پوچھتی ہے....

ایمان ہلکا سا مسکراتی ہے...

"میں زرویز خان دورانی کو.... اسکے سوا کوئی ہے ہی نہیں جسے حق ہو

اس سیٹ پر بیٹھنے کا"

ایمان اپنی ہی دھن میں بتا رہی ہوتی ہے لیکن قریب بیٹھا وجود آگ
کی لپیٹ میں ہوتا ہے اسکا چہرہ بالکل سپاٹ ہوتا ہے....



"ہاں بات تو تمہاری ٹھیک ہے... ہم نے بھی اسی کو ووٹ دینا ہے

NEW ERA MAGAZINE.com

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زبیر مناہل کی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے....

سب اس بات سے اتفاق کرتے ہیں...

پھر اچانک ایمان حیات کی طرف دیکھتی ہے جو ناجانے کہاں گم تھی۔

"حیات تم کسے ووٹ دو گی؟"

حیات چونک کر اسکی طرف دیکھتی ہے سب کی نظریں اس پر جمی ہوتی ہیں زبیر اور مناہل میں نظروں کا تبادلہ ہوتا ہے... جو اسکو بلکل فراموش کر بیٹھے تھے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں؟"...

حیات سوچ میں پڑھ جاتی ہے...

"ہاں تم نے کیسے ووٹ ڈالنا ہے؟"

ایمان سوال دوہراتی ہے۔

"کسی کو نہیں میں کسی کو ووٹ نہیں ڈالتی"....



NEW ERA MAGAZINE.com
سب حیران ہوتے ہیں... Novels|Afsana|Articles|Books|...|www.neweramagazine.com

"کیا تم واقعی کسی کو ووٹ ڈالو گی؟"

ایمان کے ساتھ کھڑی تسبیہ پوچھتی ہے۔

"نہی"

"مگر کیوں"

حیات سپاٹ چہرے کے ساتھ اسکی طرف دیکھتی ہے...

"کیوں کہ مجھے نفرت ہے سیاست سے اور سیاست کرنے والوں سے

..."

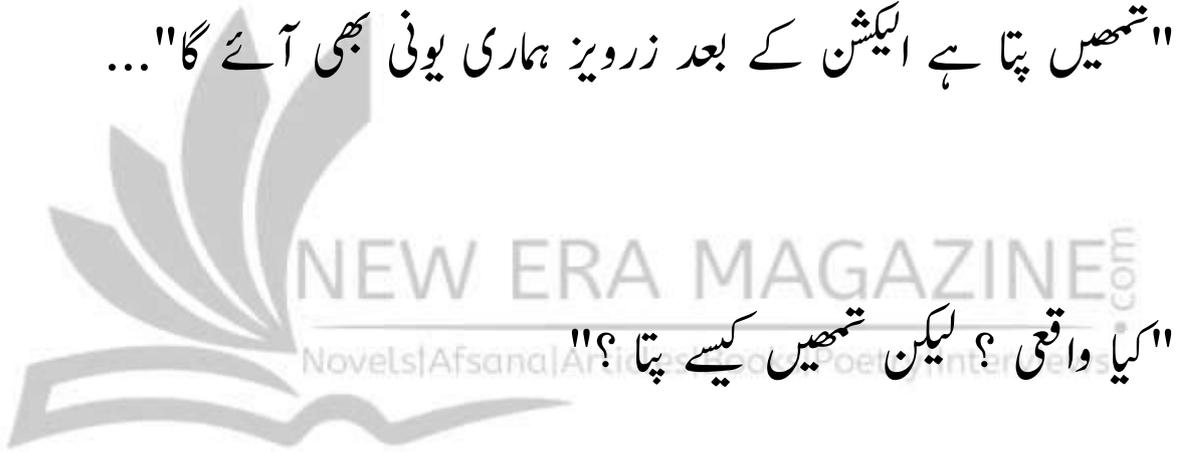
حیات کی آواز کا سرد پن سب محسوس کرتے ہیں....

ایک دم کلاس میں ایک سٹوڈنٹ آتا ہے اور سر کے نہ آنے کی اطلاع

دیتا ہے ... حیات اپنا بیگ اٹھاتی ہے اور باہر نکل جاتی ہے...

ایمان سر جھٹک کر واپس باتوں میں لگ جاتی ہے.

"تمہیں پتا ہے الیکشن کے بعد زروریز ہماری یونی بھی آئے گا"...



"کیا واقعی؟ لیکن تمہیں کیسے پتا؟"

ایمان مسکراتی ہے...

"بھول گئے ہو کیا؟ میرے پاپا کا تعلق EP سے ہے یعنی زروریز کی

پارٹی کے کارکن ہیں وہ"...

"اوہ ہاں ہم بھول ہی گئے تھے یہ بات تو... یعنی تم تو اسے جانتی ہو
گی واؤ یار پلز ہمیں بھی ملوانا"...

ایمان صرف مسکرا کے سر ہلا دیتی ہے۔



وہ کلاس سے نکل کر سیدھا ریٹ روم آتی ہے اور واش بیسن کے
سامنے کھڑے ہو کر لمبے لمبے سانس لیتی ہے۔
آنسو اسکے گالوں کو بھگو رہے ہوتے ہیں اسکی آنکھیں سرخ ہو رہی ہوتی
ہیں جیسے بہت ضبط کر رہی ہو مگر آنسو.... وہ کب قابو میں آتے ہیں
.....

وہ زور سے آنکھیں میچتی ہے....

اور پھر اچانک اپنے ہاتھ دیکھنے لگتی ہے ان لکیروں میں جیسے کچھ تلاش کر رہی ہو ...

"جسکی محبت پوری ہوئی ہے مجھے اسکی ہتھیلی دیکھنی ہے، کیسی ہوتی ہے وہ لکیر جو میرے ہاتھوں میں نہیں ہے..."

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور ہاتھ گرا لیتی ہے... اپنے منہ پر دو چار چھینٹے مارتی ہے اور باہر نکل آتی ہے....

باہر گراؤنڈ میں آتی ہے تو مناہل ایک جگہ بیٹھی دکھائی دیتی ہے.... وہ اسکے پاس آ کر بیٹھ جاتی ہے...

منابل اسکی طرف دیکھتی ہے....

"تم کہاں چلی گئی تھی اچانک..."



"کہیں نہی واشروم تک گئی

NEW ERA MAGAZINE.com
تھی!"
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

منابل غور سے اسکا چہرہ دیکھتی ہے...

"ادھر دیکھو میری طرف تم روئی ہو؟ حیات..."

حیات نظریں چُرا جاتی ہے...

"کیوں حیات کیوں روتی ہو تم اس طرح بس کر دو یار بھول جاؤ ماضی کو ماضی میں صرف تکلیف ہے اسکے سوا کچھ نہیں..."



حیات اسکی طرف دیکھتی ہے.

"بھول جاؤں کیسے بھول جاؤں مجھے بتاؤ اگر کوئی تمہاری ذات کی دھجیاں اڑا دے ... کیا تم سب بھول جاؤ گی بھول جانا آسان نہیں ہوتا کاش کوئی ایسا راستہ ہوتا کہ میں اپنے دماغ سے پچھلے 5 سال محو کر دیتی..."

"اگر ایسا راستہ ہوتا تو میری پیاری دوست میں خود تمہارے ذہن سے

5 سال مٹا دیتی..... دیکھو میری طرف یادوں سے بھاگنا آسان نہی
ہمیں ان کے ساتھ جینا پڑتا ہے..."

وہ تلخی سے مسکرا دیتی ہے...

"جی تو رہی ہوں.... تمہیں پتا ہے... اپنی تکلیف صرف ہم ہی سمجھ
سکتے ہیں۔ ہر کسی کی اپنی قیامت ہوتی ہے۔ جب زمین پر بارش کی بوند
گرتی ہے تو زمین پر بیٹھی چیونٹی یہ سمجھتی ہوگی کہ کائنات فنا ہونے لگی
ہے۔

وہ ایک بوند اسکے لئے قیامت ہوتی ہے..."

"سہی کہا تم نے ہر کسی کی اپنی قیامت ہوتی ہے۔ لیکن زمین پر بیٹھی
چیونٹی جب ایک کے بعد ایک بارش کی بوند کو گرتا دیکھتی ہوگی اور

اگر اسکی قسمت اچھی ہوگی تو وہ کسی سائبان کے نیچے پناہ لے لے گی
 .. اور اگلی دفع جب طوفان آنے کا خدشہ ہوگا تو وہ اپنے سائبان کے
 نیچے ہوگی زندگی کی مشکلات کو قیامت سمجھ کر اپنے فنا ہونے کا انتظار
 نہی کرنا چاہیے بلکہ اس سے سیکھ حاصل کر کے ہمیں اگلے امتحان کے
 لئے تیار رہنا چاہیے"....



"ہر کسی کے لئے یہ آسان نہی ہوتا"...

"تو تم کب سے مشکلات سے گھبرانے لگی تمہیں تو ہمیشہ سے مشکلات
 اچھی لگتی تھی ان سے ڈٹ کر مقابلہ کرنا آتا ہے نہ تمہیں؟ ... تم نے
 تو کبھی آسان راستوں کا چناؤ نہی کیا"...

حیات اس بار چپ رہتی ہے... جواب نہ پا کر مناہل بھی اپنے نوٹس
بنانے میں مصروف ہو جاتی ہے...



"ارے ارے ہمارے مستقبل کے وزیر صاحب کیسے ہیں آپ کے
مزاج؟"

اشعر کی بات پر وہ دھیمہ سا مسکرا دیتا ہے ایسے میں اسکا لیفٹ سائیڈ کا
ڈیمپل نمودار ہوتا ہے... وہ اسکے قریب آ کر کہتا ہے...

"اتنی ناامیدی بھی اچھی نہیں ہوتی اشعر صاحب...."

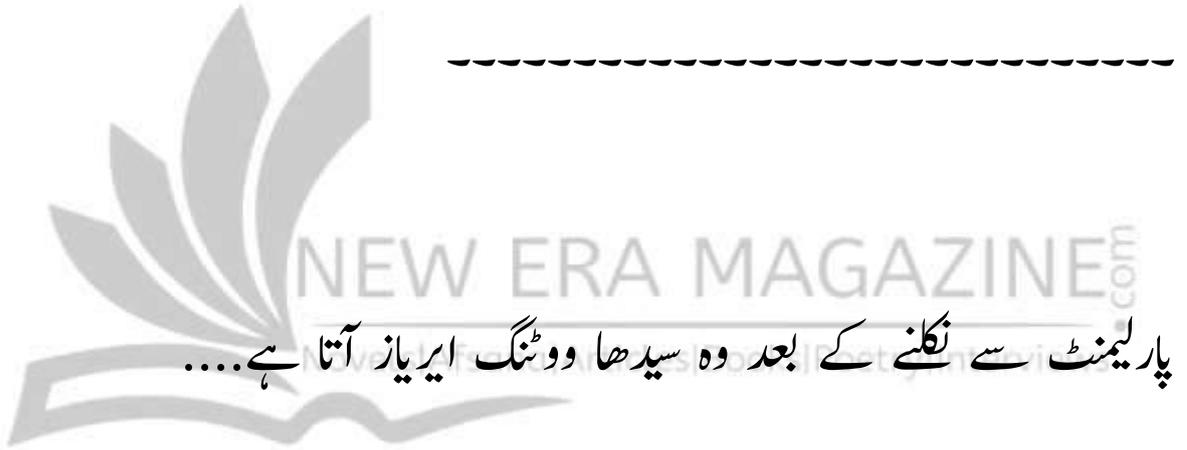
وہ تھوڑا سا اشعر کی طرف جھکتا ہے (مانا کہ جیتوں گا تو میں ہی مگر
اپنی ناکامی کا یوں کھلے عام اعلان نہیں کرنا چاہیے)

اشعر دانت پیس کر کہتا ہے...
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
"دیکھیں گے کہ ناکامی کا تاج کس کے سر چڑھتا ہے" ..

"دیکھے گی تو ساری دنیا اشعر میاں ! پارٹی میں انوائٹ ضرور کروں گا
...."

ایک آنکھ اشعر کو مار کر وہ آگے بڑھ جاتا ہے....

اور پیچھے اشعر دانت پیس کر رہ جاتا ہے....



جہاں کافی رش تھا

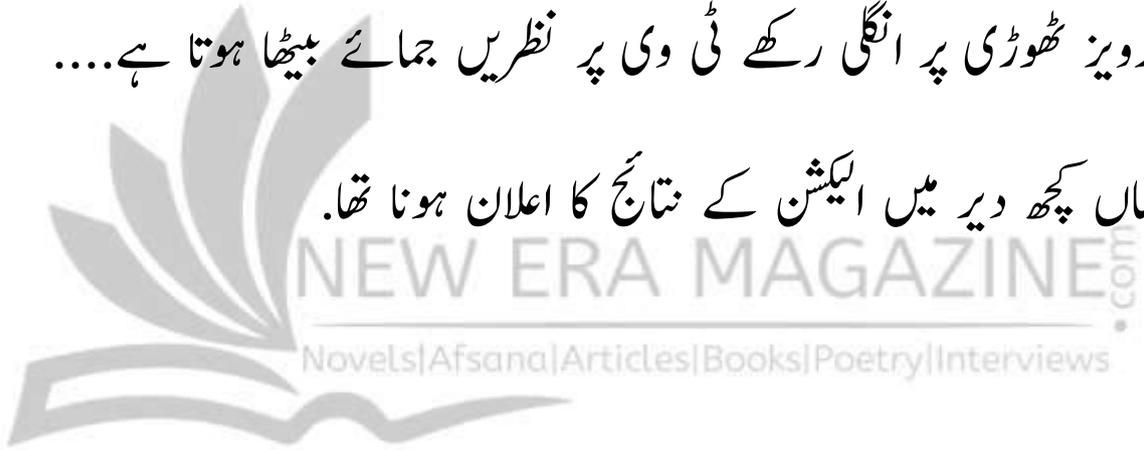
کو ووٹ ڈال کر وہ واپس اپنے آفس کے میٹنگ روم میں آ کر بیٹھ جاتے ہیں جہاں باری باری تمام کارکن آتے رہتے ہیں.

سربراہی کرسی پر زرویز بیٹھا ہوتا ہے ...

اور اسکے ساتھ والی چیئر پر سہمی بیٹھا ہوتا ہے...

زرویز ٹھوڑی پر انگلی رکھے ٹی وی پر نظریں جمائے بیٹھا ہوتا ہے....

جہاں کچھ دیر میں الیکشن کے نتائج کا اعلان ہونا تھا.



مراد صاحب زرویز کی طرف رخ کرتے ہیں.

"زرویز صاحب میرے خیال سے تو ہمیں نتائج کا علم پہلے سے ہے بھلا

آپ کے مقابلے میں کون جیت سکتا ہے"....

مراد صاحب بڑی خوشدلی سے اسے کہتے ہیں...

زرروز مسکرا کر ٹیبل پر ہاتھ رکھ کے تھوڑا سا جھکتا ہے....

"سہی کہا آپ نے مگر... اور کونفیڈینس اچھی چیز نہیں ہوتی.... اور
ویسے بھی اپنے دشمن کو کبھی کمزور نہیں سمجھنا چاہیے.."



مراد صاحب چہرہ ٹی وی کی طرف موڑ لیتے ہیں... جہاں اینکر چیخ چیخ
کر زرروز خان دورانی کی جیت کا اعلان کر رہی ہوتی ہے....

زرروز چیئر سے ٹیک لگا کر مسکرا کر نیوز سن رہا ہوتا ہے EP...
پورے ۳۰۰۰ ووٹس سے جیت چکی ہوتی ہے... سب اٹھ کر اسے
مبارک بعد دیتے ہیں سہی خوشی سے زرروز کے گلے لگ جاتا ہے...

اور اسکے کان میں کہتا ہے..

"ہمیشہ کی طرح تمہارا یہ خواب بھی سچا نکلا"...

زرور محض سر ہلا دیتا ہے...



NEW ERA MAGAZINE.com

وہ میٹنگ روم سے باہر نکلتا ہے...
Novels|Afsana|Articles|Poetry|Fiction|Drama|Screenplay|Etc.

تو پورا اسٹاف اسے مبارک بعد پیش کرتا ہے وہ سب سے مبارک بعد
وصول کر کے باہر نکل آتا ہے....

اسکے پیچھے سہمی بھی آتا ہے...

"ارے کہاں جا رہے ہو تم پارٹی کے بارے میں ڈسکس کرنا تھا ہم
دونوں نے... مہمانوں کی لسٹ بھی نہیں بنائی ابھی تک..."

زرویڑ رک کر اسکی طرف مڑتا ہے..

"سہمی مجھے تم پر پورا بھروسہ ہے تم سب سنبھال لو گے اشعر کو لازمی
بلانا باقی تم خود دیکھ لو میں اس وقت اکیلا رہنا چاہتا ہوں".

یہ کہ کر وہ گاڑی میں بیٹھ کر نکل جاتا ہے سہمی فوراً ہی سیکورٹی کو اشارہ
کرتا ہے.... اسکے پیچھے جانے کے لئے....

یونی میں جہاں دیکھو وہاں سب فونز لے کر بیٹھے نیوز سن رہے ہوتے ہیں اسے اس سب سے کوفت ہوتی ہے۔ اس لئے وہ واپس گھر آ جاتی ہے.... لیکن جیسے ہی گھر کے لاؤنج میں داخل ہوتی ہے اسکے کانوں سے آواز ٹکراتی ہے...

"ملک کے معروف بزنس مین جنہوں نے ہمیشہ ہر پلیٹ فارم پر فتح حاصل کی ہے آج بھی پیچھے نہیں رہے ہیں EP... کے سربراہ جنہوں نے ایک آزاد امیدوار کی حیثیت سے الیکشن لڑا اور اسے جیتا بھی..... ہم آپکو بتاتے چلیں پہلے بزنس میں اپنا نام روشن کیا اور اب سیاست میں بھی کسے سے پیچھے نہیں..."

زروریز خان دورانی ہمیشہ کی طرح یہاں بھی فتح مند ٹھرے"....

بابا جان کی نظر جیسے ہی اس پر پڑتی ہے وہ فوراً ٹی وی بند کر دیتے
ہیں...

"ارے بیٹا آج اتنی جلدی کیسے آگئی..."

حیات صوفی پر بیٹھتے ہوئے ایک تھکی نظر ان پر ڈالتی ہے... بابا جان
کو وہ برسوں کی مسافر لگی تھی...

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ایسے ہی آگئی. کچھ خاص تھا نہی یونی میں کرنے کے لئے..."

بابا جان اسکی طرف دیکھتے ہیں...

"کس سے بھاگ رہی ہو؟"

وہ نظر اٹھا کر انہیں دیکھتی ہے...

"کسی سے نہیں میں کیوں کسی سے بھاگوں گی؟"



"اپنے ماضی سے ہم جتنا دور جانے کی کوشش کرتے ہیں وہ اتنا ہمارے
سامنے آتا ہے..."

"میں اپنے ماضی سے بھاگ نہیں رہی لیکن وہ پھر بھی میرے سامنے آ

جاتا ہے"....

"شاید تم اس ماضی کو بھولنا ہی نہیں چاہتی"....

"ایسا نہیں ہے بابا میں سب بھول جانا چاہتی ہوں ہر چیز بھول جانا چاہتی ہوں"....



"تو ماضی سے جڑا ہر رشتہ توڑ دو.. آگے بڑھو پیچھے چھوڑ دو ہر چیز کو .."

وہ تڑپ کر بابا جان کی طرف دیکھتی ہے..

"آپکو کیا یہ سب آسان لگتا ہے" ...

"بلکل نہیں... اسی لئے تو تمہیں سمجھا رہا ہوں مجھے ڈر ہے بیٹا کہ کہیں وہ تمہیں تمہارے ماضی میں قید نہ کر لے ... مجھے خوف آتا ہے روز ڈرتا ہوں کہ کب زخمی شیر جاگ جائے... اور..."

حیات سے اور نہیں سنا جاتا وہ بھاگتی ہوئی سیریاں چڑھتی ہے اور اپنے روم میں آ کر لاک کر لیتی ہے... اور دروازہ کے ساتھ بیٹھتی چلی جاتی ہے۔

وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیتی ہے ...

وہ ٹوٹ کر بکھر گئی تھی اتنا کہ اب وہ چاہ کر بھی اسے جوڑ نہیں سکتا

تھا۔

کاش کوئی ہمارا مان، ہمارا بھروسہ اتنی بُری طرح نہ توڑا کرے کہ پھر
کبھی کسی پر بھروسہ نہ ہو پائے...

کہتے ہیں محبت خدا سے ہو تو عبادت بن جاتی ہے غریبوں سے ہو تو
رحم دلی بن جاتی ہے مریضوں سے ہو تو ہمدردی بن جاتی ہے والدین
سے ہو تو فرمانبرداری کہلاتی ہے۔

محبوب سے ہو تو رسوائی بن جاتی ہے اور کچھ کہتے ہیں دکھوں کی
سرزمین اور آنسوؤں کا سمندر موت کی وادی اور زندگی کا خاتمہ بن
جاتی ہے۔

وہ اچانک آنسو صاف کر کے اٹھتی ہے...

"جو شخص ہمارے دل کا سکون کھا جائے،

اسے ہمارے دل میں رہنے کا بھی کوئی حق نہیں".....

یہ کہ کر وہ دراز میں سے ایک پکچر نکالتی ہے... جس کا کانچ پہلے سے ہی ٹوٹا ہوتا ہے...

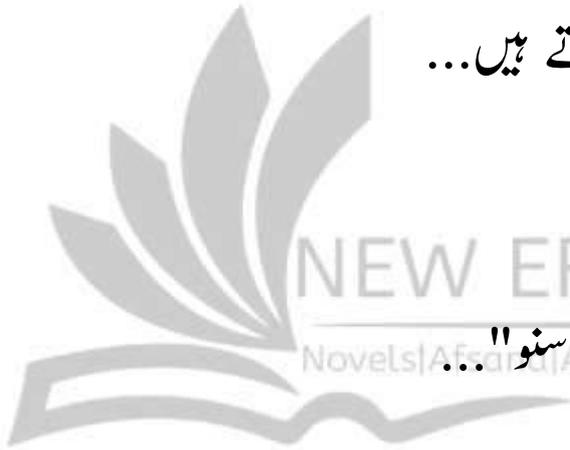


وہیں اسٹڈی ٹیبل کے نیچے سے ایک اور باکس نکالتی ہے۔

وہ باکس کھولتی ہے تو اس میں ایک مرجھایا ہوا پھول، ایک رنگ، کچھ کارڈز، شال ایسی چیزیں پڑی ہوتی ہیں... وہ باکس زور سے بند کرتی ہے اور باکس اور فریم اٹھا کر باہر نکلتی ہے نیچے آ کر لاؤنج سے نکلتی ہوئی باہر لون میں آتی ہے بابا جان اسکو باہر جاتا دیکھ کر اسکے پیچھے آتے ہیں

لون میں آ کر وہ ساری چیزیں زور سے زمین پر پھینکتی ہے ...

بابا جان اسکے پیچھے آ کر کھڑے ہوتے ہیں...



NEW ERA MAGAZINE .COM

"یہ کیا کر رہی ہو بیٹا میری بات تو سنو"...

بابا جان اسے روکنے کی کوشش کرتے ہیں...

وہ زور سے ڈرائیور کو آواز دیتی ہے...

ڈرائیور بھاگا بھاگا اسکی طرف آتا ہے...

"پیٹرول لا کر دو"...

ڈرائیور بابا جان کی طرف دیکھتا ہے ... تو حیات چیخ کر کہتی ہے...



"میں نے کہا پیٹرول لا کر دو....."

جلدی لاؤ"

ڈرائیور فوراً بھاگتا ہے اور اس کو پیٹرول لا کر دیتا ہے...

حیات اس سے پیٹرول چھین کر ان چیزوں پر چھڑک دیتی ہے... اور

ڈرائیور کے سامنے ہاتھ پھیلاتی ہے...

"لائٹر"...

ڈرائیور اسکی شکل دیکھتا ہے تو اسکی ایک گھوری ہی کافی ہوتی ہے۔ وہ فوراً سے جیب سے لائٹر نکال کر اسکے ہاتھ پر رکھتا ہے....



حیات لائٹر جلاتی ہے اور ان چیزوں پر پھینک دیتی ہے ایک دم سے آگ بھڑک اٹھتی ہے بابا جان آگے بڑھ کر اسے پیچھے کرتے ہیں۔

آگ کے شعلے فوراً سے ان چیزوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں...

بابا جان کے لئے یہ سمجھ پانا مشکل ہوتا ہے کہ آگ کے شعلے حیات کی آنکھوں میں زیادہ تھے یا سامنے جلتی چیزوں میں بابا جان اسکو دیکھ کر گھبرا جاتے ہیں...

"یہ کیا کیا بیٹا ایسا کیوں کیا تم نے؟"

"کبھی کبھی زندگی ان راستوں پر چل پڑتی ہے بابا جان! جو ہمارے لئے بنے ہی نہیں ہوتے، کبھی کبھی ہم خود کو ان لوگوں کو سونپ دیتے ہیں جنہیں ہماری قدر ہی نہیں ہوتی، ہم...."

اپنی تکلیف، اذیت اور تذلیل کی وجہ خودی بن جاتے ہیں۔ خودی اپنی رسوائی کا سبب بن جاتے ہیں۔

کبھی کبھی دل ان اجنبیوں سے جا ملتا ہے۔ جن کو ہمارے ہونے یا نہ

ہونے سے فرق ہی نہیں پڑتا، دل کی دنیا بھی بڑی عجیب ہوتی ہے
 جو ایک بار اسے جیت لیتا ہے پھر چاہ کر بھی اس دل سے اتر نہیں پاتا
 ہے، لیکن اگر ایک بار دل سے اتر جائے تو چاہ کر بھی اس مقام پر
 نہیں پہنچ پاتے جہاں وہ پہلے ہوتے ہیں، ہم خود ہی اپنے دشمن ہوتے
 ہیں، خود ہی اپنی افیت کا سامان کرتے ہیں ...

جن کی یادیں ہمیں تکلیف دیں ہمارے لئے افیت کا سامان بنیں۔ انہیں
 جلا کر راکھ کرنا ہی بہتر ہوتا ہے"

وہ ان آگ کے شعلوں کی طرف دیکھ کر بول رہی ہوتی ہے جو اب
 آہستہ آہستہ راکھ بن رہے ہوتے ہیں ...

وہ ایک جھٹکے سے بابا جان سے بازو چھڑوا کر اپنے کمرے کی طرف چلی

جاتی ہے .

اور پیچھے بابا جان اس راہ کو دیکھ کر لب بھینچ لیتے ہیں۔



زروز جیسے ہی گھر آتا ہے اسے گھٹن کا احساس ہونے لگتا ہے...

وہ سیدھا اپنے کمرے میں آتا ہے اور ایک وال کے سامنے کھڑا ہوتا ہے

جس پر ایک بہت خوبصورت تصویر ہوتی ہے . جس میں سبز آنکھوں

والی لڑکی مسکرا رہی ہوتی ہے وہ اس تصویر پر نرمی سے ہاتھ پھیرتا ہے

...

"دیکھو مجھے کتنا خالی ہاتھ رہ گیا ہوں میں، آج سب کچھ ہوتے ہوئے
بھی خالی ہاتھ ہوں.... آج میری زندگی کا سب سے بڑا خواب پورا ہو
گیا ہے لیکن آج تم میرے ساتھ نہیں ہو.... تو سب کچھ ادھورا سا لگ
رہا ہے" ..

ایک آنسو اسکی پلکوں سے جدا ہوتا ہے۔ فون کی بیل اسکی یادوں میں
خلل پیدا کرتی ہے....



وہ آنسو صاف کر کے فون دیکھتا ہے تو داؤد خان کا فون ہوتا ہے۔

وہ فون کان سے لگاتا ہے...

"بہت بہت مبارک ہو لالہ آخر آپکا خواب پورا ہو گیا"...

"ہمممم شکر یہ!"

"لالہ اب تو واپس آ جائیں اب تو..."

"اگر تم نے یہی باتیں کرنی ہے تو میں فون بند کر دیتا ہوں."



"ٹھیک ہے ٹھیک ہے لالہ اب نہیں کہوں گا آپ فون مت کاٹئے گا
...یہ بتائیں کیسے ہیں آپ" ..

"جن کو سنانے کے لئے پوچھ رہے ہو ان سے کہو کہ انکے فضل و کرم

سے ابھی مرا نہیں ہوں"

وہ تلخی سے کہتا ہے تو دوسری طرف بیٹھی بی جان اور اسکی مورے
دل جاتی ہیں

"یہ آپ کیا کہ رہے ہیں لالہ اللہ نہ کرے آپ کو کچھ ہو... اللہ
آپ کو ہماری عمر بھی لگا دے..."

"پتا نہیں داؤد لیکن کچھ دنوں سے سب کچھ خالی خالی سا لگ رہا ہے میرا
دل بے سکون ہے ہر طرف گھٹن محسوس ہوتی ہے جیت کر بھی لگتا
ہے ہار گیا ہوں..."

وہ نہیں جانتا تھا کہ دوسری طرف ہر شخص بیٹھا ہے

بی جان، مورے، بابا جان، چچا جان، چچی جان، خضر، لائبہ اور رامین بھی
سب زرویز کی آواز سننا چاہتے تھے۔

دوسری طرف سے بی جان فون اٹھا لیتی ہیں....

"میں جانتی ہوں تم مجھ سے خفا ہو لیکن خود کو اس طرح اذیت مت دو
بیٹا.... تم صرف خود کو ہی نہیں ہم سب کو اذیت دے رہے ہو"...

دوسری طرف زرویز تلخی سے ہنستا ہے...

"اذیت بہت چھوٹا لفظ ہے میرا درد بیان کرنے کو بی جان.... خیر مجھے
آپ سب سے کوئی تعلق نہیں رکھنا اسی لئے پلز آج کے بعد کوئی بھی

داؤد کو کہ کر مجھے فون ہر گز مت کرے..."

بی جان فوراً سے کہتی ہیں...

"بددعا مت دینا زرویز خان..... کسی کو بھی"....



"بددعا میں تو خود کسی کی بددعا کے زیر اثر ہوں"....

وہ دھیمی آواز میں کہ کر فون کاٹ دیتا ہے اور آنکھیں بند کر کے یاد کرتا ہے...

"میری بددعا ہے زرویز خان دورانی کے تم محبت کو ترسو، تمہیں کبھی
 محبت نصیب نہ ہو کبھی سکون نہ ملے، اتنا تڑپو کہ موت کی دعا کرو
 لیکن موت تمہارا مقدر نہ بنے"...

ایک نسوانی آواز اسکے کانوں میں گونجتی ہے



فون کی بیل اسکی یادوں میں پھر سے خلل پیدا کرتی ہے...

اس بار سمی کا فون ہوتا ہے....

وہ فون اٹینڈ کرتا ہے.

"کیا کام ہے سہی؟"

"اوہ بھائی مانا تم وزیر بن گئے ہو لیکن اب دوست کو تو نہ بھول جاؤ
..."



"سمیسی"

"اچھا اچھا بھائی مذاک کر رہا ہوں , میں نے یہ بتانے کے لئے فون کیا
ہے کہ کل رات کی پارٹی ہے وہ بھی تمہارے گھر پے اور دوسری بات
اشعر کو انویٹیشن بھی بھجوا دیا ہے ... اور تیسری بات یہ ہے کہ

پرسوں ہمیں مراد صاحب کے ساتھ یونی جانا ہے ان لوگوں نے کافی عرصے سے انوائٹ کیا ہوا ہے روز فون آتے رہتے ہیں۔ اس لئے اب فائل کر ہی دیا ہے میں نے..."

وہ ایک ہی سانس میں سب بتاتا چلا جاتا ہے....

"سب کچھ تو ٹھیک ہے لیکن میرے گھر میں کس خوشی میں پارٹی رکھی ہے..."

"تمہارے ایلکشن جیت جانے کی خوشی میں..."

"تم نے کوئی ہال کیوں بک نہیں کیا..."

"پاگل تو نہی ہو گئے ہاں میں پارٹی دیں گے تمہارے الیکشن جیت جانے
کی خوشی میں ہے پارٹی اور ویسے بھی ایک دن پہلے کوئی ہاں بنگ نہی
کرتا..."

"اچھا ٹھیک ہے کل صبح گھر آ جانا..."



یہ کہہ کر وہ فون کاٹ دیتا ہے۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ خوبصورت

سبز کانچ آنکھوں

والی لڑکی اسکے
سامنے ہوتی ہے ...
اسکے بلکل سامنے....

وہ بلکل نہی
بدلی تھی آج بھی

ویسی ہی تھی
حسین... سوائے اسکی

آنکھوں کے خالی

پن کے, ان میں

پہنتی نفرت کے,

سرد پنے کے جو

اس کے لئے برداشت



کرنا مشکل ہوتا

ہے ... وہ سبز آنکھوں

والی لڑکی اسی وقت

مڑ جاتی ہے...

وہ اسے روکنا چاہتا

ہے مگر روک نہیں پاتا...



اسکی اچانک آنکھ کھل جاتی ہے اے سی کی کولنگ میں آج بھی اسکا
بدن پسینے سے تر ہوتا ہے وہ ہاتھوں سے ماتھے پر آئے بال ہٹاتا ہے....

"یا اللہ یہ کیسا خواب تھا یہ کیسی نئی آزمائش ہے؟ میں اسکا سامنا کیسے کروں گا اسکی آنکھوں کی وہ نفرت مجھ سے نہیں دیکھی جا رہی تھی وہ پھر سے مجھ سے دور جا رہی تھی اور میں میں پھر بے بس تھا اسے روک ہی نہ پایا"...

اسکی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ کر گرتے ہیں۔ وہ شخص کبھی کسی کے لئے نہیں رویا تھا سوائے صرف ایک لڑکی کے....

وہ اٹھتا ہے اور اٹھ کر واشروم چلا جاتا ہے تھوڑی دیر بعد ایسے ہی فارمل ڈریس میں باہر آتا ہے...

ماتھے کے بال گیلے ہوتے ہیں جس سے پتا چلتا ہے کہ وہ نہا کر نکلا ہے۔

وہ بال بنا کر نیچے آتا ہے تو اسے لگتا ہے کہ کسی اور کے گھر میں آ گیا
ہو

ہر طرف ڈیکوریشن ہوئی ہوتی ہے ... کرسیاں ٹیبلز ہر چیز موجود ہوتی
ہے.



"یہ سب کس نے کروایا ہے" ...

"میں نے کروایا ہے اتنا شاندار کام میرے علاوہ اور کون کروا سکتا ہے
.."

سمی اچانک ہی کہیں سے نمودار ہوتا ہے .

اور ملازم کو جانے کا اشارہ کر دیتا ہے.

"یہ سب دیکھ کر تو مجھے لگ رہا ہے کہ میرے فون کاٹنے کے فوری بعد ہی تم یہاں آ گئے تھے بہت جلدی سب کچھ کر لیا..."



وہ ساتھ ساتھ ڈائمنگ ٹیبل کی طرف جاتے ہیں.

"بس دیکھ لو میرا کمال"

سمی بھی اسکے ساتھ کرسی کھینچ کر بیٹھ جاتا ہے...

"ویسے تم نے رات کو فون پر کہا تھا کہ کوئی بات کرنی ہے صبح ہی آ
جانا اب بتاؤ کیا بات تھی..."

"تم کل کسی یونی کی بات کر رہے تھے جہاں ہم نے جانا تھا . کیا نام
ہے اس یونی کا..."



زروز بہت محتاط انداز سے پوچھتا ہے...

"کیوں بھی تم کیوں پوچھ رہے ہو؟"

"ایڈیشن لینا ہے اس لئے پوچھ رہا ہوں"....

وہ جل کر کہتا ہے۔

"ہا ہا ہا اتنی جلدی دل بھر گیا سیاست سے..."



"سمی زیادہ بکواس نہ کرو اور جو پوچھا ہے وہ بتاؤ..."

NEW ERA MAGAZINE .COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سمی سیریس ہوتا ہے...

"اوکے اوکے بھائی بتا رہا ہوں comsats university ... نام ہے

...."

سمی اسے ہنستے ہوئے بتاتا ہے۔

زرویز اسی وقت اپنی جیب سے فون نکالتا ہے اور اس میں کوئی میل
چیک کرتا ہے اسے دیکھتے ہی اسکی آنکھوں میں آنسو آ جاتے ہیں وہ
بروقت اٹھتا ہے اور اپنے روم کی طرف چلا جاتا جب کہ پیچھے سمی
حیران بیٹھا رہ جاتا ہے۔



"اسے کیا ہوا؟"

پھر کندھے اچکا دیتا ہے لیکن تھوڑی ہی دیر میں وہ سیریاں اترتا دکھائی
دیتا ہے اور آ کر ایک فائل ٹیبل پر سمی کے سامنے رکھ کر خود چیئر
کھینچ کر بیٹھ جاتا ہے اور کافی کا مگ اٹھا لیتا ہے جو تھوڑی دیر پہلے ہی
ملازم رکھ کر گیا تھا...

سہمی فائل کھول کر دیکھتا ہے... اور جیسے جیسے پڑھتا ہے اسکے چہرے پر
حیرانی کے تاثرات دکھائی دیتے ہیں جب کہ زرویز اس سب سے
بے نیاز ہو کر کافی کے مزے لے رہا ہوتا ہے سہمی زور سے ٹیبل پر
فائل پٹختا ہے...

"تمہارا دماغ خراب ہے ابھی تم الیکشن جیتے ہو اور اتنی جلدی تم قومی
اسمبلی میں یہ بل منظور کروانے پہنچ جو گے..."

"ہاں تو اس میں مسئلہ کیا ہے۔ یو ناؤ الیکشن جیتنے کے بعد میرا فرسٹ
مشن یہی تھا کہ میں غریب بچوں کے لئے کچھ کروں..."

"ضرور کرو میں نے کب منا کیا لیکن جو تم کر رہے ہو یہ ناممکن ہے

...

یارر یہ بل پاس ہونا ناممکن ہے ... یہ ایک عام بات ہے وہ بچے اپنی مرضی سے سگنلز پر بھیک مانگتے ہیں..... اسمبلی میں کوئی بھی تمہارے حق میں ڈیسک نہیں بجائے گا اور بھلا تم خود بتاؤ کیا ایسا ہو سکتا ہے..... لوگ تمہارے خلاف ہو جائیں گے..... کوئی اس بات کو نہیں مانے گا کہ یہ قانون بنا دیا جائے کہ کوئی بھی بچا سگنل پر بھیک نہیں مانگے گا بلکہ پڑھے گا"۔



سسی کے آواز میں بیزاری اور حیرانی کا عنصر شامل تھا...

"میں نہیں جانتا وہاں کون میرے حق میں ڈیسک بجائے گا یا کون میرے خلاف شور مچائے گا... میں بس اتنا جانتا ہوں کہ سگنلز پر کھڑے کسی بچے کا مستقبل میں ضائع ہونے نہیں دوں گا"۔

"يار ٹھنڈے دماغ سے بات سنو"...

ليكن زرويز اسے ہاتھ کے اشارے سے روک ديتا ہے...



"بعد میں بات کریں گے اس بارے میں"...

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سمی تھکی ہوئی سانس ليتا ہے...

اور اٹھ کر ملازموں کو کام سمجھانے لگتا ہے....

زرويز بھی فون يوز کرتا ہوا لون میں نکل آتا ہے...

بی جان اپنے کمرے میں بیٹھی ہوتی ہیں جب رامین دروازہ ناک کر کے
داخل ہوتی ہے...



"وعلیکم اسلام! آؤ بیٹھو" ..

وہ آ کر انکے سامنے بیٹھ جاتی ہے.... بی جان بغور اسکا چہرہ دیکھتی ہیں

...

"کیا تمہیں بھی یہی لگتا ہے کہ میرا فیصلہ غلط تھا"...

راین نظریں جھکائے رکھتی ہے...

"میں نہیں جانتی بی جان! میں نے بچپن سے اپنی ماں یا باپ کو نہیں دیکھا میرا سب کچھ آپ لوگ ہیں ہمیشہ آپکو ہی اپنے ہر فیصلے کا حق دیا ہے ...

مجھے نہیں پتا آپکا فیصلہ سہی تھا یا غلط بس اتنا جانتی ہوں کہ شاید میرا نصیب اچھا نہیں تھا، شاید میرے مقدر میں زرویز خان نہیں تھا... شاید کسی اور کی محبت میں میری محبت سے زیادہ طاقت تھی"...

اسکی آنکھوں میں آنسو ہوتے ہیں اور ہونٹوں پر دھیمی سی مسکراہٹ...

بی جان اسکے چہرے پر سکون دیکھتی ہیں...

"کیا اگر اب میں تمہارے لئے کوئی فیصلہ کروں تو تمہیں وہ منظور ہوگا
..."



"بی جان مجھے آپکا کیا گیا ہر فیصلہ منظور تھا، منظور ہے اور ہمیشہ منظور
ہوگا میں نے اپنی زندگی کا ہر اختیار آپ کے ہاتھ میں دیا ہوا ہے ...
آپ میرے لئے جو فیصلہ کریں گی مجھے دل سے قبول ہوگا..."

"میں نے پچھلی بار فیصلہ کرنے میں شاید غلطی کر دی تھی اسی لئے

اس بار تم سے پوچھ کر فیصلہ کر رہی ہوں ... کیا تمہیں داؤد خان
قبول ہے..."

رہین چونک کر سر اٹھاتی ہے...

"داؤد خان" ..



وہ سرگوشی کرتی ہے کہ بی جان مشکل سے سن پاتی ہیں اور سر ہلا کر
اسکے جواب کی منتظر ہوتی ہیں.

"بی جان میں نے کہا نہ مجھے آپکا ہر فیصلہ منظور ہے ... بس ایک التجا
کروں گی پلز داؤد خان سے ایک بار پوچھ لیجئے گا..."

بی جان کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر جاتی ہے۔

"میں داؤد خان سے پوچھ چکی ہوں اور وہ بھی یہی کہتا ہے کہ رامین سے پوچھ لیا جائے..."



بی جان خوشی سے کہتی ہیں...

"یعنی اب میں گھر والوں کو اطلاع دے دوں..."

بی جان اس سے پوچھتی ہیں تو وہ سر ہلا دیتی ہے اور بی جان سے اجازت لے کر اپنے کمرے میں آ جاتی ہے...

اپنے کمرے کی ساری لائٹس اوف کر کے پردے بھی آگے کر دیتی ہے
 اور ایک سائڈ لیمپ جلاتی ہے
 اور سائڈ ٹیبل کی دراز میں سے ایک تصویر نکالتی ہے۔

سائڈ لیمپ کی روشنی میں اس تصویر کو جیسے ہی کرتی ہے اس پر مسکراتا
 ہوا چہرہ ایک دم روشن ہو جاتا ہے....

اسکی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ تصویر پر گرنے لگ جاتے ہیں جنہیں
 وہ انگلیوں کی پوروں سے صاف کرتی ہے...

"کتنے سال کتنے سال انتظار کیا تمہارا لیکن مجھے کیا حاصل ہوا
 زرویز خان..."

تم تو پہلے ہی آسمان کی بلندیوں کو چھو رہے تھے اب تو مجھے نظر بھی

نہی آتے ... دیکھو مجھے کل تک جس کی بھابھی تھی آج اسکی بیوی بننے
 جا رہی ہوں اگر تم یہاں ہوتے تو تمہیں جنجھور کر پوچھتی میں....
 کہ ایسا کیا ہے اس میں جو مجھ میں نہیں ہے"

کمرے میں صرف اسکی سسکیاں اور سرگوشیاں گونج رہی ہوتی ہیں....



پارٹی میں لوگوں کی آمد کا سلسلہ چلتا رہتا ہے لیکن میزبان ابھی تک
 تشریف نہیں لائے ہوتے...

وہ اپنے کمرے میں ڈریسنگ مرر کے سامنے کھڑا خود پر پرفیوم چھڑک
 رہا ہوتا ہے...

اسکے بعد اسی تصویر کے سامنے جا کر کھڑا ہوتا ہے جس میں وہ سبز آنکھوں والی لڑکی مسکرا رہی ہوتی ہے...

اسکی آنکھوں میں نئی دکھائی دیتی ہے...

"کاش آج تم میرے ساتھ ہوتی تو میں خود کو ہجوم میں بھی تنہا نہ سمجھتا.. کاش کے جو آج تم میرے ساتھ ہوتی تو دیکھتی کہ میں خوش ہونا چاہتا ہوں لیکن چاہ کر بھی نہیں ہو پا رہا"...

وہ آنکھوں میں آئی نئی صاف کرتا ہے، چہرے پر ایک مسکراہٹ سجاتا ہے ... اور نیچے کی طرف چل پڑتا ہے....

جیسے ہی ہال نما لاؤنج میں قدم رکھتا ہے سب کی نظریں اسکی طرف اٹھتی ہیں۔

لاؤنج اوپن تھا جیسے ہی سیریاں اترو تو سب سے پہلے لاؤنج سے ہی گزرنا پڑتا تھا....

سب اسکی طرف دیکھتے ہیں جو شہزادوں کی آن بان رکھنے والا بے نیاز سا سب سے ملتا ہے پارٹی کے تمام ممبرز فیملی کے ساتھ انوائٹ تھے اور تمام اپنی فیملیز کے ساتھ ہی آئے تھے....

اسکو دیکھ کر ہر شخص پر ایک سحر طاری ہوتا ہے....

وہ مراد صاحب کو دیکھ کر انکی طرف آتا ہے جو اپنی فیملی کے ساتھ کھڑے کوئی بات کر رہے ہوتے ہیں...

زرروز کو اپنی طرف آتا دیکھ کر فوراً مبارکباد دیتے ہیں...

اور کافی گرم جوشی سے ملاقات کرتے ہیں...

اور پاس کھڑی بیٹی اور بیوی سے ملواتے ہیں...

"خان صاحب ان سے ملیے یہ میری وائف ہیں مسز مراد اور یہ میری

اکلوتی اور لاڈلی بیٹی ایمان مراد"...



NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زرویز صرف سر ہلانے پر اکتفا کرتا ہے۔

جب کہ ایمان کی نظریں صرف اسکے چہرے کا طواف کر رہی ہوتی ہیں

وہ مراد صاحب سے بات کرتے ہوئے کسی بات پر مسکرا رہا ہوتا ہے تو

اسکا ڈیمپل نمایا ہوتا ہے جو اسکی شخصیت کو اور سحر انگیز بناتا ہے....

اسکی نظر جیسے ہی بیرونی دروازے پر پڑتی ہے اسکی مسکراہٹ پل میں

غائب ہو جاتی ہے وہ سہمی کی تلاش میں ادھر ادھر نظریں گھماتا ہے تو

وہ اسے سامنے ہی کیٹرینگ والے سے بات کرتا نظر آتا ہے۔

وہ مراد صاحب سے ایکسیوز کر کے سہی کی طرف جاتا ہے... تو وہ بھی
کیٹرنگ والے سے فارغ ہو کر مرتا ہے..... اسے زرویز اپنی طرف آتا
دکھائی دیتا ہے...

سہی بھی اسکی طرف بڑھتا ہے...



زرویز اسکی بات سچ میں کاٹ دیتا ہے...

"تم نے ان لوگوں کو کیوں بلایا ہے؟"

وہ درشتگی سے پوچھتا ہے..

"کن لوگوں کو" ..

"میری فیملی کو اور کس کو" ...



NEW ERA MAGAZINE.com

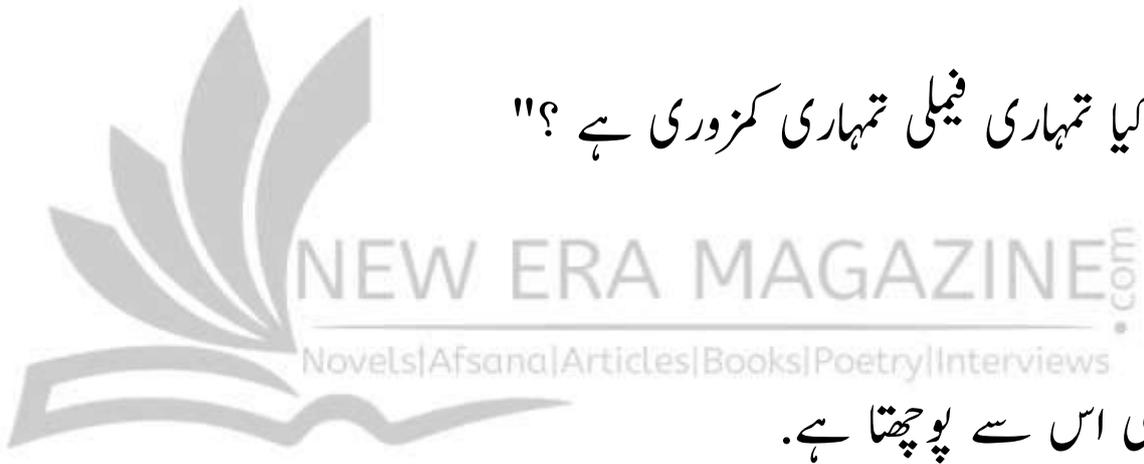
سہمی پہلے حیران ہوتا ہے پھر خوش ہوتا ہے...
Novels | Afar | Urdu | English | Books | Poetry | Stories | Interviews

"کیا وہ لوگ آئے ہیں مجھے یقین نہی تھا آئیں گے".

زر ویزا سے غصے سے گھورتا ہے...

"تم نے انہیں یہاں کیوں بلایا ہے . یہ کوئی فیملی فنکشن نہیں ہے ایک سیاسی پارٹی ہے کچھ دیر میں اشعر بھی آ جائے گا میں نہیں چاہتا کہ کوئی بھی میری کمزوری جانے میں نہیں چاہتا میری فیملی کے بارے میں کسی کو بھی پتا ہو"...

"کیا تمہاری فیملی تمہاری کمزوری ہے؟"



"ہاں ہیں وہ میری کمزوری بیشک میں ان سے نفرت کا اظہار کرتا ہوں گ اسکا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ مجھے ان سے محبت نہیں یا انکی فکر نہیں خیر میں زیادہ اوور ری ایکٹ کر گیا میں اپنے سے جڑے رشتوں کی حفاظت کر سکتا ہوں".

"مجھے نہیں لگتا وہ یہاں آئے گا اور ویسے بھی اس وقت تو سب سے
چھپتا پھر رہا ہوگا..."

سہی تمسخر اڑاتا ہے۔

زروز اپنے ساتھ رکھی ٹیبل کے آگے ٹیک لگا کر پیروں کی قینچی بنا کر
کھڑا ہو جاتا ہے...

"تمہیں پتا ہے سہی جب دشمن برابری کا ہو تو کھیلنے میں بہت مزہ آتا
ہے جو لوگ ہار نہ مانیں مجھے بہت مزہ آتا ہے انکے ساتھ کھیلنے میں
...."

وہ دھیمی آواز میں کہ رہا ہوتا ہے اتنی کہ صرف سہمی کو سنائی دے۔

"کیا مطلب؟"

سہمی اس سے حیرانی سے پوچھتا ہے۔

زروریز اسکی سامنے دیکھنے کا اشارہ کرتا ہے۔ سہمی اسکی نظروں کے تعقب میں دیکھتا ہے۔ تو ہکا بکا رہ جاتا ہے کیوں کہ سامنے سے اشعر آتا دکھائی دے رہا ہوتا ہے اور اب وہ وہاں موجود مہمانوں سے مل رہا ہوتا ہے سہمی بُرا سا منہ بناتا ہے.. اور زروریز کے ہی سٹائل سے کھڑا ہو جاتا ہے۔

"کوئی بہت ہی ڈھیٹ بندہ واقعہ ہوا ہے یہ قسم خدا کی اگر میں اس طرح ہارا ہوتا نہ تو کم از کم دو تین ہفتے تو گھر سے قدم باہر نہ

نکالتا اور ماشا اللہ یہ اپنے ہی حریف کے جیتنے کی خوشی میں دی گئی
پارٹی میں آ گیا ہے..."

زرویز اسکی بات پر ہنس پڑتا ہے

"چلو اب میں چلتا ہوں ہوں" ..


NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
زرویز جانے کے لئے آگے بڑھتا ہے تو سہمی کی آواز سے رک جاتا ہے.

"کہاں" ...

وہ رک کر اسکی طرف گھومتا ہے ..

"جو رائتا تم نے پھیلا یا اسے سمیٹنے کی کوشش کرنے جا رہا ہوں".

یہ کہ کر وہ چلا جاتا ہے...



"مجھے امید نہیں تھی کہ تم آؤ گے"

اشعر اسکی بات پر مسکراتا ہے.

"زندگی میں بہت سی ایسی چیزیں ہوتی ہیں جو ہم سوچ بھی نہیں سکتے

.... جیسے تمہارا جیت جانا"...

زرویز اسکی بات پر کھل کر مسکراتا ہے...

"تو تمہیں کون کہتا ہے کہ تم ناممکن باتیں سوچو"...

وہ ساتھ ہی ویٹر کو روک کر ایک جوس کا گلاس اٹھاتا ہے اور دوسرا اشعر کو دینے کا اشارہ کرتا ہے۔

لیکن اشعر ہاتھ اٹھا کر منا کر دیتا ہے ویٹر زرویز کی طرف دیکھتا ہے تو وہ اسے جانے کا اشارہ کرتا ہے .

تو وہ چپ چاپ چلا جاتا ہے۔

"فکر نہ کرو زہر نہیں ملایا" ..

زرویز مسکرا کر اس سے کہتا ہے



"تمہیں پتا ہے سب سے خطرناک زہر کون سا ہوتا ہے؟"

زرویز خلا میں گھور رہا ہوتا ہے ...

"عشق کا زہر" ...

اشعر اسکی بات پر زور سے ہنستا ہے ..

"ہمم عشق کا زہر سب سے خطرناک ہوتا ہے لیکن ہم سیاستدانوں کو
ایسے شوق نہیں پالنے چاہیے"

"اچھا پھر کونسا زہر خطرناک ہوتا ہے"...



"ہمم وہ زہر جو ایسا شخص دے جس سے امید بھی نہ ہو یا وہاں
سے دے جہاں سے ہم سوچ بھی نہ سکتے ہوں سمجھ رہے ہو نہ
میری بات"...

اشعر اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھتا ہے...

زروریز بھی اسکی طرف پورا گھومتا ہے .

"ہاں میں بہت اچھے سے سمجھ رہا ہوں تم بلکل ٹھیک کہ رہے ہو ...

ایسا زہر بہت خطرناک ہوتا ہے جو

ہمیں وہاں سے ملے جہاں سے ہم سوچ بھی نہیں سکتے..."



اشعر اسکی بات پر مسکراتا ہے.

"تمہیں پتا ہے تخت اور تاج پر کتنی جنگے ہوئیں کتنے خون خرابے

ہوئے بیٹے نے باپ کو نہ چھوڑا باپ نے بیٹے کو"....

"ہاں سہی کہا تم تو پھر میرے دشمن ہو اتنی آسانی سے کیسے چھوڑ سکتے ہو..."

"ہائے... مجھے تمہارا سینس او ف ہیومڑ بہت اچھا لگتا ہے میری ہر بات کو تم کتنے اچھے سے سمجھ جاتے ہو..."

وہ دونوں کافی ہنس ہنس کر باتیں کر رہے ہوتے ہیں ایسا لگتا ہی نہیں ہے کہ وہ دونوں آپس میں دشمن ہیں سہی انہیں دیکھتا ہے تو خان کو وہاں سے ہٹانے کے لئے اسکی طرف بڑھتا ہے اور ایکسیوز کر کے اشعر سے دور لے آتا ہے...

"یار کیا ہے سہی اتنی مزے کی باتیں کر رہے تھے ہم اور تم مجھے بیچ سے لے آئے..."

سہی اسے گھورنے لگتا ہے...

"تمہیں پتا ہے مجھے اس سے جیسی فیل ہونے لگی تھی کبھی تم نے مجھ سے تو اتنی ہنس ہنس کر باتیں نہی کی...

خیر تم تو کہ رہے تھے کہ تم میرا پھیلا یا گیا راتہ سمیٹنے گئے ہو اور تم اس سے گپے مارنے بیٹھ گئے تھے"

"میں اپنا کام ہی کر رہا تھا اسکو باتوں میں لگایا ہوا تھا میں نے..."

"ویسے تم زیادہ سوچ رہے ہو مجھے نہی لگتا وہ ایسا کچھ کر سکتا ہے..."

"وہ سب کچھ کر سکتا ہے اسنے مجھے باتوں ہی باتوں میں کئی دھمکیاں
دے ڈالی ہیں۔"

"اچھا یاد آیا مجھے تمہاری فیملی پوچھ رہی تھی تمہارے بارے میں اسپیشلی
مورے..."



"مورے کہاں ہیں؟"

"کمرے میں انکی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی..."

"اور تم اتنی دیر سے کھڑے بکواس کرے جا رہے ہو مجھے بتا نہیں رہے

....

کچھ دیر میں سب کو رخصت کر دو میں مورے کے پاس جا رہا ہوں
میری طرف سے معذرت کر لینا"....

وہ یہ کہتا ہوا یہ جا وہ جا اور اب سارا کام یقیناً سمی پر آ گیا تھا..





زر ویز کمرے میں آتا ہے تو مورے بیڈ پر لیٹی ہوتی ہیں داؤد اور لائے انکے پاس ہی بیٹھے
ہوتے ہیں اور بابا سامنے صوفے پر....

"مورے آپ کی طبیعت اب کیسی ہے سہی نے مجھے اتنی دیر سے بتایا ورنہ میں اسی
وقت آجاتا"....

زر ویز انکے پاس بیٹھ کر انکا ہاتھ تھامتا ہوا پوچھتا ہے تو مورے مسکرا کر اسکا ہاتھ چومتی
ہیں ...

"میرا بیٹا آ گیا ہے نہ اب بالکل ٹھیک ہو گئی ہوں"...

"لیکن ہوا کیا تھا"..

وہ داؤد اور باباجان کی طرف دیکھ کر پوچھتا ہے...

"ارے لالہ فکر کی کوئی بات نہیں ہے۔ بس مورے کا بی پی شوٹ کر گیا تھا۔"

جواب داؤد خان کی طرف سے آیا تھا...

"مورے آپ اپنا بالکل خیال نہیں رکھتیں۔ ہزار بار کہا ہے میڈیسنز ٹائم پر لیا کریں۔"

"میں بالکل ٹھیک ہوں میری جان اور ویسے بھی اب تم آگئے ہونہ.... میں تو تمہیں دیکھنے کے لئے ترس گئی تھی..."

"معافی چاہتا ہوں مورے بس پچھلے دنوں بہت مصروف رہا ہوں..."

وہ نظریں چراتا ہوا کہتا ہے...

"لالہ آپکو ہماری بلکل یاد نہیں آتی تھی" ..



لائبہ بھی لاڈ سے اپنے لالہ سے پوچھتی ہے...

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ایسا ہو سکتا ہے کہ تمہارے لالہ کو تمہاری یاد نہ آئے" ...

"برہم؟"

"کیسے ہو بیٹا؟"

باباجان اس سے پوچھتے ہیں تو وہ انکی طرف متوجہ ہوتا ہے..

"بہ، یہ، سراز"

"بلکل ٹھیک آپ کیسے ہیں بابا؟"



"خداۓ شکر! تاسونہ دہ مبارک وی"

"اللہ کا شکر ہے! بہت مبارک ہو تمہیں"

"منہ پلار"

"شکر یہ بابا"

"بی نہ دی راغلی؟"

"بی جان نہی آئیں؟"



"نہ، تا سو پوھیر می زویہ، هغه نشی کولی پہ او ده سفر کا لا شی".

"نہی بیٹا تمھیں پتا تو ہے وہ زیادہ لمبا سفر نہی کر سکتی"

زر ویز محظ سر ہلا دیتا ہے...

"اچھا مورے، بابا آپ دونوں آرام کریں میں ذرا ملازم کو کھانے کا کہ آؤں..."

لاٹہ گھر دیکھنے نیچے چلی جاتی ہے اور داؤد فون سننے... زرویز بھی انہیں کہ کر نیچے آجاتا ہے جہاں داؤد فون پر کسی سے بات کر رہا ہوتا اور لاٹہ وہاں لگی تصویریں دیکھ رہی ہوتی ہے وہ کچن میں ملازم کو کھانے کا کہ کر باہر آتا ہے تو بیرونی دروازے سے اسے سہی اندر

آتا دکھائی دیتا ہے۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں نے سبکو رخصت کر دیا ہے اور تمہاری طرف سے معذرت بھی کر لی تھی۔ اب میری بات کان کھول کر سن لو..... کل یونی جانا ہے اور کوئی بہانہ نہ بنا دینا اینڈ ٹائم پر...."

"تم کہاں جا رہے ہو..."

"میرا بھی ایک عدد گھر ہے جس میں میں رہتا ہوں اور اللہ کا شکر ہے.... انسان ہوں
میں.... جسے سونے کی بھی ضرورت ہوتی ہے."

"او کے یار جاؤ.... دماغ نہ کھاؤ میرا..."

سہمی بھی بڑ بڑاتا ہوا چلا جاتا ہے۔ اور داؤدان دونوں کو مسکراتے ہوئے دیکھتا ہے کبھی وہ
دونوں بھی یونہی لڑتے تھے وہ سر جھٹک کر اسکے پاس آتا ہے....

"لالہ آپ کو ہماری وجہ سے اپنی پارٹی پیچ میں چھوڑ کر آنی پڑی..."

"ایسی کوئی بات نہیں ہے...."

ویسے بھی پارٹی ختم ہونے ہی والی تھی...

تم دونوں فریش ہو جاؤ میں مورے اور بابا کو بلا کر لاتا ہوں... پھر کھانا کھاتے ہیں...
... لائبرے تمہارے پاس صرف 10 منٹ ہیں مجھے کھانے کی ٹیبل پر ملو..."

وہ پہلے داؤد اور پھر لائبرے کو آواز لگاتا ہے...



وہ بھی کہہ کر چلی جاتی ہے اور زرویز اوپر چلا جاتا ہے....

رات کا کھانا اچھے ماحول میں کھایا جاتا ہے۔ سب ہنسی مذاک کر رہے ہوتے ہیں

لیکن زرویز سنجیدہ سا رہتا ہے...

وہ کافی دیر اپنی مورے اور بابا کے پاس بیٹھا رہتا ہے لیکن پھر انکو آرام کرنے کی تاکید کر کے کمرے سے نکل آتا ہے لائبہ پہلے ہی اپنے روم میں جا چکی ہوتی ہے۔

وہ کافی کا کپ لئے لون میں آجاتا ہے جہاں داؤد پہلے سے موجود ہوتا ہے... وہ اس کے ساتھ آکر کھڑا ہو جاتا ہے۔



"خضر، چچا جان، یا چچی جان کیوں نہیں آئے تمہارے ساتھ؟"

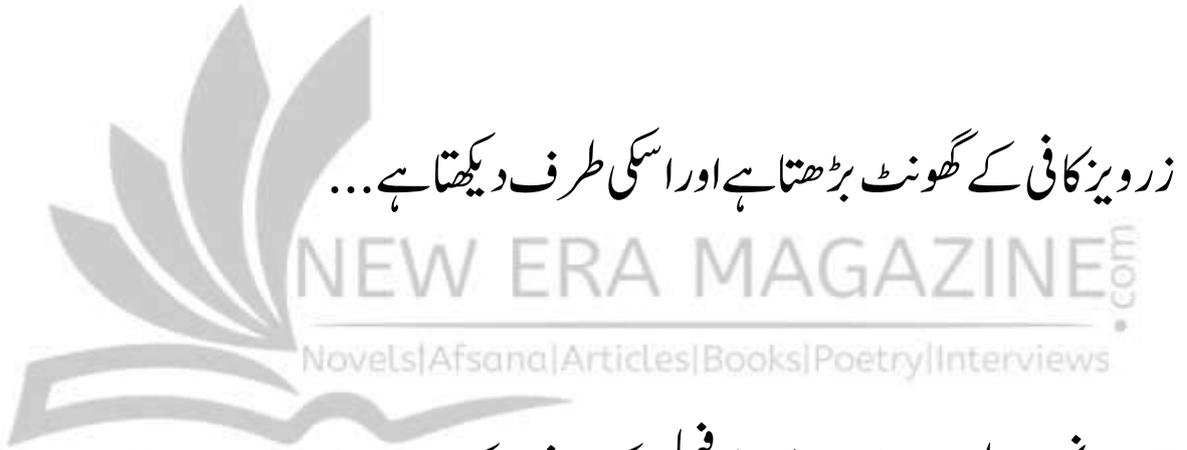
Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

"ایسے ہی خضر تو اسٹڈیز میں مصروف تھا ز مینوں پر رہنے کے لئے کسی کو تو ہونا تھا اسی لئے چچا جان وہیں رکے اور چچی جان وہ بی جان کی وجہ سے رک گئی تھی..."

"ہممم اچھا..."

زر ویز اور داؤد کا رخ آسمان کی طرف ہوتا ہے۔ داؤد اسکی طرف مڑتا ہے اور اسکو غور سے دیکھتا ہے...

"شاید آپ کسی کو بھول رہے ہیں اسکے بارے میں کچھ پوچھا نہیں آپ نے"...



"میرا نہیں خیال... میں نے اپنی فیملی کے ہر فرد کے بارے میں پوچھا ہے"...

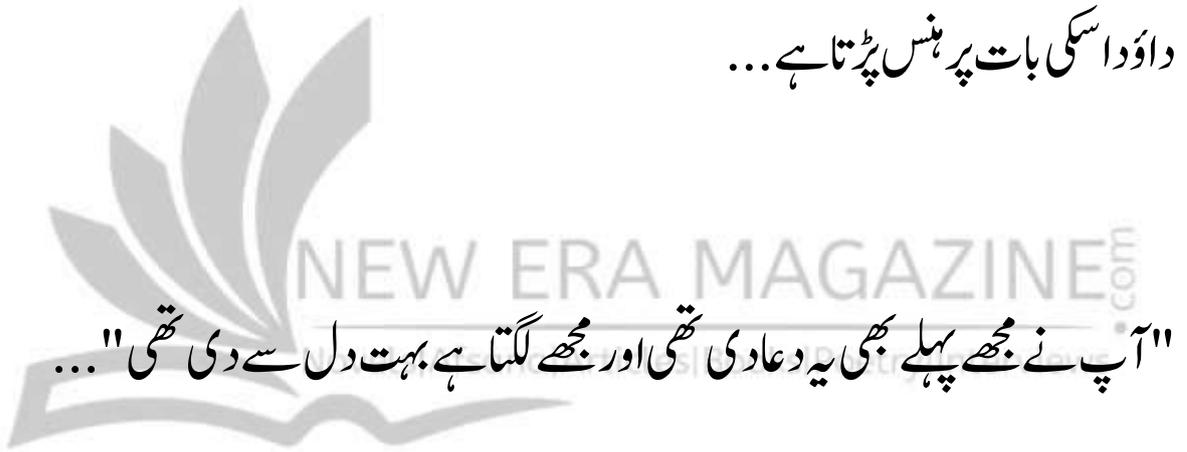
وہ آخری بات چبا کر کہتا ہے....

داؤد افسوس سے سر ہلاتا ہے اور واپس آسمان کی طرف رخ کر لیتا ہے... زر ویزا سے

بہت غور سے دیکھتا ہے جیسے اپنی ذہین آنکھوں سے اسکے اندر اترنا چاہ رہا ہو...

"میری دعا ہے کہ اللہ سے تمہارے مقدر میں لکھ دے..."

داؤد اسکی بات پر ہنس پڑتا ہے...



"آپ نے مجھے پہلے بھی یہ دعا دی تھی اور مجھے لگتا ہے بہت دل سے دی تھی..."

وہ نظریں اسکی طرف موڑتا ہے ایسے کہ اب دونوں آمنے سامنے ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کھڑے ہوتے ہیں زرویز کی آنکھوں میں حیرانی اور الجھن ہوتی ہے۔ جب کہ داؤد خان کی آنکھوں انوکھی اس چمک ہوتی ہے....

"میں کچھ سمجھا نہی..."

"لالہ..... بی جان نے رامین اور میری شادی کی ڈیٹ فکس کر دی ہے..."

زرویہ سنتے ہی پہلے حیران ہوتا ہے اور پھر خوشی سے اسے گلے لگا لیتا ہے...

"میں بہت بہت زیادہ خوش ہوں تمہیں پتا ہے میرے ضمیر سے آج کتنا برا بوجھ اتر گیا ہے..."

"شکریہ لالہ.."

"کس چیز کا..."

"میرے لئے دعا کرنے کا... اور لالہ آپ کو پتا ہے اگلے مہینے کی ڈیٹ فکس ہوئی ہے آپ نے ضرور آنا ہے..."

زرویز کی مسکراہٹ پل میں غائب ہو جاتی ہے...

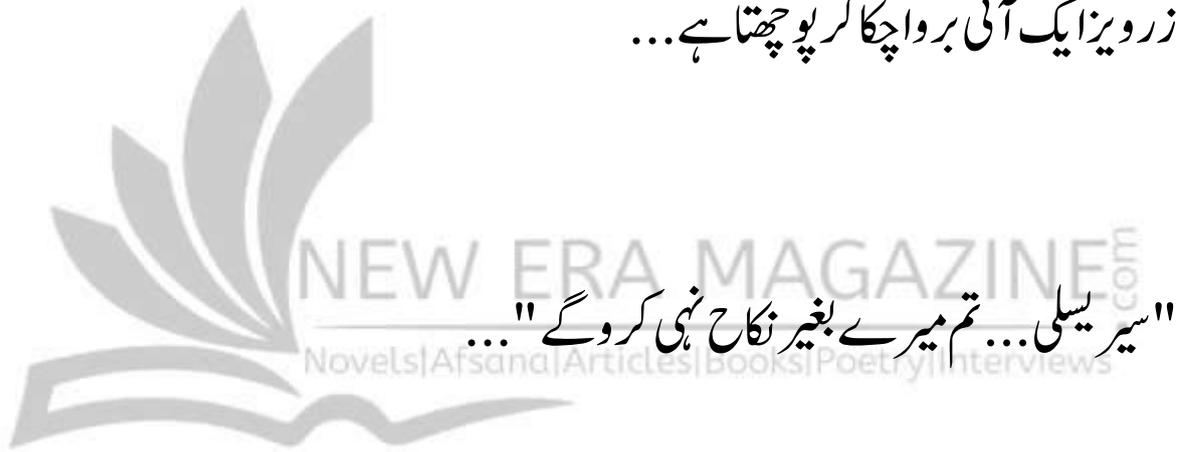
"یہ ناممکن ہے تم جانتے ہو میں نہیں آسکتا میں نے قسم کھائی تھی کہ میں اس گھر میں دوبارہ کبھی قدم نہیں رکھوں گا..."

"لالہ آپ میرے لئے اپنی قسم نہیں توڑ سکتے..."

"داؤد یہ میرے بس میں نہیں..."

"ہر چیز ہمارے بس میں ہوتی ہے لالہ.... اور اگر آپ نہ آئے تو یاد رکھئے گا میں نکاح
نہی کروں گا..."

زرویز ایک آئی برواچکا کر پوچھتا ہے...



"سیر یسلی... تم میرے بغیر نکاح نہی کرو گے..."

"ابب شاید نہ کروں..."

زرویز ہنس پڑتا ہے اور کافی پیتا ہوا اندر چلا جاتا ہے...

داؤد پیچھے افسوس سے سر ہلاتا رہ جاتا ہے...

حیات جلدی جلدی یونی جانے کے لئے تیار ہوتی ہے اس بات سے بے خبر کہ آج کا دن
اسکے لئے کیا طوفان لانے والا ہے....

یونی پہنچ کر وہ سیدھا کلاس میں آتی ہے تو لیکچر سٹارٹ ہو چکا ہوتا ہے وہ سر سے معذرت
کر کے اپنی جگہ پر آ کر بیٹھ جاتی ہے...

وہ لیکچر سن کر مناہل کے ساتھ باہر آ جاتی ہے ...

"یار حیات میرا دل نہیں کر رہا بلکل بھی لیکچر لینے کا کیوں نہ ہم کہیں چلیں شاپنگ وغیرہ
پر..."

پوری یونی میں یہ بات پھیل چکی ہوتی ہے کہ زرویز خان دورانی یونی آرہا ہے اسی لئے لڑکیاں آج خوب تیار ہو کر آتی ہیں اور مناہل بھی اسی لئے اسکو یونی سے نکالنا چاہتی تھی۔ تاکہ ان دونوں کا سامنا نہ ہو پائے۔ حیات کو اس بارے میں بالکل کوئی خبر نہیں ہوتی کیوں کہ وہ کل جلدی چلی جاتی ہے...

"تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا کل بھی جلدی چلی گئی تھی ابھی تو کل کے نوٹس بھی لینے ہیں مجھے پھر لائبریری بھی جانا ہے... اگر جانا ہے تو تم چلی جاؤ میرا تو بالکل ناممکن ہے آج جانا..."

حیات یہ کہ کر آگے بڑھ جاتی ہے۔ اور مناہل پیچھے ہاتھ ملتی رہ جاتی ہے...

حیات سب سے پہلے نوٹس کاپی کروانے آتی ہے جو وہ کلاس فیلو سے لے چکی ہوتی ہے

...

یہاں معمول کے نسبت اتنا رش نہیں ہوتا ...

وہ فوٹوکاپی کروانے کے لئے نوٹس دیتی ہے اور خود شاپ سے باہر کھڑی آسمان کو تکلنے لگتی ہے آج موسم کافی اچھا تھا آسمان کو دیکھ کر ایسا لگتا تھا جیسے کبھی بھی برس پڑے گا

...

دوسری طرف زرویز سہمی اور پوری سیکورٹی کے ساتھ یونی کے لئے نکل جاتا یونی

پہنچ کر اسکا بہت پر تپاک استقبال ہوتا ہے .

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ لوگ اسے یونی کا دورہ کروانے کا کہتے ہیں تو وہ انکار کر دیتا ہے . اور یہ کہتا ہے کہ وہ

یونی کا کیلا دورہ کرنا چاہتا ہے .

زرویز شاید یونی کا دورہ کرنے نہیں بلکہ کسی کو ڈھونڈنے جاتا ہے ...

چلتے چلتے وہ ویران سی جگہ پر آ جاتا ہے جہاں اکاڈا اسٹوڈنٹس ہوتے ہیں . ایک لڑکی

آسمان پر نظریں جمائے کھڑی ہوتی ہے .

اسے دیکھ کر اسکا سانس رک جاتا ہے اسے لگتا ہے وہ اگلا سانس نہیں لے پائے گا . وہ اپنا ہاتھ اپنے دل پر رکھتا ہے اسکی نظروں میں آج بھی اسے دیکھنے کی تاب نہیں ہوتی

وہ اسکے قریب قدم بڑھاتا ہے . ایک , ایک کر کے اسے لگتا ہے جیسے اسکی سانسیں مدھم ہو رہی ہوں وہ لڑکی کسی کی آہٹ پر پیچھے مڑ کر دیکھتی ہے جیسے ہی وہ لڑکی پیچھے مڑتی ہے زرویز کو صرف اسکی سبز آنکھیں دکھائی دیتی ہے .

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ خوبصورت

سبز کانچ آنکھوں

والی لڑکی اسکے

سامنے ہوتی ہے ...

اسکے بلکل سامنے

وہ بلکل نہی

بدلی تھی آج بھی

ویسی ہی تھی

حسین سوائے اسکی

آنکھوں کے خالی

پن کے، ان میں

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|، پینتی نفرت کے

سردپنے کے جو

اس کے لئے برداشت

کرنا مشکل ہوتا

ہے ... وہ سبز آنکھوں

والی لڑکی اسی وقت



مڑ جاتی ہے...

وہ اسے روکنا چاہتا

ہے مگر روک نہیں پاتا...

حیات اسکے سامنے سے گزر کر چلی جاتی ہے.... اسے آس پاس کیا ہو رہا ہے کچھ سنائی
 نہی دے رہا ہوتا وہ صرف اس جگہ کو دیکھ رہا ہوتا ہے جہاں سے وہ گزر کر گئی تھی.
 منظر دھندلا ہوتا ہے. وہ آنکھوں میں آئی نمی صاف کرتا ہے تو جیسے اسے ہوش آتا ہے
 اسے سامنے سے آتا سمی دکھائی دیتا ہے....

"یار تم یہاں کیا کر رہے ہو ہم کب سے تمہیں ڈھونڈ رہے ہیں. اور تم ہو کے..."

اسکے الفاظوں کو ایک دم بریک لگتی ہے.

"کلیا ہوا ہے خان تمہارے آنکھوں میں یہ نمی کیوں ہے؟"

"سسمی وہ..."

"وہ کیا؟"



"کچھ نمی میں جا رہا ہوں سب کچھ سنمہال لیو..."

زریزیہ کہتے ہی چلا جاتا ہے...

اور سہمی اسے آوازیں دیتا رہ جاتا ہے .

"یہ شخص ہمیشہ مجھے ایسے ہی اکیلا چھوڑ کر چلا جاتا ہے اب یہ بھی تمہیں ہی سنبھالنا
پڑے گا سہمی صاحب!"



سہمی بڑبڑاتا ہوا چلا جاتا ہے.

زر ویزا سے پوری یونی میں ڈھونڈتا ہے لیکن وہ اسے کبھی نہیں ملی... یہاں تک کہ وہ
سڑک پر آ جاتا ہے وہ بھی بغیر سکیورٹی کے...

اس وقت اگر کوئی اسے ایسے دیکھ لیتا تو یقین نہ کرتا...

جب اسے وہ کہیں نہی ملتی تو وہ وہیں سڑک کے کنارے بیٹھ جاتا ہے...

حیات سیدھا گھر آتی ہے اور آتے ہی اپنے کمرے میں چلی جاتی ہے۔

بیگ بیڈ پر پھینک کر خود بیڈ کے کراؤن کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ جاتی ہے... آنسو اسکے گالوں پر بہ رہے ہوتے ہیں...

وہ آنکھیں بند کر کے ماضی میں کھو جاتی ہے...

ماضی؛

"حیات و حیات بیٹا اٹھو صبح ہو گئی ہے کیا بنے گا تمہارا ہزار بار کہا ہے رات کو جلدی سو
جایا کرو بیٹا لیکن نہی"

"باباجان اٹھ گئی میں"....

باباجان پر دے ہٹاتے ہوئے کہتے ہیں کہ وہ اٹھتی ہوئی انکی بات کے بیچ میں بول پڑتی
ہے...
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Arsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میری جان جلدی سے اٹھو کالج کے لئے دیر ہو رہی ہے مجھے بھی ایک میٹنگ میں جانا
ہے"....

"او کے بابا اٹھ گئی"....

وہ اٹھتی ہوئی واشر روم چلی جاتی ہے اور بابا جان مسکراتے ہوئے باہر کی طرف رخ کرتے ہیں۔

وہ تھوڑی دیر بعد واشر روم سے باہر نکلتی ہے تو کالج کے کپڑوں میں ریڈی ہوتی ہے...

باہر آتے ہی اپنے بال بنا کے بیگ میں چیزیں ڈالتی ہے اور نیچے چلی جاتی ہے جہاں بابا جان ڈاننگ ٹیبل پر اسکا انتظار کر رہے ہوتے ہیں ...

اسے دیکھ کر کہتے ہیں ..

"آ جاؤ بیٹا جلدی سے آ کر ناشتہ کر لو" ...

وہ کرسی کھینچ کر بیٹھ جاتی ہے...

"حیات آپکی ٹرپ کب جا رہی ہے..."

"باباجان پلزمیں ہر گز کسی ٹرپ پر نہیں جا رہی... میرا بلکل دل نہیں..."

"ارے میں نے آپکو سمجھایا تھا نہ ایسے نہیں کرتے آپکو جانا چاہیے ہمیشہ تو ہر جگہ جاتی ہو
 اب پتا نہیں کیا ہو گیا ہے..."

حیات منہ بنا کر ناشتہ کر رہی ہوتی ہے ناشتہ چھوڑ کر انکی طرف دیکھتی ہے.

"باباجان آپکو پتا ہے میں ہمیشہ بڑے شوق سے جاتی ہوں ٹرپ پر مگر اس بار دل نہیں کر
 رہا عجیب سا لگ رہا ہے..."

"بیٹا جی بہانے بنانے کی بلکل ضرورت نہیں ہے میں کچھ نہیں سنوں گا... یہ بتاؤ اب کب جانا ہے؟"

"پر سوں جانا ہے..."

باباجان سر ہلا کر اٹھ جاتے ہیں حیات بھی انکے پیچھے پیچھے باہر آ جاتی ہے باباجان اسے کالج چھوڑ کر اپنے آفس چلے جاتے ہیں.... اور حیات کالج کے اندر چلی جاتی ہے....

حیات ایک معصوم سی لڑکی ہوتی ہے لیکن ڈرپوک بلکل نہیں ہوتی وہ ہر چیز کا مقابلہ بہادری سے کرتی ہے اسے مشکل راستے پسند ہوتے ہیں کیوں کہ وہ کہتی ہے کہ آسان راستوں پر چلنے والے لوگ کبھی کامیاب نہیں ہوتے. حیات کی پیدائش پر اسکی ماما کا انتقال ہو جاتا ہے اسکے بابا نے اسے اکیلے پالا ہوتا ہے وہ دوسری شادی نہیں کرتے کیوں

کہ وہ اپنی بیوی سے محبت کرتے تھے انہوں نے اپنی بیٹی حیات کو کبھی ماں کی کمی محسوس
نہی ہونے دی اسی لئے حیات بھی انکے بہت قریب ہوتی ہے...

وہ کلاس میں انٹر ہوتی ہے تو اسے پہلی سیٹ پر مناہل بیٹھی نظر آجاتی ہے وہ دونوں بچپن
سے ساتھ تھیں اور اسکے ساتھ والی سیٹ خالی ہوتی ہے وہ مسکراتے ہوئے اسکے ساتھ
جا کر بیٹھ جاتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
"ابھی بھی آنے کی کیا ضرورت تھی ابھی بھی نہ آتی تم"...

"سوری یار... ویسے اتنی دیر بھی نہیں ہوئی... ابھی تو لیکچر بھی سٹارٹ نہیں ہوا"...

"یار پلزز ٹرپ والے دن جلدی آجانا"...

"ہاں ہاں آجاؤں گی..."

لیکچر سٹارٹ ہو جاتا ہے تو وہ دونوں بھی خاموش ہو کر لیکچر سننے لگتی ہیں...



یہ سوات کے ایک پوش علاقے کا منظر ہے جہاں خان حویلی اپنی پوری شان و شوقت سے براجمان تھی... حویلی کافی پرانی تھی لیکن اسے دیکھ کر ایسا لگتا تھا کہ یہاں کے مکینوں نے اسکو جدید طرز سے تعمیر کروایا ہو... اور اس حویلی کا بہت خیال رکھا جاتا ہے۔ حویلی کے اندر جائیں تو یہاں ایک ہلچل مچی ہوئی تھی جیسے کسی کے آنے کا انتظار ہو رہا ہو بی جان ہر کسی کو حکم دے رہی تھی۔ کبھی ملازموں کو ادھر دورا

رہی تھی کبھی ادھر...

انکی بہوئیں بھی کچن میں کام کر رہی تھیں کہ اچانک باہر سے شور اٹھتا ہے۔ بی جان باہر

کی طرف قدم بڑھاتی ہیں

اور انکے پیچھے لائے بھی جاتی ہے

باہر سے گاڑی کے ہارن کی آوازیں اوپر والے کمرے تک صاف پہنچ رہی ہوتی ہیں۔ وہ

جو ابھی کمرے سے باہر نکلنے کے لئے کھڑی ہوتی ہے گاڑی کے ہارن کی آواز سن کر

کھڑکی کی طرف بڑھتی ہے اور پردہ ہٹاتی ہے.....

جیسے ہی نظر نیچے پڑتی ہے۔ تو اسکی سانسیں تھم جاتی ہیں۔ چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ ہوتی ہے۔

وہ فوراً اپنے قدم نیچے کی طرف بڑھاتی ہے۔ جہاں سب زرویز خان دورانی سے مل

رہی ہوتے ہیں۔ وہ بی جان کے پیچھے آکر کھڑی ہو جاتی ہے...

زرویز اپنی بی جان سے ملنے کے بعد ایک ایک کر کے سب سے ملتا ہے

"ارے بھئی اب لالہ کو تھوڑی دیر آرام کرنے دیں تھک گئے ہوں گے وہ..."

داؤد سب سے کہتا ہے تو سب اسکی بات سے اتفاق کرتے ہوئے اسے آرام کرنے کا کہتے ہیں تو وہ بھی آرام کرنے کی غرض سے اپنے روم کی طرف چلا جاتا ہے...

اپنے روم میں آکر وہ فریش ہوتا ہے۔ اور بیڈ پر آکر کچھ میلز چیک کرنے لگتا ہے کہ اتنے میں دروازہ ناک کر کے لائے اندر آتی ہے۔

"لالہ بی جان اور سب کھانے پر آپکا انتظار کر رہے ہیں آپ جلدی سے آجائیں..."

"ٹھیک ہے بچہ تم چلو میں آ رہا ہوں..."

"جی لالہ.."

لائبہ یہ کر روم سے باہر چلی جاتی ہے...

اور زرویز بھی فون سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر باہر نکل آتا ہے...

زرویز اس گھر میں سب سے لاڈلہ ہوتا سب اسکی ہر بات مانتے ہیں یہاں تک کہ بی
جان بھی اور جب کوئی اسکی بات نہیں مانتا تو وہ اس سے دور چلا جاتا ہے اسی لئے ہر ایک کو
اسکی بات ماننا پڑتی ہے...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور اپنی اسی زد کی وجہ سے وہ حویلی سے دور اسلام آباد میں جا کر رہنے لگا یہاں تک کہ
وہاں پر اپنا بزنس شروع کیا جسے اسنے اپنی قابلیت اور محنت سے بلندیوں پر پہنچایا ...
اسکو حویلی کی رسموں رواج سے سخت نفرت ہوتی ہے۔ اسی لئے وہ ہر چیز سے دور چلا
جاتا ہے...

اس گھر میں بی جان کے ہر فیصلے کی عزت کی جاتی کوئی بھی کام ہو تو پہلے بی جان سے مشورہ لیا جاتا ہے بی جان نے اس گھر کے مکینوں کو جوڑ کر رکھا ہوا تھا لیکن کون جانتا ہے کہ کب تک یہ جڑے رہتے ہیں...

بی جان کے دو بیٹے جس میں بڑا بیٹا (فیاض خان دورانی) اور چھوٹا بیٹا (جہانگیر خان دورانی) تھا اور ایک بیٹی (پلو شا خان) بیٹوں کی شادی انہوں نے خاندان میں ہی کی تھی فیاض خان اور جہانگیر خان کی پھوپھو کی بیٹیوں سے... بی جان کی بہویں چونکہ آپس میں بھینیں تھی

اسی لئے دیورانی جیٹھانی بن کر اس گھر کو بھی جوڑے رکھتی ہیں.

جب کہ بیٹی کی شادی بھی انہوں نے رشتے داروں میں ہی کی تھی.

فیاض خان اور جہانگیر خان کے ہاں بیٹوں کی پیدائش ہوتی ہے. بی جان اپنے بڑے

پوتے کا نام زرویز خان دورانی جبکہ چھوٹے پوتے کا نام خضر خان دورانی رکھتی ہیں ان دونوں کی عمر میں زیادہ فرق نہیں ہوتا صرف 1 ہفتے کا فرق ہوتا ہے۔

اسکے دو سال بعد ہی فیاض خان کے ہاں دوبارہ بیٹی کی پیدائش ہوتی ہے۔ جس کا نام وہ داؤد خان رکھتے ہیں۔

اور اسکے تین سال بعد پلوشہ خان کے ہاں بیٹی کی پیدائش ہوتی ہے جس کا نام سبکی رضا مندی سے رامین رکھ دیا جاتا ہے۔

کچھ دنوں بعد ہی فیاض صاحب کے ہاں ننھی پڑی کی پیدائش ہوتی ہے جس کا نام لائبہ خان رکھا جاتا ہے۔

لائبہ خان کی پیدائش کا سن کر پلوشہ خان اپنے شوہر اور بیٹی کے ساتھ خان حویلی کے

لئے نکلتے ہیں لیکن پہنچ نہیں پاتے انکی کار کو بہت برا حادثہ پیش آجاتا ہے معجزاتی طور پر
 رامین خان بچ جاتی ہے لیکن اسکے ماں باپ دونوں خالقِ حقیقی سے جاملتے ہیں۔

تب سے ہی رامین کی زمیڈاری اسکے دوھیال والوں کی رضامندی سے بی جان اٹھالیتی
 ہیں ...

تبھی سے رامین خان اسی حویلی کی بیٹی بن کر انکے ساتھ رہتی تھی ...
 اسکی زندگی کا ہر فیصلہ بی جان کرتی تھیں جس کا اختیار اسنے خود بی جان کے ہاتھ میں دیا
 ہوا تھا۔

زرویز سب کو سلام کر کے چیئر دھکیل کر بیٹھ جاتا ہے ...
 اسکے آتے ہی سب کھانے کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ بی جان کی ایک سائیڈ پر رامین
 اور دوسری طرف زرویز بیٹھا تھا ...

زرویز کے بابا اسکے ساتھ بیٹھے ہوتے ہیں....

"تمہارا کام کیسا چل رہا ہے زرویز؟"

"اللہ کا شکر بابا بہت اچھا چل رہا ہے بلکہ انشاء اللہ بہت جلد لندن میں نئی کمپنی کھولنے جا رہا ہوں..."

"ارے یہ تو بہت اچھی بات ہے بہت مبارک ہو تمہیں..."

"زرویز خان میں نے تمہیں کہا تھا کہ اپنا سارا بزنس یہیں سیٹ کرو اور تم ہو کے باہر بھی پھیلا رہے ہو..."

بی جان اپنی بار و عب آواز میں پوچھتی ہیں...

زرویز پانی کا گلاس منہ سے لگاتا ہے اور پھر بی جان کی طرف دیکھتا ہے...

"بی جان آپ جانتی ہیں یہاں میرا کام نہیں چلے گا اور آپکو تو خوش ہونا چاہیے کہ آپ کا پوتا ترقی کرتا جا رہا ہے..."

"میں ضرور خوش ہوتی اگر تم اس خاندان سے نکلنے کی کوشش نہ کرتے..."

"میں اس خاندان سے نکلنے کی کوشش نہیں کر رہا لیکن مجھے لگتا ہے کہ آپ مجھے اس خاندان سے بدگمان کر کے چھوڑیں گی..."

"میں نے تمہاری اور راین کی منگنی اگلے ہفتے طے کر دی ہے..."

بی جان اچانک ہی زرویز کے سر پر بم پھینکتی ہیں لیکن زرویز ہتھے سے اکھڑ جاتا ہے وہ
ایک دم سے کھڑا ہو جاتا ہے....



"یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں بی جان..."

"بی جان یہ بات ہم بعد میں بھی کر سکتے تھے ابھی تو وہ آیا ہے..."

زرویز کے بابا فوراً بولتے ہیں..

"کبھی نہ کبھی تو بتانا تھا نہ تو آج کیوں نہیں..."

"تو اب سمجھ آیا کہ آپ لوگ میرے یہاں آنے پر اتنا اصرار کیوں کر رہے تھے
..... لیکن بی جان آپ میری بات بھی سن لیں میں یہ منگنی نہیں کروں گا یہ بات میں
آپ کو پہلے بھی بتا چکا ہوں اب بھی بتا رہا ہوں..."

"کیوں، کیوں نہیں کرو گے ہاں... اور بچپن سے تم دونوں کی نسبت طے ہے تو منگنی
کرنے میں کیا حرج ہے..."

بی جان کی آواز بلند ہو جاتی ہے۔

"میں نے تو کبھی یہ رشتہ بھی نہیں مانا میں نے ہمیشہ رامین کو اپنی بہن سمجھا ہے..."

راہین مشکل سے اپنے آنسو روکے بیٹھی ہوتی ہے جبکہ باقی سب دم سادھے انہیں سن رہے ہوتے ہیں۔

"تمہارے ماننے یا نہ ماننے سے فرق نہیں پڑتا زرویز کیا تم... کسی اور کو پسند کرتے ہو..."



"نہی بی جان میں کسی کو پسند نہیں کرتا لیکن میں یہ منگنی بھی نہیں کروں گا.... اور ویسے بھی میں یہاں صرف ایک دن کے لئے آیا تھا کیوں کہ کل میری امپورٹنٹ میٹنگ ہے اور میں کل صبح ہوتے ہی واپس چلا جاؤں گا"

"تم کہیں نہیں جاؤ گے۔ بلکہ اپنا سارا بزنس یہیں سیٹ کرو گے اور راہین سے شادی بھی

کرو گے۔"

"دیکھتے ہیں کون کیا کرتا ہے۔"

وہ یہ کہ کر رکتا نہیں ہے اور لمبے لمبے ڈگ بھر کر چلا جاتا ہے۔



جبکہ بی جان اسکی حرکت پر بل کھا کر رہ جاتی ہیں۔

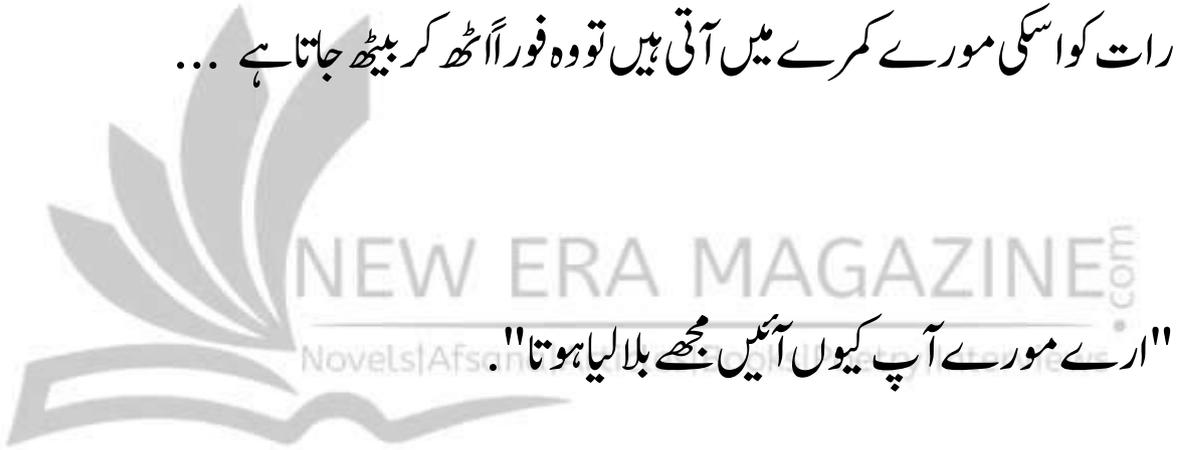
زرویز اپنے کمرے میں آ کر کسی کو فون کرتا ہے اور کل صبح کی ٹکٹ بک کرواتا ہے وہ ایسا

ہی تھا اگر کوئی اسکی بات نہ مانتا تو وہ انسے دور چلا جاتا تھا....

باہر تو کسی میں اتنی جرات نہی تھی کہ زرویز خان کی بات سے انکار کرے۔

زرویز بیڈ پر آکر چت لیٹ جاتا ہے... رات کب ہوتی ہے اسے پتا بھی نہی چلتا...

رات کو اسکی مورے کمرے میں آتی ہیں تو وہ فوراً اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے...



"ارے مورے آپ کیوں آئیں مجھے بلا لیا ہوتا..."

"نہی مجھے تم سے بات کرنی تھی اسی لئے آگئیں..."

"اچھا آئیں نہ آپ کھڑی کیوں ہیں بیٹھیں آکر..."

وہ مورے کا ہاتھ پکڑ کے انہیں اپنے سامنے بیٹھاتا ہے۔

"یہ تم کیا کر کے آئے ہو نیچے؟؟"

"کیا کر کے آیا ہوں..."

زرویز جانتا تھا کہ مورے کس بارے میں بات کر رہی ہیں لیکن پھر انجان بن کر پوچھتا

ہے....

"خان تم اچھے سے جانتے ہو میں کس بارے میں بات کر رہی ہوں.... تم جب کسی کو

پسند نہیں کرتے تو کیوں رامین سے شادی کے لئے ہاں نہیں کر دیتے..."

"کیوں کہ وہ میری قسمت میں نہیں ہے اسکی قسمت کہیں اور لکھی ہے اور میری کہیں
اور"

"اور یہ تم اتنے یقین کے ساتھ کیسے کہہ سکتے ہو" ...

"کیا آپ نہیں جانتی" ...



مورے اچانک چپ ہو جاتی ہیں پھر کچھ سوچ کر کہتی ہیں ...

"کیا پتا اس بار تمہارا خواب سچ نہ ہو" ...

مورے کی آواز دھیمی ہوتی ہے ...

"میں بچپن میں ہمیشہ یہی کہا سوچتا تھا کہ شاید اس بار یہ خواب سچ نہ ہو مگر ایسا کبھی نہیں ہوتا... تو اب کیسے یہ سوچ لوں..."

"تمہیں یقین ہے اس بات پر..."

"مورے سچ کہوں تو اس بار میں یقین کرنا چاہتا ہوں... وہ لڑکی مجھے بھولتی نہیں ہے جو میرے خواب میں پچھلے پانچ مہینوں سے آرہی ہے..."

مورے اسکو فکر مندی سے دیکھتی ہیں...

"تم ایک سیراب کے پیچھے بھاگ رہے ہو بیٹا کہیں یہ نہ ہو تمہارے ہاتھ خالی رہ جائیں..."

"اللہ نہ کرے مورے آپ دعا کریں نامیرے لئے ماں کی دعا میں تو بہت طاقت ہوتی ہے نہ... اور اگر یہ سیراب ہے بھی تب بھی بہت حسین ہے..... میں بھاگنا چاہوں گا اس کے پیچھے..."

"اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے..."



انہوں نے دل سے دعا دی تھی... مورے اٹھ کر چلی جاتی ہیں تو وہ بھی سونے کے لئے لیٹ جاتا ہے...

حیات اپنے بیڈ پر لیٹی مناہل سے فون پر بات کر رہی ہوتی ہے...

"یار مناہل میرا بلکل دل نہی ہے جانے کا لیکن بابا نے ایک ضروری میٹنگ میں آوٹ
اوف سٹی جانا ہے اس لئے وہ کہہ رہے تھے کہ میں ٹرپ پر چلی جاؤں پورا دن وہاں گزر
جائے گا..."

اور اسکے بعد تمہارے ساتھ تمہارے گھر چلی جاؤں گی"....

"یار ٹھیک تو ہے اپنے دل کو سننا چھوڑو اور صرف میری سنو پہلے تو تم ساری ٹرپس پر
جاتی تھی اب کیا مسئلہ ہوا ہے..."

"پتا نہی یار ایسے ہی دل گھبرا رہا ہے..."

"یار چل کرو کچھ نہی ہوتا فضول کے خدشے اپنے ذہن سے نکال دو..."

"ہممممم" ...

وہ یہ کہ کر فون بند کر دیتی ہے ...

کل اسنے ٹرپ پر جانا تھا لیکن اسکو عجیب سا احساس گھیرے ہوئے تھا . وہ بیڈ پر سونے کے لئے لیٹ جاتی ہے لیکن نیند اسکی آنکھوں سے کوسوں دور تھی ...



اس لڑکی کی پشت

اسکی طرف ہوتی

ہے ، اسکے لمبے گھنے

بال اسکی کمر پر

بکھرے ہوتے ہیں

وہ جھک کے اپنی

سفید انگلیوں کی

پوروں سے سامنے

لگے سفید پھولوں کو

چُھور ہی ہوتی ہے...

اسکے جھکنے سے اسکے

چہرے کے سامنے

کچھ آوارہ لٹیں

آجاتی ہے۔ جنہیں

وہ ہاتھوں کی مدد



NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|...

سے پیچھے

کرتی ہے تو اسکا

جگمگاتا چہرہ

واضح ہوتا ہے....

اسکی کھلکھلاہٹ

اسکے کانوں میں

گو نجتی ہے...



NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اچانک ہڑبڑا کر اٹھ جاتا ہے۔ اٹھتے ساتھ سائیڈ ٹیبل پر رکھا موبائل اٹھاتا ہے جس پر
الارم زور و شور سے بج رہا ہوتا ہے۔

وہ الارم بند کر کے واپس سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیتا ہے اور سر ہاتھوں میں پکڑ کے بیٹھ جاتا ہے...

"کون ہو تم جو بار بار میرے خواب میں بنا اجازت آ جاتی ہو۔ آخر کہاں ہو.... اور وہ..... وہ تو میرے گھر کالون تھا وہ بھی اسلام آباد والے... یا اللہ... پانچ مہینوں سے یہ خواب آرہا ہے اور آج غور کیا ہے کہ میرے گھر کالون ہے زبردست..."

وہ اٹھ کر واشروم چلا جاتا ہے اور جب باہر آتا ہے تو بالکل تیار ہوتا ہے اسنے بلیک جینز پر وائٹ شرٹ پہنی ہوتی ہے... جس میں اسکی شخصیت سحر انگیز لگ رہی ہوتی ہے...

وہ باہر آتا ہے تو سب ناشتہ کی ٹیبل پر بیٹھے ہوتے ہیں....

وہ آتا ہے تو سب اسکی طرف متوجہ ہوتے ہیں...

"کہاں جا رہے ہو؟"

سب سے پہلے بابا پوچھتے ہیں....

"میں نے آپ کو بتایا تھا ایک ضروری میٹنگ ہے آج اس لئے واپس جا رہا ہوں.."



"جھوٹ بول رہے ہو تم کوئی میٹنگ نہیں ہے تمہاری... تم صرف اس منگنی سے بچنے

کے لئے جا رہے ہو..."

بی جان سخت لہجے میں کہتی ہیں..

"آپ کو جو سمجھنا ہے وہ سمجھیں بی جان آئی ڈونٹ کیئر" ..

یہ کہ کروہ رکتا نہیں ہے اور سیدھا حویلی سے باہر چلا جاتا ہے ...

جب کے پیچھے بی جان اسکی بد تمیزی پر حیران رہ جاتی ہیں اور اپنی بہو کی طرف دیکھتی ہیں .

"کیا یہ کسی اور کو پسند کرتا ہے مجھے سچ بتانا خانم زرویز جتنی مرضی زد کرے لیکن کبھی مجھ سے بد تمیزی نہیں کرتا لیکن آج آج جس لہجے میں اسنے بات کی ہے وہ بغاوت پر اتر آیا ہے"

مورے انکی طرف دیکھتی ہیں ...

"میں نہیں جانتی بی جان" ...

انکا جواب سن کر بی جان غصے سے اٹھ کر چلی جاتی ہیں۔

اور پیچھے مورے صرف اپنے آپ کو بے بس محسوس کر رہی ہوتی ہیں...



زر ویز خان حویلی کی حدود سے باہر نکل آتا ہے اسکو آج ہی اسلام آباد پہنچ کر میٹنگ
اٹینڈ کرنی تھی وہ ایئر پورٹ پہنچ کر چیک ان کرواتا ہے... کچھ دیر بعد ہی فلائٹ اپنی
منزل کے لئے رواں دواں ہوتی ہے.... کون جانے آج زر ویز خان کو قسمت کہاں
لے جاتی ہے...

حیات اٹھ کر فوری تیار ہو جاتی ہے اور اب ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھ ناشتے سے انصاف کر رہی ہوتی ہے اور باباجان بیٹھے بار بار اپنی کلانی میں بندھی گھڑی دیکھ رہے ہوتے ہیں

...

"حیات مجھے پتا ہے تم جان بوجھ کر دیر کر رہی ہو لیکن میں تمہیں گھر پر اکیلا ہر گز چھوڑ کر نہیں جاؤں گا" ...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیات منہ بنا کر اٹھ جاتی ہے ...

وہ دونوں آگے پیچھے باہر نکلتے ہیں ...

باباجان اسے کالج چھوڑ کر خود چلے جاتے ہیں ...

کالج میں مناہل اسکا انتظار کر رہی ہوتی ہے...

"بڑی جلدی تشریف لے آئیں میڈم"...



کالج والوں نے ٹرپ پر جانے کے لئے بس کا رینج کیا ہوتا ہے کچھ دیر بعد سب بس میں بیٹھ جاتی ہیں اور بس اپنی منزل پر رواں دواں ہوتی ہے حیات نہیں جانتی تھی قسمت اسے کس طرف لے کر جا رہی ہے وہ وقت کی ستم ظریفی سے بے خبر مناہل سے باتیں کر رہی ہوتی ہے....

جیسے ہی زرویزا پورٹ سے باہر نکلتا ہے اسکا ڈرائیور باہر ہی اسکا ویٹ کر رہا ہوتا ہے گاڑی میں بیٹھتے ہی اسکو میٹنگ کے لئے فون آجاتا ہے... کلائنٹ اسے فیصل مسجد کے قریب wild thyme ریسٹورنٹ میں بلاتا ہے وہ اسے 15 منٹ کا کہ کر ڈرائیور کو اشارہ کرتا ہے اور راستے میں ہی ایڈریس بتا دیتا ہے کچھ دیر میں وہ ریسٹورنٹ میں کلائنٹ کے سامنے بیٹھا ہوتا ہے وہ دونوں کافی آرڈر کر کے میٹنگ سٹارٹ کر چکے ہوتے ہیں...



وہ لوگ جیسے ہی فیصل مسجد پہنچتے ہیں مناہل سلفیاں لینے لگ جاتی ہے اور تقریباً باقی لڑکیاں بھی یہی کر رہی ہوتی ہیں وہ بھی ہاتھ میں پکڑا کیمرہ لے کر آگے بڑھ جاتی ہے

...

فیصل مسجد پاکستان کی سب سے بڑی مسجد کہلائی جاتی ہے .. جسے ہم قومی مسجد بھی کہتے ہیں یہ مارگلہ ہلز کے دامن میں واقعہ ہے . فیصل مسجد کا آرکیٹیکٹ ایک ترکش تھا جس کا نام ویدت دیلو کے تھا ...

کہا جاتا ہے اسکے تمام اخراجات لگا کر ٹوٹل \$45 بنتے تھے جس میں سے سعودی گورنمنٹ نے \$28 اور پاکستان گورنمنٹ نے \$17 ادا کیے ... یہاں تصویریں کھینچنے کی اجازت نہیں ہوتی اسی لئے وہ لوگ باہر ہی کھڑے تصویریں اتر رہی ہوتے ہیں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیات آہستہ آہستہ آگے بڑھ رہی تھی اور ہر چیز کو بہت غور سے دیکھ رہی تھی سب نے سب سے پہلے آتے ہی دو نفل ادا کیے تھے اسکے بعد ہر کوئی اپنے طریقے سے مسجد کو گھوم رہا تھا حیات کی نظر باہر پڑتی ہے جہاں ایک سفید رنگ کی بلی باہر کی طرف جا رہی ہوتی ہے . وہ کیمرہ لے کر اسکی طرف بڑھتی ہے اور اسکی چند ایک تصویریں اتارتی ہے

...

بلی رکتی نہیں ہے چلتی جاتی ہے... حیات بھی اسکے پیچھے پیچھے ہی آرہی ہوتی ہے کہ اسے پتا بھی نہیں چلتا اور وہ کب سڑک پر آجاتی ہے....

وہ بلی سڑک کے بیچ میں ہوتی ہے جب کہ ادھر ادھر سے تیز رفتار گاڑیاں آرہی ہوتی ہیں حیات بلی کو سڑک سے اٹھانے کے لئے آگے بڑھتی ہے لیکن جیسے ہی وہ سڑک پر آتی ہے ایک تیز رفتار گاڑی اسکو ٹکرا کر چلی جاتی ہے....

حیات دور جا کر گرتی ہے اسکا سروہاں گرے ایک پتھر سے ٹکرا جاتا ہے جس کی وجہ سے اسکے سر سے خون ابل ابل کے آرہا ہوتا ہے...

لوگ اسکے آس پاس اکٹھے ہو جاتے ہیں لیکن کوئی بھی اسکی مدد نہیں کرتا....

اسی وقت زرویز کا وہاں سے گزر ہوتا ہے وہ جو میٹنگ سے فارغ ہو کر یہاں نماز پڑھنے آیا تھا۔ اور اب نماز سے فارغ ہو کر اپنی گاڑی کی طرف جا رہا تھا بیچ سڑک پر ہجوم دیکھ

کر اس طرف بڑھتا ہے...





زرویز جیسے ہی ہجوم کو چیرتا ہوا آگے بڑھتا ہے اسے سامنے ہی ایک لڑکی خون لت پت
 نظر آتی ہے وہ آس پاس کھڑے لوگوں پر ایک افسوس بھری نظر ڈال کر سامنے لیٹی
 لڑکی کی طرف بڑھتا ہے ...

وہ اس لڑکی پر ایک نظر ڈالے بغیر اسے بازوؤں میں اٹھاتا ہے اور اپنی کار کی طرف بڑھتا
 ہے ...

ڈرائیور سے اپنی طرف آتا دیکھ کر گاڑی کی پچھلی سیٹ کا دروازہ کھول دیتا ہے ...

زر ویز اس لڑکی کو پیچھے لٹا کر خود اسکے پاس بیٹھ جاتا ہے اور ڈرائیور کو ہسپتال کی طرف جانے کو کہتا ہے....

زر ویز کو نہیں پتا ہوتا کہ اس کا دل آج اتنی سپیڈ سے کیوں دھڑک رہا ہے .

گاڑی جیسے ہی ہو اسپتال کے باہر رکتی ہے زر ویز اس لڑکی کو اٹھا کر اندر کی طرف لے جاتا ہے نرس اسکو دیکھ کر ڈاکٹر کو بلاتی ہیں اوو ار ڈبوائے سٹریچر گھسیٹنا ہوا لاتا ہے .

زر ویز سے سٹریچر پر لٹاتا ہے تو ڈاکٹر زاسکو لے کر اندر بڑھ جاتے ہیں اور وہ قریب ہی رکھے بیچ پر ڈھے سا جاتا ہے ...

کچھ دیر بعد اسے نرس باہر آتی دکھائی دیتی ہے...

"سرا نکا بلڈ بہت بہ چکا ہے ہمیں آپریٹ کرنا ہوگا اسکے لئے انکی فیملی میں سے کسی کے سائن چاہیے ہوں گے... آپ انکے کون لگتے ہیں..."

زرویز نرس کی طرف دیکھتا ہے... اسے جلد از جلد فیصلہ لینا تھا وہ جانتا تھا ہسپتال والے کیسے ہوتے ہیں جب تک کوئی پیشینگی گرانٹی نہیں دے گا وہ آپریشن سٹارٹ نہیں کریں گے چاہے مریض کی زندگی ہی کیوں نہ داؤ پر لگ جائے...

وہ فیصلہ کر چکا تھا وہ جلدی سے نرس کے ہاتھوں سے پین لیتا ہے اور پیپر زپر سائن کر دیتا ہے.... اور واپس اسے پکڑتا ہے تو نرس اسی کو دیکھ رہی ہوتی ہے...

"بیوی ہے وہ میری..."

نرس حیران ہوتی ہے لیکن پھر اپنی حیرانگی چھپاتے ہوئے واپس آپریشن تھیٹر میں چلی جاتی ہے....

جب کہ پیچھے زرویز سر ہاتھوں میں گرا کر بیٹھ جاتا ہے اسے سمجھ نہیں آرہی ہوتی کہ اسے کیا کرنا چاہیے، کیا اسنے سہی کیا بھی یا نہیں...

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وقت تیزی سے گزر رہا ہوتا ہے... دو تین گھنٹے بعد ڈاکٹر زباہر آتے ہیں...

تو وہ اٹھ کر انکے پاس آتا ہے...

"ڈاکٹر صاحب اندر جو پیشینٹ ہیں کیسی ہیں وہ؟"

"دیکھئے ہم نے اپنی طرف سے پوری کوشش کی... انکے سر پر بہت گہری چوٹ آئی ہے اور بلڈ بھی بہت بہ گیا ہے اسی لئے ہمیں فوری آپریشن کرنا پڑا اور اب".....

ڈاکٹر صاحب زرویز کو اسی سے دیکھتے ہیں.



اب کیا... ڈاکٹر" ..

"وہ تو ما میں چلی گئی ہیں"...

"کیا".....

وہ حیرانی سے کہتا ہے ...

"اور اسے ہوش کب تک آسکتا ہے..."

"اس بارے میں تو ہم کچھ نہیں کہہ سکتے کیا پتا کل آجائے ہفتے بعد آئے.. مہینے بعد آئے یا پھر ر... سال بعد کچھ کہا نہیں جاسکتا... کہ انہیں ہوش آنے کے بعد کچھ یاد بھی آتا ہے یا نہیں..."

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"مطلب؟"

زرویز جلدی سے پوچھتا ہے.

"مطلب یہ کہ انکی یاداشت جانے کا بھی خدشہ ہے۔"

"My goodness "

وہ زیر لب بڑبڑاتا ہے۔



NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Journals
"آپکا بہت شکریہ ڈاکٹر صاحب!"

وہ ڈاکٹر سے ہاتھ ملا کر ریسپشن

پر آتا ہے اور وہاں ساری فیس جمع کروا کر جیسے ہی مڑتا ہے تو سامنے ڈرائیور کھڑا ہوتا ہے

وہ سوالیہ نظروں سے اسکی طرف دیکھتا ہے..

"سر میں واپس ایکسیڈنٹ والی جگہ پر گیا تھا کہ شاید اس لڑکی کے بارے میں کچھ پتا چل جائے تو وہاں پر کچھ لوگوں نے یہ پرس دیا ہے . سر شاید اس میں اس لڑکی کا کوئی ایڈریس ہو جس سے پتا چل جائے کہ وہ کہاں رہتی ہے؟"

ڈرائیور زرویز کی طرف پرس پکڑتا ہے . لیکن زرویز اس کے ہاتھوں سے پرس نہیں لیتا

...



NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بلکہ ماتھے پر بل ڈال کر دیکھتا ہے .

"میم" ..

ڈرائیور حیران ہوتا ہے ..

"میم کہو اسے" ..

وہ دانت پیس کر کہتا ہے۔

ڈرائیور گڑ بڑا جاتا ہے ..



زر ویز اس سے پرس پکڑتا ہے اور اسکو جانے کا اشارہ کرتا ہے ...

وہ چلتا ہوا ICU کے دروازے تک آتا ہے اسکے شیشے سے اندر کی طرف دیکھتا ہے

جہاں وہ نازک سا وجود مشینوں میں جکڑا ہوتا ہے اسکے دل کو کچھ ہوتا ہے وہ دروازہ

کھول کر اندر آتا ہے

وہ نہیں جانتا تھا کہ اسکو ڈرائیور کا اس طرح سے بات کرنا اچھا کیوں نہیں لگا، اسے نہیں معلوم تھا کہ آخر اس لڑکی میں ایسی کون سی کشش ہے جو وہ اسکی طرف کھنچتا چلا جا رہا

... ہے

وہ قدم قدم اسکی طرف بڑھاتا ہے... اور اسکے بیڈ کے سائڈ پر رکھے صوفہ پر بیٹھ جاتا

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

... ہے

پرس اب بھی اسکے ہاتھ میں ہوتا ہے... وہ ایک نظر سامنے لیٹے وجود کی طرف دیکھتا ہے۔ پھر پرس کھولتا ہے۔ پرس میں آئی ڈی کارڈ کچھ پیسے اور اسکے فون کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا...

وہ آئی ڈی کارڈ اپنی نظروں کے سامنے کرتا ہے ... جس پر لکھا ہوتا ہے۔

نام ; حیات سکندر

عمر 19; سال

وہ آئی ڈی کارڈ واپس پرس میں ڈال دیتا ہے ...
 اور فون کو کچھ دیر ہاتھوں میں پکڑے دیکھتا رہتا ہے ... پھر اسے اون کرتا ہے لیکن
 اس پر پاس ورڈ لگا ہوتا ہے وہ حیات ٹرائی کرتا ہے رانگ پاس ورڈ لکھا آتا ہے وہ
 سکندر ٹرائی کرتا ہے مگر وہ بھی غلط ہوتا ہے ...

وہ فون کو واپس پرس میں ڈال دیتا ہے اور باہر نکل آتا ہے ...

وہ ہو سپٹل سے باہر آ کر پارکنگ ایریا میں آتا ہے اور گاڑی میں بیٹھ کر ڈرائیور سے گھر جانے کا کہتا ہے.... اور خود گاڑی کی سیٹ کے ساتھ ٹیک لگا کر آنکھیں موند لیتا ہے

....

کچھ دیر میں ہی وہ گھر پہنچ جاتے ہیں.... گاڑی رکنے پر وہ آنکھیں کھول کر دیکھتا ہے... تو سامنے ہی خان ہاؤس کی تختی لگی نظر آتی ہے اور اتنے میں واچ مین دروازہ کھول

دیتا ہے۔
 NEW ERA MAGAZINE
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
 ڈرائیور کار اندر کھڑی کرتا ہے...

زرویڈرائیور کو حیات کا فون کھلوانے کا کہ کر اندر چلا جاتا ہے....

آج کا دن اسکے لئے بہت تھکا دینے والا تھا .

منابہل اور کالج والے اسکو ہر جگہ تلاش کر چکے ہوتے ہیں لیکن اسکا کوئی سراغ نہیں ملتا

...

کالج والے تھک ہار کے اسکے بابا کو فون کر دیتے ہیں سکندر صاحب بھی سنتے ہی فوراً سے آجاتے ہیں...

اور آتے ہی کالج والوں کو خوب سناتے ہیں وہ بھی اپنی طرف سے ہر کوشش کر لیتے ہیں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

...

یہاں تک کہ پولیس میں بھی رپورٹ درج ہو جاتی ہے۔ سکندر صاحب ایک دن میں نڈ حال ہو جاتے ہیں وہ یہ سوچ سوچ کر پریشان ہو رہے ہوتے ہیں کہ انکی بیٹی کہاں اور کس حال میں ہوگی....

دو دن گزر جاتے ہیں لیکن حیات کا کچھ پتا نہیں چلتا....

دوسری طرف زرویز صبح سے شام اپنے کاموں میں الجھا رہتا اور شام میں حیات کے پاس آتا اور ہمیشہ وائٹ فلاورس کا بو کے لایا کرتا تھا..... وہ گھنٹوں اسے بیٹھ کر دیکھا کرتا تھا.... دن گزرتے جا رہے تھے زرویز کو اس سے خاص قسم کی اٹچمنٹ ہو گئی تھی اسے وہ چھوٹی اور معصوم سی دکھنے والی لڑکی اچھی لگنے لگی تھی اسے اپنی کیفیت سمجھ نہیں آرہی تھی...

وہ اس فون کے بارے میں مکمل طور پر بھول چکا تھا جو ڈرائیور نے اسے کچھ دن پہلے ہی واپس لا کر دیا تھا... اور وہ اسے اپنے کمرے کی الماری میں رکھ کر بھول چکا تھا...

ایک مہینہ گزر گیا تھا لیکن سکندر صاحب کو اب تک حیات کے بارے کچھ پتا نہ چل سکا اسے زمین کھا گئی یا آسمان کسی کو پتا نہ چل سکا سکندر صاحب اپنی جان سے پیاری بیٹی کے

غم میں مرجھائے جا رہے تھے . مناہل اکثر انکے پاس آتی رہتی انہیں حوصلہ دیتی رہتی
... لیکن اس سے زیادہ وہ کر بھی کیا سکتی تھی وہ تو خود بہت پریشان تھی....

کہ اسکی دوست اچانک کہاں چلی گئی....

اسکے بار بار منا کرنے کے باوجود سکندر صاحب اور مناہل نے اسے ٹرپ کے لئے
رضامند کیا شاید حیات پہلے سے ہی کسی انہونی ہونے کے بارے میں جان گئی تھی....



زر ویز اپنے آفس میں بیٹھا ایک میٹنگ اٹینڈ کر رہا تھا...

جب اسے ہو اسپتال سے کال آتی ہے وہ فون کان سے لگاتا ہے تو دوسری طرف سے جو
کہا گیا ہوتا ہے اسے سن کر زرویز اپنی چیئر سے کھڑا ہو جاتا ہے اور میٹنگ بیچ میں چھوڑ کر

باہر کی طرف بھاگتا ہے

ہو سپٹل پہنچ کر زرویزیدھا روم

42

میں آتا ہے

جیسے ہی وہ اندر داخل ہوتا ہے وہ لڑکی بیڈ کے ساتھ ٹیک لگائے آنکھیں موند کر بیٹھی
ہوتی ہے اور ڈاکٹر اور نرسز اسکے آس پاس کھڑی ہوتی ہیں۔

ڈاکٹر کی نظر جیسے ہی زرویز پر پڑتی ہے وہ اسکی طرف بڑھتے ہیں اور اسے اپنے پیچھے
آنے کا اشارہ کرتے ہیں...

وہ دونوں روم سے باہر آکر قدرے سائیڈ پر کھڑے ہو جاتے ہیں...

"شکر آپ آگئے ہم نے انکو انکے ایکسیڈنٹ کے بارے میں بتایا ہے اور یہ بھی بتایا ہے کہ آپ ان کے ہسپتال ہیں لیکن وہ کہتی ہیں انہیں کچھ یاد نہیں.... یہاں تک کے اپنا نام بھی نہیں..."

زرویزنا سمجھی سے ڈاکٹر کی طرف دیکھتا ہے .



"یعنی کے ہمارا ڈریسج ہو گیا ہے... وہ اپنی یادداشت کھو چکی ہیں انکے سر پر بہت گہری چوٹ آئی ہے جس کی وجہ سے انکا بہت خون بہ چکا ہے اور اب انکے برین میں بلا کیج ہو گئی ہے جس کی وجہ سے برین کو بلڈ سپلائی نہیں ہو رہا ...

اسی لئے وہ اپنی شارٹ اور لونگ ٹرم میموری کھو چکی ہیں۔ لیکن یہ ہمیشہ کے لئے نہیں ہوا ایسے پیشنٹس کو اکثر ایک مہینے میں ہی سب کچھ یاد آجاتا ہے اور کچھ کو سالوں بعد اور کچھ کو آتا ہی نہیں ہے یہ اب آپ پر انحصار کرتا ہے کہ اپنی وائف کو کتنی جلدی سب کچھ

یاد دلا سکتے ہیں کچھ دوائیوں کا اچھا اثر ہوگا"....

ڈاکٹر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر چلا جاتا ہے۔

اور زرویزاب تک شاک کے عالم میں ہوتا ہے۔ وہ آہستہ آہستہ کر کے روم کی طرف
قدم بڑھاتا ہے۔



روم کے اندر آؤ تو وہ اب تک ایسے ہی بیٹھی ہوئی ہے زرویزاب چلتا ہوا بیڈ کے قریب آتا
ہے ...

حیات کسی آہٹ کی آواز سے آنکھیں کھولتی ہے.... تو زرویزاب کو سامنے دیکھ کر گھبرا
جاتی ہے... اور فوراً سیدھی ہو کر بیٹھتی ہے...

اور زرویز.... زرویز خان دورانی کی تو دنیا وہیں رک جاتی ہے اس سبز آنکھوں والی لڑکی
نے اسکو وہیں ڈھیر کر دیا تھا... اسے لگتا ہے وہ اسکی سبز آنکھوں میں ڈوب جائے گا

...

جب وہ کچھ نہیں کہتا تو حیات نظر اٹھا کر اسے دیکھتی ہے .



"آپ کون ہیں؟"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور اسی لمحے اسی پل زرویز خان دورانی کو اس کے دل نے دغا دے دی تھی.... وہ پہلی
بار اپنے دل کے آگے ہار گیا تھا مجبور ہو گیا تھا....

"میں)..... وہ نظر اٹھا کر اسے دیکھتا ہے اس بار اسکی آنکھوں میں الگ سی چمک ہوتی
ہے (. میں آپکا شوہر آئی ناؤ آپکو یاد نہیں ہے لیکن آپ فکر نہ کریں میں آپکو ہر چیز

یاد دلا دوں گا "

حیات نظر جھکا جاتی ہے ...

" جانتی ہوں ڈاکٹر نے بتایا تھا " ...



NEW ERA MAGAZINE.com
Zeroinasako nazar bhar ke dekhta hai...
Novels|Afsana|Articles|Poetry|Ghazal|Fiction|Drama|Screenplay|Etc.

"میں جانتا ہوں اس وقت تمہارے لئے یہ سب اکیپٹ کرنا مشکل ہوگا ... لیکن فکر

مت کرو ہر چیز سہی ہو جائے گی" ...

اسے پتا بھی نہیں چلتا کہ کب وہ آپ سے تم پر پہنچ گیا تھا.

وہ نظر اٹھا کر اسے نہیں دیکھتی بس اپنے گود میں رکھے ہاتھوں کو دیکھتی رہتی ہے کچھ دیر
خاموشی کے نظر ہو جاتے ہیں...
جسے حیات توڑتی ہے...



"کیا اور کوئی نہیں آئے گا"...

وہ دھیمی آواز میں پوچھتی ہے..

وہ اسکی طرف نا سمجھی سے دیکھتا ہے .

"مطلب"...

"مطلب کیا کوئی اور نہیں ہے آئی مین ڈاکٹر نے بھی یہی کہا کہ آپ میرے ہسبنڈ ہیں
... کیا میری فیملی میں کوئی اور نہیں ہے " ...

وہ الجھے ہوئے لہجے میں پوچھتی ہے۔

اسکی بات پر زرویز کا دماغ بھک سے اڑ جاتا ہے... اس نے اس بارے میں سوچا ہی نہیں
تھا یہ سب تو ویسے بھی اچانک ہو رہا تھا۔

کچھ بھی پری پلینڈ نہیں تھا۔

"اہممم وہ تمہارے والدین نہیں ہیں اور تمہاری فیملی میں صرف میں ہوں..."

"اور آپ کے گھر والے..."

"میں ان کے ساتھ نہیں رہتا..."

اسنے اپنے دماغ میں ایک سٹوری بنالی تھی وہ ایسا ہی تھا ہر چیز کو اپنے مطابق کر لیتا تھا
چاہے جیسے مرضی کرنا ہو وہ سامنے والے کی پرواہ نہیں کرتا تھا۔



حیات حیران پریشان بیٹھی تھی اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ زندگی نے اسے کیسے دور ہے
پر لا کر چھوڑا ہے...

اتنے ڈاکٹر اندر داخل ہوتا ہے تو زور ویزاٹھ کر سائٹیڈ پر کھڑا ہو جاتا ہے...

"مجھے امید ہے آپ نے اپنی وائف کو سمجھا لیا ہوگا..."

ڈاکٹر پروفیشنل انداز سے مسکراتے ہوئے پوچھتا ہے۔

زرویز بھی جواباً مسکرا کر جواب دیتا ہے...

"جی ہاں ڈاکٹر صاحب میں نے اپنی وائف سے بات کر لی ہے اور اگر ابھی بھی انہیں

کسی قسم کا شک ہو تو میں انکا ہر شک دور کرنے کے لئے تیار ہوں"

"دیکھئے وہ تو آپ دونوں میاں بیوی کا پرسنل میٹر ہے... میں اس میں کیا کہہ سکتا ہوں

..... میں ایک مشورہ ہی دے سکتا ہوں اپنے پیشنٹ کو..."

وہ دونوں چونک کر اسکی طرف دیکھتے ہیں....

"مطلب کیسا مشورہ..."

زرویز پوچھتا ہے...

"ایک ڈاکٹر ہونے کی حیثیت سے میں یہی مشورہ دوں گا کہ آپ دونوں دوبارہ نکاح کر لیں"

زرویز انکی بات سن کر حیران ہوتا ہے... وہ تو چاہتا ہی یہی تھا کہ وہ حیات کو گھر لے جانے سے پہلے اس سے نکاح کر لے....

زرویز فوراً حیات کی طرف دیکھتا ہے۔ جو سر جھکائے رونے میں مصروف ہوتی ہے۔

زرویز کے دل کو کچھ ہوتا ہے۔

حیات سراٹھا کر ڈاکٹر کی طرف دیکھتی ہے...



"اسکی ضرورت نہیں ہے مجھے یقین..."

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زرویز اسکی بات کاٹ کر بولتا ہے...

"That's a good idea!"

میرے خیال سے یہ ٹھیک رہے گا اس طرح ہم دونوں میں کوئی غلط فہمی نہیں پیدا ہوگی

... اور حیات کے لئے میرے ساتھ رہنا آسان رہے گا..."

حیات اسکی بات سن کر چپ ہو جاتی ہے ...

کیوں کہ وہ اب بھی کنفیوز ہوتی ہے اس لئے اسے یہ مشورہ سہی لگتا ہے لیکن وہ زرویز کی وجہ سے انکار کرنے لگتی ہے کہ کہیں وہ یہ نہ سمجھے کہ اسے اس پر یقین نہی....

ڈاکٹر صاحب حیات کا چیک اپ کرنے لگتے ہیں جیسے ہی چیک اپ کر کے باہر نکلتے ہیں ... وہ بھی انکے ساتھ باہر نکل آتا ہے ...

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ڈاکٹر صاحب میں اپنی وائف کو کب لے کر جا سکتا ہوں؟"

"آپ انہیں کل لے جا سکتے ہیں ابھی ایک دن ہم انہیں انڈراوبزر ویشن رکھنا چاہتے ہیں."

"او کے تھنکیو ڈاکٹر صاحب .."

ڈاکٹر صاحب مسکرا کر چلے جاتے ہیں ...

اوزر ویز باہر کی طرف بڑھ جاتا ہے وہ کار میں آتے ہی سمی کو فون کرتا ہے اور اسے گھر آنے کو کہتا ہے اسے ابھی بہت سے کام کرنے تھے ... اسکے بعد وہ کسی اور کو فون ملاتا ہے جیسے ہی مقابل فون اٹھاتا ہے . وہ بولنا شروع کر دیتا ہے ...

"مجھے کسی کا پورا بائیو ڈیٹا چاہیے ہے آدھے گھنٹے میں ... ایک ایک چیز جانی ہے مجھے کچھ بھی مت چھوڑنا میں صرف اسکا نام جانتا ہوں اور اسکا آئی ڈی کارڈ ہے میرے پاس میں اسکی پک تمہیں سینڈ کرتا ہوں ... او کے "

وہ اسے آئی ڈی کارڈ کی پک سینڈ کرتا ہے اور خود گھر کے راستے پر گاڑی ڈال دیتا ہے .

تھوڑی دیر بعد جب وہ گھر پہنچتا ہے تو سہمی پہلے سے ہی لاؤنج میں بیٹھا ہوتا ہے .

"خیر ہے جو تم نے مجھے اتنی جلدی جلدی میں بلایا"...



سہمی صرف اسکا کالج کا دوست ہی نہیں بلکہ وہ بزنس پارٹنرز بھی ہوتے ہیں .

"ہاں ضروری کام تھا"...

یہ کہ کروہ تمام ملازموں کو اکھٹا کرتا ہے.... جب سب آجاتے ہیں تو وہ بولنا شروع کرتا ہے.

"میں صاف صاف بات کروں گا... میں شادی کر رہا ہوں اور بہت جلد میری بیوی اس گھر میں آجائے گی اسی لئے میری بات کان کھول کر سن لو... اسپیشلی تم" ..

وہ ڈرائیور کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

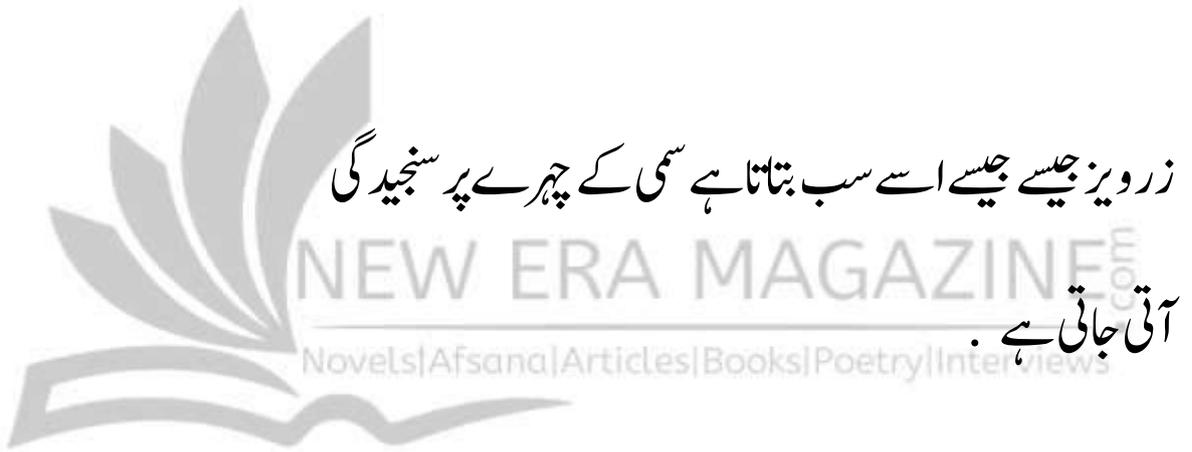
"یہاں جس نے بھی کام کرنا ہے وہ اپنے آنکھیں اور کان دونوں بند کر کے کام کیا کرے گا

... کوئی میری بیوی
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
سے کسی قسم کی کوئی فضول بات نہیں کرے گا باقی سب کچھ سمی تم لوگوں کو سمجھا دے گا
اب جاؤ یہاں سے سب" ...

وہ سب کو جانے کا کہہ کر سمی کی طرف مڑتا ہے جو ہونقوں کی طرح اسے دیکھ رہا ہوتا ہے۔

"کیا بھائی پہلے سہی کو تو کچھ سمجھاؤ..."

زرویزا سکی طرف دیکھتا ہے پھر اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتا ہے۔ اور خود بھی اسکے سامنے بیٹھ جاتا ہے۔



زرویزا چپ ہوتا ہے تو سہی بولنا شروع کرتا ہے۔

"مجھے یقین نہی آرہا کہ زرویزا خان دورانی تم کسی کے ساتھ ایسا کر سکتے ہو... تم تو ایسے نہی تھے کبھی کیسے تم کسی معصوم لڑکی کے ساتھ ایسا کر سکتے ہو..."

"میں مجبور ہوں" ..

وہ آہستگی سے کہتا ہے .



"کیوں زر ویز خان دورانی کے پاس دل نہیں ہے کیا؟"

وہ تلخی سے پوچھتا ہے .

"دیکھو زر ویز جو مرضی کہو تم لیکن تم کسی لڑکی کی زندگی برباد نہیں کر سکتے" ...

"مجھے کچھ سننا نہیں ہے میں صرف چاہتا ہوں کہ تم میرا ساتھ دو اور مجھے پورا یقین ہے کہ تم میرا ساتھ دو گے" ..

ایک یقین تھا اسکے لہجے میں ...

"ہاں میں الو کا پٹھا ہوں نا تمہاری مدد تو کروں گا بھلا میرا دوست گناہ کرے اور میں اس کا ساتھ نہ دوں ایسا تو ہو ہی نہیں سکتا بتاؤ کیا کرنا ہے مجھے" ...

زر ویزا سکو سب کام بتاتا ہے جسے وہ سنجیدگی سے سنتا ہے اسی دوران زر ویزا کا فون بجتا ہے وہ کالر آئی ڈی دیکھ کر جلدی سے فون اٹھاتا ہے . دوسری طرف کی بات سن کر وہ فون کاٹ دیتا ہے .

"کون تھا؟"

سہمی اس سے پوچھتا ہے

"ایک بندے کو کام پر لگایا تھا حیات کے بارے میں پتا کروانے کے لئے اسی کا تھا..."



"پھر؟"

"پھر یہ کہ اسکا پورا بائیو ڈیٹا وہ میل کر رہا ہے ہمیں اسی کے حساب سے کام کرنا ہے وہ کل ڈسچارج ہو جائے گی اسکے گھر آنے سے پہلے تمام نوکروں کو سب سمجھا دینا اور نکاح کا انتظام کر دو گھنٹے ہیں تمہارے پاس..."

زرویہ کہ کر باہر نکل جاتا ہے ...
جب کہ پیچھے سہمی دانت پیس کر رہ جاتا ہے.

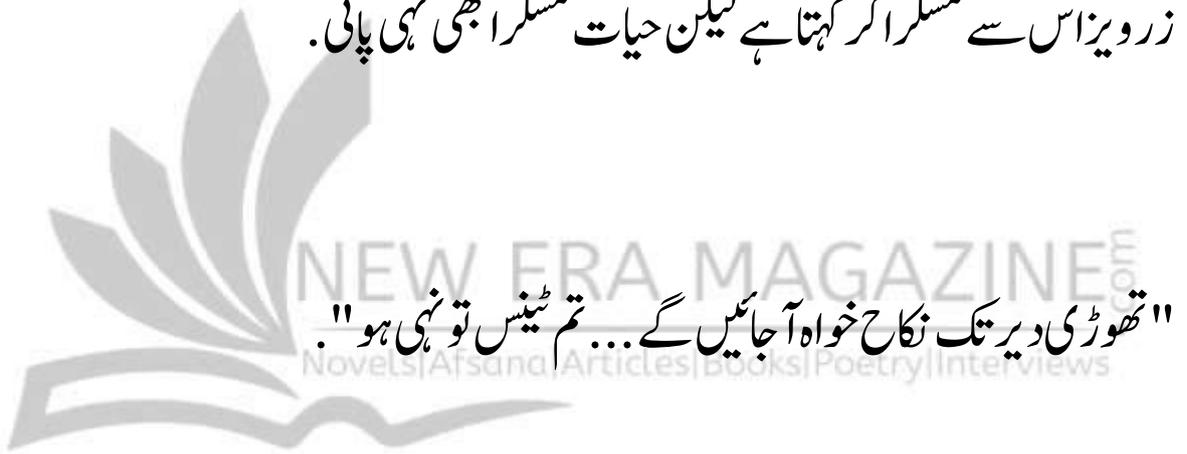
زرویہ گھر سے نکل کر سیدھا ہو اسپتال آتا ہے اسے پتا تھا اب ہر چیز سہمی سنبھال لے گا
اسی لئے وہ بے فکر ہو گیا تھا ...

وہ روم میں آتا ہے تو اسکی نظر سیدھی حیات پر پڑتی ہے جو بیڈ پر بیٹھی اپنی سوچوں میں گم
ہوتی ہے زرویہ کو اندر آتا دیکھ دوپٹہ سہمی کر کے بیٹھ جاتی ہے ...

زرویہ بھی سائینڈ پر رکھے صوفہ پر جا کر بیٹھ جاتا ہے.

"مجھے پتا ہے ابھی تمہارے دماغ میں بہت سی سوچیں چل رہی ہیں بہت سے سوال اٹھ رہے ہوں گے بٹ ڈونٹ وری جیسے ہی گھر جاؤ گی سب سمجھ آ جائے گا"...

زرویز اس سے مسکرا کر کہتا ہے لیکن حیات مسکرا بھی نہیں پاتی.



"تھوڑی دیر تک نکاح خواہ آجائیں گے... تم ٹینس تو نہیں ہو."

حیات نفی میں سر ہلا دیتی ہے ...

"میرے خیال سے تمہیں کچھ دیر آرام کر لینا چاہیے... میں باہر ہی ہوں تم آرام کرو ..."

وہ یہ کہ کر باہر نکل آتا ہے۔ کیونکہ اسکے فون پر بابا کی کال آرہی ہوتی ہے۔

"السلام وعلیکم! بابا!"



"باباجان میں واپس نہی آرہا میں نے آپ لوگوں کو کہا تھا نہ..."

"بس کر دو خان مجھے سختی کرنے پر مجبور مت کرو اور کتنی حکم عدولی کرو گے تم اپنے

بڑوں کی ہاں!"

وہ غصے سے کہتے ہیں..

"معافی چاہتا ہوں باباجان لیکن آپ لوگوں نے مجھے مجبور کیا ہے اس سب کے لئے اور
ویسے بھی میں نے آگے جا کر سیاست میں حصہ لینا ہے اسی لئے اب مجھے یہیں رہنا ہوگا
... اور میں اپنی زندگی میں بہت خوش ہوں..."



وہ ایسا ہی تھا ہمیشہ اپنا فیصلہ سناتا تھا دوسروں کے جذبات کی اسے پرواہ نہی تھی...

"بی جان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے زرویز..."

وہ جو فون بند کرنے لگا تھا باباجان کی بات سن کر رک جاتا ہے...

"کیا ہوا ہے بی جان کو" ..

"انکا بی پی ہائی ہو گیا تھا.. ہم ہو سپٹل لے کر گئے تھے ڈاکٹر کا کہنا ہے ... انہوں نے بہت ٹینشن لی ہے" ...



"ٹھیک ہے بابا جان میں چکر لگاؤں گا خدا حافظ!"

وہ جلدی سے کہہ کر فون بند کر دیتا ہے....

سہی اسکے پاس پہنچ چکا ہوتا ہے وہ اسے ایک بیگ پکڑاتا ہے .

جسے تھام کر وہ اندر کی طرف بڑھ جاتا ہے...

اندر آ کر وہ بیگ میں سے دوپٹہ نکال کر حیات کو تھماتا ہے...



"یہ دوپٹہ پہن لو... مولوی صاحب آگئے ہیں" ...

حیات دوپٹہ سر پر لے لیتی ہے وہ بہت خوبصورت لال رنگ کا دوپٹہ تھا جس کے پلو پر
نفس سے موتی لگے ہوئے تھے...

اسکی سفید رنگت پر لال دوپٹہ بہت بچ رہا تھا. زرویزا سے دیکھ کر مبہوت سا رہ جاتا ہے
وہ اپنی نظروں پر قابو کر کے باہر سے سہمی کو بلا کر لاتا ہے.....

سمی اندر آتا ہے تو اسکے ساتھ صرف مولوی صاحب ہوتے ہیں ...

مولوی صاحب صوفہ پر بیٹھ جاتے ہیں اور زریزائے کے ساتھ آکر بیٹھ جاتا ہے جب کے
سمی حیات کے بیڈ کے پاس ہی کھڑا ہو جاتا ہے ... اسی وقت ڈاکٹر صاحب بھی اندر
داخل ہوتے ہیں.... اور حیات اور زریزائی کی طرف مسکرا کر دیکھتے ہیں پھر حیات کے
پاس آتے ہیں...

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپکی طبیعت ٹھیک ہے نہ ... آپ گھبرائے مت یہ سب کچھ آپکی آسانی کے لئے کیا
جارہا ہے انشاء اللہ آپکو سب کچھ بہت جلد یاد آجائے گا" ...

حیات کی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں ...

مولوی صاحب نکاح شروع کرتے ہیں .

حیات سکندر بنت سکندر عظیم آپکا نکاح زرویز خان دورانی ولد فیاض خان دورانی سے
حق مہر ۵۰

لاکھ روپے گواہان کی موجودگی میں کیا جاتا ہے کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے؟"

حیات گود میں رکھے اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی ہوتی ہے...
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یا اللہ میں کچھ نہیں جانتی بس مجھے آپ پر بھروسہ ہے مجھے صرف آپ یاد ہیں اپنا
مذہب یاد ہے... اور کچھ نہیں مجھے یقین ہے اس شخص پر اور اس نکاح میں آجانے کے
بعد صرف اس شخص پر ہی ہوگا پلزاللہ جی میرا یقین مت ٹوٹنے دیجیے گا" ..

کوئی اسکے سر پر ہاتھ رکھتا ہے تو وہ سراٹھا کر دیکھتی ہے ڈاکٹر صاحب اسکے سر پر ہاتھ
رکھتے ہیں اسکے پلکوں سے آنسو ٹوٹ کر جدا ہوتے ہیں...

وہ کانپتے لہجے میں بولتی ہے۔

"قبول ہے" ..

دوبار اور پوچھا جاتا ہے جو اب مل جانے کے بعد پاس کھڑا سمی اس سے سائن کرواتا ہے
اور پھر زرویز سے پوچھا جاتا ہے ... نکاح ہونے کے بعد وہ سمی سے گلے ملتا ہے ...

حیات اور زرویز دونوں کو ہی ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے انکے سینے سے کوئی بوجھ اتر رہا ہو

...

حیات اب زرویز خان کے نکاح میں تھی ... ان دونوں کو سکون تھا کہ وہ دونوں اب
ایک دوسرے کے لئے محرم ہیں ...

ڈاکٹر اور مولوی صاحب جاچکے تھے اب کمرے میں صرف زرویز، حیات اور سمی
موجود تھے .

"السلام وعلیکم ! بھابھی اب کیسی ہیں آپ؟"



حیات اسکو دیکھ کر پھیکا سا مسکراتی ہے .

"ٹھیک ہوں ."

"اب بھابھی میرے اس کھڑوس سے دوست نے تو میرا تعارف کروانا نہیں آپ سے تو
میں ہی کروانا ہوں سو میں آپکا ہینڈ سم اور عقل مند سادیور ہوں ... آپ کے اس
شوہر کا اکلوتا دوست ..."

سہی ہاتھ جھلا کر کہتا ہے ... جس پر زرویز بے اختیار ہنس پڑتا ہے۔ ہنسی تو حیات کو بھی آجاتی ہے لیکن اسکی ہنسی زرویز کو دیکھ کر دھیمی سی مسکراہٹ میں بدل جاتی ہے جو ہنستے ہوئے سہی سے بات کر رہا ہوتا ہے اور ہنستے ہوئے اسکا ڈیمپل گہرا ہوتا ہے۔ حیات کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے اسے سمجھ نہی آتی کہ یہ کیسا احساس ہے اچانک ہی وہ نظر ہٹا لیتی ہے ...

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

"بھابھی اب آپ جلدی سے ٹھیک ہو جائیں پھر انشا اللہ بہت جلد آپ اپنے گھر پر ہوں گی" ...

"میں بلکل ٹھیک ہوں سہی بھائی.... بس ڈاکٹر نے تو کہا ہے کہ کل تک ڈسچارج کر دیں گے"

زرویز کو خوشی ہوتی ہے کہ حیات نارمل ہو رہی ہے اور اس رشتے کو قبول کر رہی ہے۔

سمی سر ہلا کر کھڑا ہو جاتا ہے۔

"چلو بھئی اب میں چلتا ہوں مجھے بہت سے کام کرنے ہیں..."



NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books

یہ کہ کروہ باہر نکل جاتا ہے۔

"اب تم کیسا فیل کر رہی ہو؟"

حیات چونک کر اسکی طرف دیکھتی ہے جو اسکے جواب کا منتظر ہوتا ہے۔

"میں ٹھیک ہوں بلکل..."

"یہ تو بہت اچھی بات ہے... لیکن میرا مطلب تھا اب تم کفر ٹیبل ہو؟"

"جی لیکن میں تھک گئی ہوں یہاں پر بیٹھے بیٹھے..."

وہ آنکھیں بڑی کر کے بچوں کی طرح کہتی ہے تو زور ویز کو اس وقت وہ بہت حسین لگتی ہے..

"ٹھیک ہے اگر تم بہتر فیمل کر رہی ہو تو میں ڈاکٹر سے بات کر لیتا ہوں کہ تمہیں ابھی ڈسچارج کر دیں..."

حیات اسکی بات سن کر جھٹ سے سر ہلا دیتی ہے زرویزا اسکی جلد بازی پر ہنس پڑتا ہے
... جب کے اسکے ہنسنے پر وہ جھینپ سی جاتی ہے... وہ اٹھ کر باہر چلا جاتا ہے.

وہ ڈاکٹر سے ڈسچارج پیپر زبنا کر سہی کو فون کرتا ہے اور سب کام جلدی کرنے کو کہتا
ہے وہ آگے سے دو چار باتیں سنا کر کام کے ہو جانے کی یقین دہانی کرواتا ہے...

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زرویز مسکرا کر روم کی طرف مڑتا ہے .

روم میں آ کر حیات کو ڈریس پکڑاتا ہے جو اسنے سہی سے نکاح کے وقت منگوایا ہوتا ہے.

"تم یہ ڈریس چینج کر لو ڈسچارج پیپر زبن گئے ہیں پھر ہم نکلتے ہیں"

حیات زرویز کے سہارے سے سے ڈریس لے کر واشروم چلی جاتی ہے کیوں کہ وہ اب
 تک ہو اسپتال کے کپڑوں میں تھی... تھوڑی دیر بعد وہ آتی ہے تو
 وہ لوگ باہر کی طرف بڑھنے لگتے ہیں... جب حیات ایک دم لڑکھڑانے
 لگتی ہے تو زرویز فوراً سے سے تھام لیتا ہے...



حیات سرہلاتی ہے۔

"شاید کافی ٹائم بعد چل رہی ہوں اس لئے..."

زرویز اسکا ہاتھ مضبوطی سے تھام کر اسے باہر کی طرف لے جانے لگتا ہے .

پارکنگ لٹ میں آکر وہ احتیاط سے اسے گاڑی میں بیٹھاتا ہے .

اور ڈرائیونگ سیٹ پر آکر گاڑی سٹارٹ کر لیتا ہے...

دونوں کے درمیان فحالی خاموشی ہوتی ہے زرویز کی گاڑی کے شیشے بلیک ہوتے ہیں جس کی وجہ سے کوئی باہر سے دیکھ نہیں سکتا تھا...

وہ دونوں کچھ ہی دیر میں گھر پہنچ جاتے ہیں... گارڈ گیٹ کھولتا ہے

تو وہ گاڑی اندر بڑھا دیتا ہے.. وہ مسکرا کر حیات کی طرف دیکھتا ہے...

"چلیں".

حیات محض سرہلادیتی ہے اسے عجیب محسوس ہو رہا ہوتا ہے...
 زرویزا سکی طرف کا دروازہ کھولتا ہے۔ اور اسکو سہارا دے کر باہر نکالتا ہے۔

حیات اسکا ہاتھ تھام کر باہر آتی ہے...
 اور اسکے ساتھ ہی اندر کی طرف بڑھ جاتی ہے...
 NEW ERA MAGAZINE.com
 Novels | Afsanay | Ghalib | Poetry

اندر آؤ تو حسین لاؤنج میں تمام نو کر لائن بنا کر کھڑے تھے...

سہی شاید انکو سب کچھ سمجھا چکا تھا...

حیات کافی تھک چکی ہوتی ہے اسی لئے بہت آرام آرام سے چل کر آرہی ہوتی ہے ...

تمام ملازموں نے نظریں جھکائی ہوتی ہیں کیوں کہ نظر اٹھا کر دیکھنی کی بھی اجازت نہی تھی ...

حیات اسکی تقلید میں آگے بڑھتی رہتی ہے زریزاسے لاؤنج میں رکھے صوفوں میں سے ایک صوفہ پر بیٹھا دیتا ہے۔

اور پھر تمام ملازموں کی طرف مڑتا ہے ... جو دم سادھے اسکے بولنے کے منتظر تھے

...

"جیسا کہ آپ سب تو جانتے ہی ہیں ... حیات کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا جس کی وجہ سے اسکی یادداشت جاچکی ہے . اور اب میں کسی قسم کی لاپرواہی ہر گز برداشت نہی کروں گا

ہر شخص یہاں پر حیات کا خیال رکھے گا گوٹاٹ؟"

وہ کرخت لہجے میں پوچھتا ہے . سب جواب میں لیس سر کہ دیتے ہیں . یہاں پر ہر ملازم زر ویز کے غصے سے واقف تھا اور ان سب کو ہی اپنی نوکری بہت پیاری تھی ... حیات اسکی اس لہجے میں بات کرتے دیکھ تھوڑا سہم جاتی ہے .

زر ویز حیات کی طرف مڑتا ہے ... اور نرمی سے اس سے کہتا ہے ...

"میں تم سے ہر شخص کا تعارف

کر دیتا ہوں تاکہ تمہیں کوئی بھی پرو بلم نہ ہو " ...

حیات حیران ہوتی ہے اس کے پل پل بدلتے رویے کو دیکھ کر ...

وہ ایسا ہی تھا پیل میں تو لہ پیل میں ماشا... کسی کے لئے بہت سخت تو کسی کے لئے بے انتہا
نرم....

"حیات.... یہ ہے یہاں کے گگ خان بابا... تمہیں کسی بھی چیز کی ضرورت ہو ان سے کہہ سکتی ہو... اور یہ ہیں سلمہ اور کوثر یہاں کی صفائی ستھرائی کا کام انہیں کے زمے ہے۔ اور یہ ہے اسلم یہاں کا ڈرائیور... ایم شوراب کوئی کنفیوژن نہیں ہوگی



حیات مسکرا کر نفی میں سر ہلا دیتی ہے... اسکے سر میں اچانک درد شروع ہو جاتا ہے
... وہ فوراً سر کو پکڑتی ہے ...

"سی" ..

زرویز فوراً اسکی طرف متوجہ ہوتا ہے... اور تیزی اس کے پاس جاتا ہے..

"حیات آریوفائن... کیا ہوا سردرد ہو رہا ہے... ایم سوری میں تمہیں یہ سب بتانے لگ گیا ابھی تو تم ہو اسپتال سے آئیں تھی... چلوروم میں چلو... اسلم گاڑی میں سامان رکھا ہے وہ لے کر آؤ اور سلمہ تم سامان روم میں لے کر آنا اور کچھ کھانے کے لئے بھی لاؤ"...

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ سب کو آرڈر دے کر حیات کو لے کر روم کی طرف بڑھ جاتا ہے...

وہ روم میں آ کر حیات کو بیڈ پر بیٹھاتا ہے . اور پانی کا گلاس تھماتا ہے .

حیات پانی پیتی ہے تو اسکی نظر سامنے پڑتی ہے جہاں اسکی بہت ساری تصویریں لگی ہوتی ہیں.

ایک تصویر میں زرویز ہوتا ہے اور اسکے ساتھ ہی حیات بیٹھی ہوتی ہے حیات حیران ہوتی ہے جسے زرویز نوٹ کر لیتا ہے ...

"یہ ہم دونوں کی تصویریں ہیں تمہیں کچھ یاد آیا" ...



حیات کہتی ہے ...

"کوئی بات نہیں آجائے گا .. خیر تم اپنے ماسنڈ کوریلکس رکھو اگر کوئی سوال ہو تو سیدھا مجھ سے پوچھو" ...

حیات صرف سر ہلا دیتی ہے...

اتنے میں سلمہ دروازہ نوک کر کے اندر آتی ہے اور کچھ شوپر رکھتی ہے جس میں حیات
کی دوائیاں وغیرہ رکھی ہوتی ہیں...



NEW ERA MAGAZINE.com
Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

اسکے پیچھے ہی کوثر بھی کھانا لے کر اندر آتی ہے۔

کھانا وہ بیڈ پر حیات کے سامنے رکھ دیتی ہے...

زرویز کھڑا ہوتا ہے۔

"سلمہ اور کوثر آج سے تم دونوں حیات کا خیال رکھو گی ... اس کے کھانے پینے کا پورا خیال رکھنا سمجھ گئیں..."

"جی سر ہم میڈم کا پورا خیال رکھیں گے..."

"ٹھیک ہے اب تم دونوں جاؤ..."

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ دونوں چلی جاتی ہیں تو وہ حیات کی طرف مڑتا ہے...

"حیات تم کھانا کھاؤ ... مجھے ایک بہت ضروری کام سے جانا ہے ہاں ممم اور ہاں میں سلمہ کو میڈیسینز کا کہ جاؤں گا وہ تمہیں دے جائے گی..."

حیات سر ہلا دیتی ہے...

زرویز الماری کی طرف بڑھتا ہے۔ اور نامحسوس طریقے سے کوئی چیز اپنی جینزی پاکٹ میں رکھ لیتا ہے۔ اور روم سے باہر نکل آتا ہے نیچے آکر سلمہ اور کوثر کو ہدایات دے کر باہر نکل آتا ہے اور باہر گارڈ کو بھی الرٹ کر دیتا ہے...



اپنی کار میں بیٹھ کر وہ ڈرائیور کو آفس لے جانے کا کہتا ہے...
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ڈرائیور چپ چاپ گاڑی سٹارٹ کر دیتا ہے...

آفس پہنچ کر وہ سہمی کو اپنے کیبن میں بلاتا ہے... جو پانچ منٹ بعد ہی حاضر ہو جاتا ہے

سہمی حد سے زیادہ سنجیدہ ہو کر بیٹھا ہوتا ہے

"کیا سچویشن ہے"

"سب انڈر کنٹرول ہے سکندر صاحب نے کیس کر دیا تھا

بہت مشکلوں سے ایس ایچ او سے کہ کر کیس بند کروایا ہے

... لیکن میرے خیال سے ایک شہر میں رہنا مشکل ہو جائے گا"

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں جانتا ہوں لیکن میں یہاں سے نہی جاسکتا تم جانتے ہو میں نے آگے جا کر سیاست

میں جانا اسکے لئے میرا یہیں رہنا ضروری ہے"

"سہی لیکن تمہیں احتیاط برتنی پڑے گی... ویسے میں نے ہر طرح کا ثبوت مٹا دیا

حیات بھابھی کے والد کچھ دن اپنی طرف سے کوششیں کریں گے پھر کچھ دنوں میں

خودی تھک ہار کر بیٹھ جائیں گے"

"ہمم وہ لائے ہو جو میں نے کہا تھا"

زرویز پوچھتا ہے تو سہی پاکٹ سے کوئی شیشی نکال کر اسکے سامنے رکھتا ہے

"زیادہ نہی دینی صرف رات کو دودھ میں، چائے یا کافی میں ملا کر دے دینا.... اگر انکے سامنے کوئی ایسا شخص نہ آیا جو انکے ماضی کا حصہ رہا ہو تو انکی یاداشت واپس آنے کے چانسز بہت کم ہو جائیں گے"

زرویز شیشی اٹھا کر جیب میں رکھ لیتا ہے۔ اور جانے کے لئے اٹھ کھڑا ہوتا ہے ابھی چند قدم ہی آگے بڑھاتا ہے کہ سہی کی بات مڑ کر دیکھتا ہے

"ایسا ظلم مت کرو زرویز ابھی بھی وقت ہے سب کچھ بتا دو نہیں"

زرویز ماتھے پر بل ڈال کر اسکی طرف آتا ہے

"تمہیں کیا لگتا ہے یہ سب بہت آسان ہے میں اسے حقیقت بتاؤں گا اور وہ مجھے

معاف کر دے گی

ایک سیکنڈ لگائے گی مجھے چھوڑنے میں"



"تو چھوڑنے دو ایسی بھی کیا محبت ہو گئی تمہیں اسے چند دنوں میں کہ اسکے بغیر نہی رہ

سکتے"

"محبت تو ایک پل میں ہو جاتی ہے سہی.... اور جہاں تک بات چھوڑنے کی ہے تو میں

اسے کبھی نہی چھوڑوں گا سمجھے تم).... وہ اسکی طرف جھکتا ہے (اور ایک بات یاد رکھنا

اگر اسے مجھ سے دور کرنے کی کسی نے بھی کوشش کی تو میں اسکے لئے بہت بُرا ثابت

ہوں گا... چاہے... پھر... وہ تم... ہی کیوں نہ ہو"...

وہ سرد لہجے میں کہتا باہر نکل جاتا ہے جب کہ پیچھے بیٹھا سہمی حیران رہ جاتا ہے

"تم بہت غلط کر رہے ہو زور ویز اس سب کا انجام سہمی نہیں ہو گا جس دن اس لڑکی کو سب یاد آ گیا مجھے ڈر ہے اس دن تمہارے دل پر کیا بیٹے گی اور وہ لڑکی اس کے دل پر کیا بیٹے گی اگر اسے تم سے محبت ہو گئی"...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیات کھانا کھانے کے بعد بیٹھ جاتی ہے اتنے میں سلمہ اندر آتی ہے... اور اسکو مسکرا کر دیکھتی ہے بدلے میں حیات بھی مسکرا دیتی ہے

"میں سر نے کہا تھا آپ کو کھانے کے بعد یاد سے میڈیسنز دے دوں.... اس لئے یہ
میڈیسنز کھالیں پلز"

حیات چپ چاپ اس سے میڈیسنز لے لیتی ہے اور کوثر کھانے کی ٹرے اٹھا کر باہر چلی
جاتی ہے... حیات بیٹھی بیٹھی بور ہو رہی ہوتی ہے

... وہ اٹھ کر سامنے لگی تصویروں کو دیکھتی ہے لیکن اسے اس میں کوئی



شناسائی نہیں لگتی

....

وہ چلتی ہوئی کھڑکی کے پاس آ کر کھڑی ہو جاتی ہے اور باہر کا منظر دیکھنے لگتی ہے

اسے کسی بھی چیز میں مانوسیت محسوس نہیں ہوتی.... اسے ہر چیز سے صرف اجنبیت

جھلکتی محسوس ہوتی ہے... اسے سمجھ نہیں آتی کہ یہ کیسا خالی پن ہے

وہ واپس بیڈ پر آ کر بیٹھ جاتی ہے

اپنے ہاتھوں میں حیات کا فون پکڑے وہ سڑک کے کنارے کھڑا ہوتا ہے اسکے کانوں
میں اب تک سہمی کی باتیں گونج رہی ہوتی ہیں لیکن وہ خود کو بے بس محسوس کر رہا ہوتا
ہے وہ جیسے ہی اس معصوم اور چھوٹی سی

لڑکی کو چھوڑنے کا سوچتا ہے

... اسے اسکی روح نکلتی محسوس ہوتی ہے

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ شاید عشق کر بیٹھا تھا

... اور عشق تو ہے ہی سراسر امتحان بھلا عشق کرنے والوں کو بھی انکی منزل ملی ہے

کبھی

... عشق کا تو دوسرا نام ہی جدائی ہے

اب دیکھنا یہ ہے کہ زرویز خان کی قسمت اسے کس موڑ پر لاکھڑا کرتی ہے

وہ اپنے ہاتھوں میں پکڑے فون کی طرف دیکھتا ہے اور اچانک اسے زمین پر پھینک دیتا

ہے

... اور پیر سے گاڑی کے وہیل کے نیچے کر دیتا ہے

پھر اپنی گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی سٹارٹ کر کے آگے بڑھا دیتا جب کہ وہ فون اسکی گاڑی

کے نیچے آ کر چوڑ چوڑ ہو جاتا ہے

وہ گاڑی چلاتے ہوئے سوچ رہا ہوتا ہے

"مجھے معاف کرنا حیات لیکن میں مجبور ہوں شاید یہی قسمت کا کھیل ہے۔ قسمت کے

ان انجان راستوں نے ہمیں وہاں لاکھڑا کیا ہے جہاں ہم سوچ بھی نہیں سکتے تھے

..... میں بہت مجبور ہوں تمہیں کھونا نہیں چاہتا"

حیات بیٹھی بیٹھی بور ہوتی رہتی ہے

... اسے سمجھ نہی آتی کہ وہ کیا کرے

اسی لئے وہ اٹھ کر روم سے باہر آجاتی ہے اسے چلنے میں پراہلم ہوتی ہے لیکن وہ اسے
 اگنور کر دیتی ہے روم سے باہر آکر سیڑیاں اترتی ہوئی نیچے آتی گئی کیوں کہ اسکا روم
 اوپر ہوتا ہے نیچے تمام ملازم اپنا اپنا کام کر رہے ہوتے ہیں سلمہ جو کہ ڈسٹنگ کر رہی تھی
 اسے دیکھ کر اسکی طرف آتی ہے

"میم آپ یہاں کیا کر رہی ہیں کیا آپ کو کچھ چاہیے تھا"

"کیا میں اس گھر میں نہیں پھر سکتی؟"

سلمہ شرمندہ ہو جاتی ہے

"میرا یہ مطلب نہیں تھا میم میں تو بس اس لئے کہ رہی تھی آپ ابھی ہو اسپتال سے آئیں ہیں اور سرنے آپ کو یہاں دیکھ لیا تو غصہ کریں گے وہ سختی سے کہ کر گئے تھے کہ آپ روم سے باہر نہ آئیں"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیات منہ بنا کر وہاں رکھے ایک صوفہ پر بیٹھ جاتی ہے

"میں بہت بور ہو رہی تھی روم میں اسی لئے یہاں بیٹھ گئی

ایسا کرو تم میرے روم میں آ جاؤ ہم لوگ باتیں کریں گے اور میں بور بھی نہیں ہوں گی"

اس سے پہلے کہ سلمہ کوئی جواب دیتی پیچھے سے زرویز کی آواز سے وہ اچھل پڑتی ہے

"تمہاری بوریٹ دور کرنے کے لئے میں کافی ہوں لٹل گرل... اس لئے تمہیں کسی اور کی ضرورت نہیں ہے"۔



NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سلمہ اپنی ہنسی دباتے ہوئے چلی جاتی ہے

اور زرویز حیات کا ہاتھ پکڑ کے اسے احتیاط سے کھڑا کرتا ہے

"تم روم سے باہر کیوں آگئیں۔ ابھی ہو اسپتال سے آئی ہو اور آتے ہی سیڑیاں اکیلے اتر آئی ہو... ہمممم چلو آؤ روم میں چلیں"

حیات بنا کچھ کہے اسکے ساتھ چل پڑتی ہے

روم میں آکر وہ اسے بیڈ پر بیٹھاتا ہے

"ابھی پوری طرح سے ٹھیک تو ہوئی نہیں ہو اور ڈائریکٹ نیچے پہنچ گئی تمہیں احتیاط کی

سخت ضرورت ہے لٹل گرل!"



زرویزا کے سامنے بیٹھتا ہوا کہتا ہے

"وہ میں بہت بور ہو رہیں تھی اسی لئے نیچے چلی گئی"

"اگر بور ہو رہی ہو تو مجھے بتاؤ میں ہوں نہ , کسی نوکر سے بات کرنے کی کیا ضرورت

ہے"

زرویرونم لہجے میں کہتا ہے

"آپ یہاں تھے ہی نہیں کیسے کہتی آپ کو"



حیات منہ بنا کر کہتی ہے

"اچھا تمہاری بوریت کا ایک علاج ہے .. میں تمہارے لئے کچھ لایا ہوں"

زرویرونم سے باہر جاتا ہے اور تھوڑی دیر میں واپس آتا ہے جب اسکے ہاتھوں میں

ایک شوپر ہوتا ہے وہ حیات کے سامنے بیٹھ کر اسے کھولتا ہے

... تو اس میں فون ہوتا ہے جسے دیکھ کر حیات حیران ہوتی ہے

"یہ تو نیا فون ہے میرا مطلب کیا میرے پاس پہلے فون نہیں تھا" ...

"تھا مگر وہ ایک سیڈنٹ کے وقت ٹوٹ گیا تھا"

زرویز بہت مہارت سے جھوٹ بول جاتا ہے



حیات سمجھتے ہوئے سر ہلا دیتی ہے

... اور فون ہاتھ میں لے کر چیک کرنے لگتی ہے

اتنے میں زرویز واشروم چلا جاتا ہے چیخ کرنے

تھوڑی دیر بعد وہ باہر آتا ہے تو ٹراؤڈرز شرٹ میں ملبوس ہوتا ہے

حیات اب فون سائیڈ ٹیبیل پر رکھ کر بیڈ کراؤن کے ساتھ ٹیک لگا کر سوچوں میں گم
ہوتی ہے

"کیا سوچ رہی ہو؟"



حیات چونک کر اسے دیکھتی ہے اور پھر زبردستی مسکراتی ہے

"کچھ نہیں بس ایسے ہی"

"چلو ایسا کرتے ہیں نیچے چلتے ہیں کھانا لگ چکا ہوگا"

وہ دونوں نیچے کھانا کھانے آتے ہیں تو کھانا ڈائیننگ ٹیبل پر لگ چکا ہوتا ہے
 زریز حیات کے لئے چیئر کھینچتا ہے جس پر وہ احتیاط سے بیٹھ جاتی ہے

زریز پہلے حیات کی پلیٹ میں کھانا ڈالتا ہے اور اسے شروع کرنے کو کہتا ہے
 کھانا خوش گوار ماحول میں کھایا جاتا ہے

زریز سلمہ کو آواز دے کر حیات کو روم میں چھڑوا دیتا ہے اور اسے کہتا ہے کہ وہ کافی
 لے کر آتا ہے

حیات کے جانے کے بعد وہ اٹھ کر کچن میں جاتا ہے

... کافی بنانے کے لئے چولہے پر رکھتا ہے اور دو کپ

نکال کر سلپ پر رکھتا ہے کافی بنا کر اسے کپ میں ڈالتا ہے اور پھر جیب سے ایک شیشی

نکال کر دو ڈراپس ایک مگ میں ڈال دیتا ہے اور ٹرے اٹھا کر اپنے روم کی طرف بڑھ جاتا ہے

روم میں آکر وہ ٹرے سائیڈ پر رکھتا ہے اور ایک مگ حیات کے ہاتھ میں پکڑاتا ہے جو بیڈ کراؤن کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھی ہوتی ہے

"تھینک یو"

وہ یہ کر مگ ہاتھوں میں لئے بیٹھ جاتی ہے
... جب کے زرویز لپ ٹاپ کھول کے

تھوڑی دیر گزرنے کے بعد وہ سائیڈ پر دیکھتا ہے تو حیات سوچکی ہوتی ہے وہ مگ کی طرف دیکھتا ہے جو خالی پڑا ہوتا ہے
وہ مسکرا دیتا ہے

... یہاں اسکے گھر والے موجود ہوتے تو کبھی یقین نہ کرتے کیوں کہ جو زریز صرف
ضرورت کے وقت مسکراتا تھا وہ اب بات بات پر مسکراتا ہے

زریز لپ ٹاپ سائیڈ پر رکھ کے لیٹ کر آنکھیں بند کر لیتا ہے



صبح کھڑکی سے آتی تیز روشنی کی وجہ سے زریز کی آنکھ کھلتی ہے

وہ اٹھ کر بیٹھتا ہے تو سائیڈ پر نظر پڑتے ہی اسکو ہوش آتا ہے

کیوں کہ حیات سائیڈ پر نہیں ہوتی

... وہ اٹھ کر واشر و مچیک کرتا ہے مگر وہ وہاں بھی نہیں ہوتی وہ اسکو آوازیں دیتا ہوا

نیچے اترتا ہے

لیکن اسے حیات کہیں دکھائی نہی دیتی اسکا غصے سے بُرا حال ہو رہا ہوتا ہے

... آوازیں سنتی ہوئی سلمہ اور کوثر کچن سے باہر آتی ہیں

"حیات کہاں ہے میں نے بکو اس کی تھی نہ اسکا دھیان رکھو کہاں ہے اب وہ؟"

اسکی دھاڑ سے سامنے کھڑی کوثر اور سلمہ سہم جاتی ہیں پھر سلمہ ہمت کر کے بولتی ہے

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"سر ممیم باہر لان میں ہیں"

زر ویز پہلے حیران ہوتا ہے اور پھر تقریباً بھاگتا ہوا لان میں جاتا ہے

لان میں نظر دوڑاتے ہی اسے وہ دشمن جان سفید فراق میں پھولوں کے سامنے کھڑی

نظر آ جاتی ہے

زر ویز کے لئے یہ پہچاننا مشکل ہوتا ہے کہ سامنے لگے سفید پھول زیادہ حسین ہیں یا
سامنے کھڑی لڑکی وہ بچوں کی طرح ان پھولوں کو ہاتھ لگاتی ہوئی خوش ہو رہی تھی

اس لڑکی کی پشت اسکی طرف تھی، اسکے لمبے گھنے بال اسکی کمر پر بکھرے ہوئے تھے
وہ جھک کے اپنی سفید انگلیوں کی پوروں سے سامنے لگے سفید پھولوں کو چٹھور ہی تھی
... اسکے جھکنے سے اسکے چہرے کے سامنے کچھ آوارہ لٹیں آتی ہیں

جنہیں وہ ہاتھوں کی مدد سے پیچھے کرتی ہے تو اسکا جگمگاتا چہرہ واضح ہوتا ہے
اسکی کھلکھلا ہٹ اسکے کانوں میں گونجتی ہے

زر ویز اپنے دل پر ہاتھ رکھتا ہے اسکا دل بہت تیز دھڑک رہا ہوتا ہے۔ اسے اس لڑکی
سے آج عشق ہو گیا تھا

وہ آگے بڑھ کر اسکے قریب جاتا ہے

... اور اسکے پیچھے جا کر کھڑا ہو جاتا ہے اور بہت آہستہ سے اسکے کان میں سرگوشی کرتا

ہے

"یا حیاة الروح

قلبی ماداق النوم

ولا یوم ولا حرتاح

رح تنسی او تھوانی"



حیات ایک جھٹکے سے پیچھے مڑتی ہے اور اسے اپنے اتنا قریب دیکھ کر گھبرا جاتی ہے اوپر

سے اسکی کہی بات میں سے ایک لفظ بھی اسے سمجھ نہی آتا

حیات اس سے دو قدم پیچھے ہو کر کھڑی ہوتی ہے جسے زرویز فور آٹوٹ کر لیتا ہے لیکن

انگور کر دیتا ہے

"لکھیا کہا بھی آپ نے؟"

"کچھ نہی تمھیں سمجھ نہی آئے گی"

خیر میں تمھیں پورے گھر میں ڈھونڈ رہا ہوں اور تم یہاں پر ہو

"میں جلدی جاگ گئی تھی اسی لئے یہاں آگئیں"

... اور موسم بھی اچھا ہو رہا تھا اسی لئے

"مجھے تمہارے کہیں آنے جانے سے کوئی پرابلم نہی ہے بس مجھے بتا کر ادھر ادھر ہوا

کر و میں پریشان ہو گیا تھا"

"لیکن آپ اتنی سی بات پر پریشان کیوں ہو گئے تھے"

زرویز اسکا ہاتھ تھام کر اسے خود سے قریب کرتا ہے

"وہ اس لئے لٹل گرل کیوں کے اب میں تمہیں کھونے کا رزق نہیں لے سکتا"

حیات کو اسکی آنکھوں میں صرف سچائی

محبت اور پوزیشنس نظر آتی ہے



"اور اگر کہیں کھو گئی تو؟"

حیات آنکھیں بڑی کر کے پوچھتی ہے

"اول تو میں تمہیں کھونے نہیں دوں گا لیکن اگر کھو گئی تو میں تمہیں ڈھونڈ لوں گا"

زر ریز کے لہجے میں یقین ہوتا ہے... اچانک زر ریز کا فون بجنے لگتا ہے... حیات اس

سے ہاتھ چھڑوا کر اندر چلی جاتی ہے

زر ویز فون اٹھاتا ہے

"السلام وعلیکم! باباجان"

"وعلیکم اسلام

مجھے لگا تھا زرویز کہ تمہیں بی جان سے تھوڑا پیار تو ہو گا لیکن نہی تمہیں تو انکی ذرا سی

بھی پرواہ نہی"

فیاض صاحب سلام کا جواب دیتے ہی بول پڑتے ہیں۔ جس پر زرویز آنکھیں میچتا ہے

"سوری باباجان کام میں اتنا مصروف ہو گیا کہ دماغ میں نہی رہا

اب کیسی طبیعت ہے بی جان کی۔۔

"ہاں ہم لوگ تو اب تمہیں یاد بھی نہیں رہتے

ہے" بی جان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے زرویزا نکابی پی ہائی رہتا

"بابا آئی پروس میں کل ہی چکر لگاتا ہوں آپ بی جان کا خیال رکھیں"

فیاض صاحب فون کاٹ دیتے ہیں اور زرویزا پریشانی سے سوچتے ہوئے اندر چلا جاتا ہے

حیات روم میں آکر فون یوز کر رہی ہوتی ہے جب زرویزا اندر آتا ہے

اور اسکے ہاتھوں سے فون لیتا ہے

"تم اوپر کیوں آگئی تمہیں پتا ہے نہ ڈاکٹر نے منا کیا ہے بار بار اوپر نیچے ہونے سے

ناشتہ لگ گیا ہے آؤ نیچے چلیں "

زرویز فون سائیڈ پر رکھتا ہوا کہتا ہے

"مجھے بھوک نہیں ہے بلکل بھی میرا دل بھی نہیں چاہ رہا"

"دل نہیں چاہ رہا تب بھی کھانا پڑے گا کیوں کہ تم نے میڈیسنز بھی کھانی ہیں شاہباش اٹھو

"

حیات کونہ چاہتے ہوئے بھی اٹھنا پڑتا ہے لیکن وہ ناشتہ کرنے کے فوراً بعد اپنے روم میں
واپس آ جاتی ہے تھوڑی دیر بعد زرویز بھی روم میں آ جاتا ہے اور حیات کے پاس بیڈ پر آ
کر بیٹھتا ہے

"حیات میری بی جان کی طبیعت بلکل ٹھیک نہیں ہے مجھے سوات جانا ہوگا

حیات اسکی بات پر سیدھی ہو کر بیٹھتی ہے

"لیکن آپ نے تو کہا تھا آپ انکے ساتھ نہیں رہتے"

"ہاں تو میں نے یہ ضرور کہا تھا لیکن کبھی کبھار چکر لگا لیتا ہوں
 اب بابا کا فون آیا ہے میں جانا نہیں چاہتا تھا لیکن اگر بی جان کی طبیعت خراب نہ ہوتی تو
 تمہیں اکیلا چھوڑ کر کبھی نہ جاتا"

"ٹھیک آپ چلے جائیں مجھے کوئی پروہلم نہیں"

حیات اسے مسکرا کر کہتی ہے

زرویز اسکا ہاتھ تھامتا ہے

"میں جانتا ہوں کہ تمہارے دماغ میں اس وقت بہت سے سوالات ہیں لیکن میں وعدہ کرتا ہوں کہ واپس آ کر تمہیں تمہارے ہر سوال کا جواب دوں گا لٹل گرل"



حیات آنکھیں بڑی کر کے سر ہلا دیتی ہے
اسے دیکھ کر زرویز بے اختیار ہنس پڑتا ہے

زرویز کو اسکی یہ ادا بہت پسند تھی

... بلکہ اسکو تو اسکی ہر ادا سے عشق تھا

"اور آپ آئیں گے کب تک؟"

حیات کو ایک دم خیال آتا ہے تو پوچھ لیتی ہے

"کیوں تمہیں میری یاد ستائے گی؟"

زرویز آنکھوں میں شرارت لئے پوچھتا ہے

حیات اسکی بات پر جھینپ جاتی ہے



"ویسے میری کوشش یہی ہوگی کہ جلد از جلد آنے کی کوشش کروں لیکن شاید کل

شام میں وہاں سے نکلوں

حیات سمجھتے ہوئے سر ہلا دیتی ہے

"تو پھر تو میں آپکی پیلنگ کر دیتی ہوں"

حیات جلدی سے اٹھتے ہوئے کہتی ہے

"اب آرہی ہے نہ شوہروں والی فیلنگ"



NEW ERA MAGAZINE.com

Novels|Afsana|Articles|Bollywood|Gossip|Reviews

زرویز نے منہ کر کے بڑبڑاتا ہے

حیات پیچھے مڑ کر نا سمجھی سے اسکی طرف دیکھتی ہے

"کچھ کہا آپ نے؟"

زرویز ہڑبڑا کر نفی میں سر ہلاتا ہے اور اٹھ کر واشروم چلا جاتا ہے

اگھنٹے بعد زریز حیات کو اچھے سے اپنا خیال رکھنے

دوائیاں ٹائم پر کھانے سے اور اپنے کمرے میں رہنے کی تاکید کر کے چلا جاتا ہے

وہ موٹروے کے ذریعے سوات جا رہا ہوتا ہے وہ چاہتا تو حیات کو ساتھ لے جاسکتا تھا لیکن وہ حویلی میں کسی کو بتانا نہیں چاہتا تھا کہ اسے شادی کر لی ہے کیوں کہ وہ جانتا تھا کہ حویلی میں اس بات سے کیا کوہرام مچ سکتا ہے اور وہ فعال حیات کے لئے ٹینشن کریٹ نہیں کرنا چاہتا تھا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ۳ گھنٹے کے مسلسل سفر کے بعد خان حویلی کے باہر گاڑی کا ہارن بجارہا ہوتا ہے جسے

سننے ہی گاڑی حویلی کا دروازہ کھول دیتا ہے

وہ کار پارک کر کے اندر کی طرف بڑھتا ہے اور سیدھا بی جان کے کمرے کی طرف جاتا

ہے

بی جان کے کمرے کا دروازہ ناک کر کے اجازت پانے کے بعد وہ اندر آتا ہے جہاں
اسکے بابا اور موڑے پہلے سے موجود ہوتے ہیں

وہ سب کو مشترکہ سلام کر کے بی جان کے پاس جا کر بیٹھ جاتا ہے



"کیسی طبیعت ہے اب آپکی بی جان؟"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آگئی تمہیں یاد اپنی بی جان کی

فکرنا کرو زندہ ہوں ابھی"

"کیسی باتیں کر رہی ہیں بی جان اللہ آپکی عمر دراز کرے"

بی جان سر جھٹک دیتی ہیں

"زر ویز پتا نہیں تم کس پر چلے گئے ہو

ہمارے خاندان میں تو ایسا کوئی نہی

-- خضر اور داؤد بھی تو ہیں جب سے بی جان کی طبیعت خراب ہوئی ہے ملتے نہیں ہیں

ان کے پاس سے"



بابا جان کی بات پر زرویز شرمندگی سے سر جھکا لیتا ہے

"سوری بابا جان

میں سچ میں کسی ضروری کام میں پھنسا ہوا تھا اور نہ میں فوراً آنے کی کوشش کر رہا تھا"

"ایسا کونسا ضروری کام تھا جو تم آنہ سکے؟"

باباجان زرویز سے پوچھتے ہیں تو بی جان اور موڑے اسکی طرف دیکھتے ہیں

زرویز نظریں چڑا جاتا ہے۔۔



"کچھ نہی باباجان ایسے آفس کا کام تھا

بس اسی لئے"

بی جان اسکی بات کاٹ دیتی ہیں

تو ہزار بار تو کہا ہے تمہیں کہ اپنا بزنس یہاں شفٹ کر لو

لیکن تم کسی کی سن لو ایسا تو ہو نہی سکتا نہ۔۔

زر ویز اس دفع خاموش رہتا ہے

"تم میری بات سن بھی رہے ہو یا نہیں؟"

"سن رہا ہوں بی جان کانوں سے سن رہا ہوں"



"تو کوئی جواب بھی تو دونہ"

بی جان دانت پیس کر کہتی ہیں

"بی جان"

!جب آپکو میرے جواب کا پتا ہے تو کیا فائدہ پھر سے بحث کرنے کا"

زرویز جھنجھلا کر کہتا ہے

"دیکھو زرویزا اگر تم اپنا بزنس یہاں سیٹ نہی کرنا چاہتے تو نہ کرو تم راہین سے نکاح کر

کے اسے ادھر لے جاؤ



NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زرویزا کی بات پر کھڑا ہو جاتا ہے

"بی جان پھر روہی بات میں آپ کو کیسے سمجھاؤں یہ ناممکن ہے"

"کیوں ناممکن ہے آخر؟"

"ٹھیک ہے بی جان میں اس بارے میں سوچوں گا"

زر ویز جان چھڑاتے ہوئے کہتا ہے

لیکن اسکی اس بات پر بی جان

بابا جان اور موڑے خوشی سے نہال ہو جاتے ہیں

بی جان اٹھ کر زرویز کا ماتھا چومتی ہیں



"مجھے پتا تھا زرویز کہ تم ایک دن مان جاؤ گے"

"بی جان میں ابھی مانا نہیں ہوں میں نے صرف یہ کہا ہے

کہ میں اس بارے میں سوچوں گا"

"سوچنے پر مان گئے نہ بہت جلد شادی کے لئے بھی راضی ہو جاؤ گے مجھے پورا یقین ہے

”

زرویزانگی بات اگنور کر کے چلا جاتا ہے

یہ بات صبح تک پوری حویلی میں پھیل چکی تھی

خضر اور لائبنہ رامین کو چھیڑ رہے ہوتے ہیں جب کہ داؤد خالی خالی نظروں سے رامین کے چہرے کی خوشی دیکھ رہا ہوتا ہے

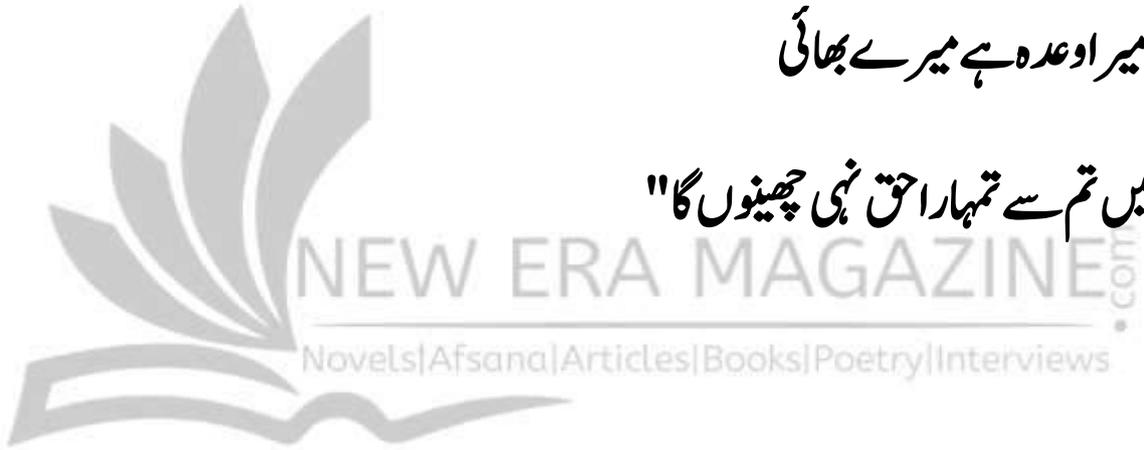
جب کہ لاؤنج میں آتما زرویز سب کو دیکھ کر دروازہ پر ہی جم جاتا ہے
اسکی نظریں داؤد کے چہرے پر ہوتی ہیں داؤد خود کو کسی کی نظروں کے حصار میں
محسوس کر کے نظر اٹھاتا ہے تو سید ہازر ویز خان کے وجود سے ٹکراتی ہیں

وہ نم آنکھوں سے مسکرا دیتا ہے

کسی اور کو اسکی آنکھوں میں چھپی نمی اور اسکے چہرے پر آئی اداس مسکراہٹ نظر آتی
یا نہ آتی زرویز خان دورانی کی نظروں سے چھپ نہیں سکی تھی

"میرا وعدہ ہے میرے بھائی

میں تم سے تمہارا حق نہیں چھینوں گا"



زرویزیہ سوچ کر واپس کمرے میں آجاتا ہے اسے سمجھ نہیں آرہی ہوتی کہ کیا کرے

بی جان کی طبیعت کی وجہ سے انہیں کچھ بتا بھی نہیں سکتا تھا

اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کس طرح اس سچویشن سے باہر آئے

وہ اپنا فون اٹھاتا ہے اور حیات کو فون ملاتا ہے

دو تین بیل کے بعد فون اٹھا لیا جاتا ہے

"السلام وعلیکم"

"وعلیکم سلام"

کیسی ہو؟"



"ٹھیک ہوں بی جان کی طبیعت کیسی ہے؟"

"بہتر ہے اب"

تمہاری طبیعت ٹھیک ہے نہ

ناشتہ کر لیا؟"

"جی میری طبیعت بھی ٹھیک ہے اور ناشتہ بھی کر لیا"

"گڈ"

.. اور صبح سے کیا کیا؟



NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Ar...

"کچھ نہیں یہاں کرنے کے لئے ہے ہی کیا"

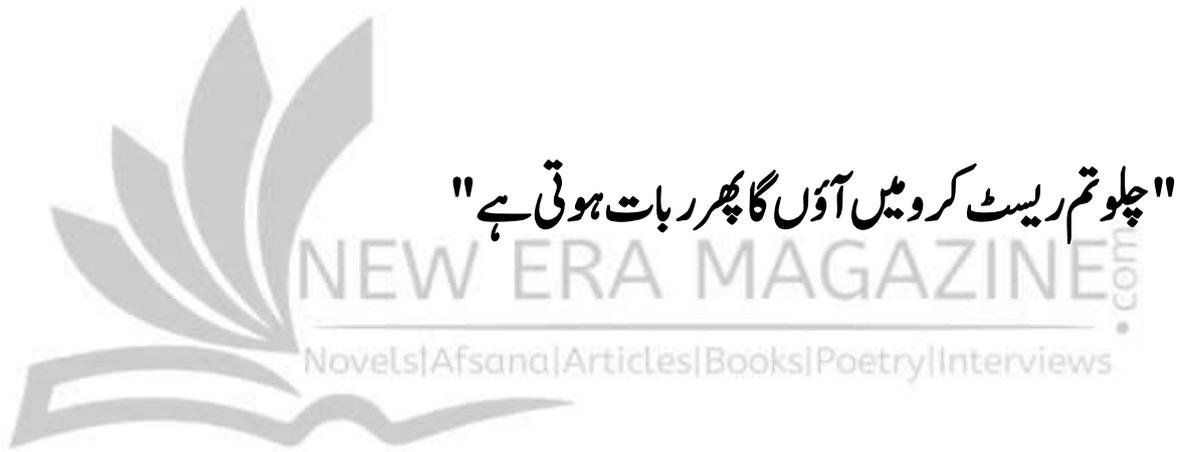
. صبح سے بور ہو رہی ہوں"

حیات منہ بنا کر کہتی ہے

زرویزدھیمہ ساہنس دیتا ہے

"فکر نہ کرو میں آجاؤں گا تو بور نہی ہونے دوں گا"

حیات خاموش رہتی ہے



"چلو تم ریٹ کرو میں آؤں گا پھر ربات ہوتی ہے"

"ٹھیک ہے"

حیات یہ کہ کر فون کاٹ دیتی ہے

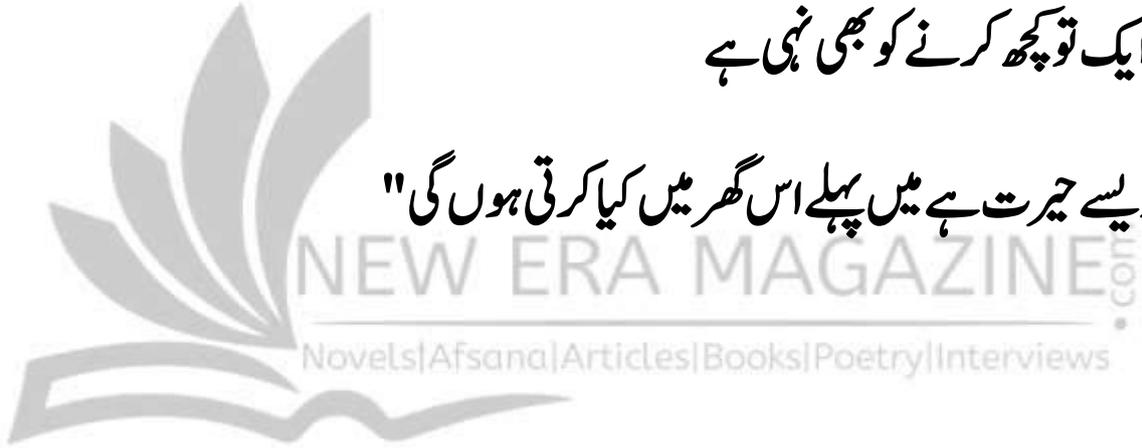
"انف اس قدر عجیب فیل ہو رہا ہے اتنی گھٹن ہو رہی ہے اس گھر میں

میں پہلے کیسے رہتی تھی اس گھر میں "

حیات اپنے کمرے میں بیڈ پر بیٹھی بڑ بڑا رہی ہوتی ہے

"ایک تو کچھ کرنے کو بھی نہیں ہے

ویسے حیرت ہے میں پہلے اس گھر میں کیا کرتی ہوں گی "



وہ خود سے باتیں کرتی ہوئی لیٹ جاتی ہے

زرویز سے پورا دن وہاں رکا نہیں جاتا اسی لئے وہ

12:00

بجے ہی حویلی سے اسلام آباد کے لئے نکل جاتا ہے

اسے حیات کی فکر ہو رہی ہوتی ہے اسے کچھ غلط ہونے کا احساس ہو رہا ہوتا ہے وہ وہ

گاڑی کی سپیڈ بڑھاتا ہے

وہ جلد از جلد حیات کے پاس پہنچنا چاہتا تھا



حیات پورا دن بیٹھی بور ہوتی رہتی ہے

. شام میں وہ باہر جانے لگتی ہے جب کوثر اسے روکتی ہے

"میم آپ کہاں جا رہی ہیں؟"

کوثر پریشانی سے پوچھتی ہے

"باہر جا رہی ہوں تھوڑی دیر واک کرنے کے لئے"

"لیکن میم آپ باہر نہیں جاسکتی سرنے سختی سے منا کیا ہے

اور آپ کی طبیعت بھی ٹھیک نہیں ہے

میں زیادہ دور نہیں جاؤں گی سامنے ہی جا رہی ہوں

اور ویسے بھی تمہارے سر آج نہیں آئی گے



اور جب وہ یہاں نہیں ہوں گے تو انہیں پتا کیسے چلے گا"

حیات کمال اطمینان سے کہتی ہے

"لیکن میم"

حیات اسکی بات سنے بغیر ہی باہر کی طرف چلی جاتی ہے

جبکہ پیچھے کوثر پریشانی سے کچن کی طرف جاتی ہے



حیات تھوڑی دیر میں واک کرتے ہوئے کافی دور آ جاتی ہے

چاروں طرف مغرب کی اذانیں گونج رہی ہوتی ہیں

ہر طرف اندھیرا چھا رہا ہوتا ہے

زر ویز پورچ میں گاڑی کھڑی کر کے اندر کی طرف جاتا ہے

جب کہ کچن سے نکلتی کوثر اسکو آواز دیتی ہے لیکن وہ ہاتھ کے اشارے سے اسے
روک کر اوپر کی طرف بڑھ جاتا ہے اسے اس وقت صرف حیات کو دیکھنا تھا

وہ کمرے میں آتا ہے تو ٹھٹھک کر رک جاتا ہے حیات روم میں نہیں ہوتی

وہ واشر و مچیک کرتا ہے لیکن وہ اسے وہاں بھی نہیں ملتی

اسے لگتا ہے شاید وہ لان میں ہو

وہ بڑے ضبط سے اپنے کمرے کی کھڑکی سے لون میں جھانکتا ہے

لیکن وہ اسے پورے لان میں کہیں دکھائی نہیں دیتی

ہر طرف اندھیرا پھیل چکا ہوتا ہے

بس زرویز کا صبر جواب دے دیتا ہے

وہ تقریباً بھاگتا ہوا نیچے آتا ہے اور سلمہ اور کوثر کو آواز دینے لگتا ہے

اسکی آواز سنتے ہی دونوں بھاگتی ہی کچن سے باہر آتی ہیں

"حیات کہاں ہے؟"



NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Poetry|Ghazal|Humor|Cartoon|Children's|Etc.

اسکی دھاڑ سے سارا گھر لرز جاتا ہے

.. اور سامنے کھڑی سلمہ کے پیر کپکپانے لگتے ہیں

"میں کوئی بکو اس کر رہا ہوں کہاں ہے حیات؟"

زرویز کا غصے سے برا حال ہو رہا ہوتا ہے

دماغ کی رگیں تنی ہوتی ہیں
کوثر ہمت کر کے بولتی ہے

"سسر میں نے میم کو مننا کیا تھا لیکن انہوں نے میری بات نہی مانی"



زرویزا سکی بات سنتے ہی آگے آتا ہے جڑے سختی سے بھنچے ہوتے ہیں

"کیا کہا تم نے ہاں؟ کیا نہی مانا اس نے"

زرویزا سختی سے پوچھتا ہے

"سسر میم کو گھبراہٹ ہو رہی تھی وہ اسی لئے واک پر گئی تھی لیکن ابھی تک واپس ہی

نہی آئیں"

زرویز اپنے ہاتھوں کو زور سے بھنچتا ہے اسے سمجھ نہی آتی وہ کیا کرے

اسکو سخت غصہ آتا ہے حیات پر

اسے اپنی غلطی کا احساس شدت سے ہوتا ہے کاش وہ حیات کو یہاں اکیلا چھوڑ کر نہ جاتا

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اگر اسے کچھ ہو انہ تو میں تم دونوں کو نہی بخشوں گا سمجھی؟"

وہ کوثر اور سلمہ کو یہ کہ کر باہر کی طرف بڑھتا ہے

جب اسکی نظر سامنے سے آتی حیات پر پڑتی ہے

زرویز کی اس پر نظر پڑتے ہی اسکو شدید غصہ اپنی لپیٹ میں لیتا ہے

غصے سے اسکا چہرہ سرخ ہو رہا ہوتا ہے

حیات کی نظر جیسے ہی اس پر پڑتی ہے تو اسے خطرے کی گھنٹی بجتی محسوس ہوتی ہے

اسے اپنی غلطی کا احساس ہوتا ہے



حیات آہستہ قدموں سے آگے بڑھتی ہے

جب کہ زرویز تیز قدموں سے اسکی طرف بڑھتا ہوا اسکا ہاتھ سختی سے پکڑ کے کمرے

کی طرف بڑھتا ہے جب کہ حیات اسکے اس جاریمانارویے پر ششدرہ جاتی ہے زرویز

اسے کمرے میں لا کر زور سے بیڈ پر پٹختا ہے

حیات پلٹ کر کچھ کہنے لگتی ہے

"زرویز میری بات"

چٹاخ

حیات کو اپنا چہرہ جلتا ہوا محسوس ہوتا ہے وہ منہ پر ہاتھ رکھے شاک سی زرویز کو دیکھتی ہے



NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ایک لفظ نہیں"

ایک لفظ بھی اور نہیں"

زرویز انگلی اٹھا کر چیختا ہے تو حیات سہم کر اچھل پڑتی ہے

زرویڑ کمرے میں ادھر ادھر چکر لگا کر اپنا غصہ کنٹرول کرنے کی کوشش کرتا ہے

جب کہ حیات کا دماغ اسکے تھپڑ سے ہی سن ہو جاتا ہے

اسے یقین نہیں آرہا ہوتا



NEW ERA MAGAZINE.com

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Drama|Screenplay|Etc.

"جب میں نے منا کیا تھا

جب میں نے منا کیا تھا تو کیوں گئی باہر

بکو اس کی تھی نہ میں نے

کیوں گئی مجھے چھوڑ کر

زرویڑ اسکو کندھوں سے پکڑ کے جنجھوڑتا ہے

حیات نفی میں سرہلاتی ہے

"نہی میں آپکو چھوڑ کر کہیں نہی گئی تھی"

لیکن زریز تو اس وقت کچھ سن ہی نہی رہا تھا
اسے تو بس خوف تھا کہ حیات اسے چھوڑ کر نہ چلی جاتی یا اسے اگر کچھ ہو جاتا تو اس سے
آگے وہ کچھ سوچنا بھی نہی چاہتا تھا

"اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو

تو میں کیا کرتا ہاں؟ حیات بتاؤ میں کیا کرتا"

زرویز اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام کر کہتا ہے

وہ اس وقت ایک جنونی شخص لگ رہا تھا

اسکی آنکھیں لال ہو رہی ہوتی ہیں

حیات کو اس سے خوف آتا ہے وہ ڈر سے کپکپا رہی ہوتی ہے

حیات اسکے ہاتھ جھٹک کر اس سے دور ہوتی ہے اور بنا وقت ضائع کیے ڈریسنگ روم
میں گھس کر خود کو لاک کر لیتی ہے اور دروازے کے ساتھ لگ کر بیٹھتی چلی جاتی ہے

زرویز اسکے پیچھے بھاگتا ہے لیکن وہ خود کو لاک کر چکی ہوتی ہے

زرویز دروازہ بجاتا ہے

"حیات دروازہ کھولو مجھے تم سے بات کرنی ہے"

(لیکن حیات کوئی جواب نہیں دیتی)

حیات میں نے کہا دروازہ کھولوا بھی اور اسی وقت

... ورنہ مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہوگا"

حیات مسلسل روتے ہوئے نفی میں سر ہلارہی ہوتی ہے۔



"نہی، نہی میں نہیں کھول گی

مجھے آپ سے خوف آرہا ہے، ڈر لگ رہا ہے

آپ بہت غصے میں ہیں زرویز پلرز جائیں یہاں سے پلرز

حیات ہچکچکیوں کے درمیان بولتی ہے

زرویز دروازے پر ایک مکھمار کر کمرے سے باہر نکل جاتا ہے لیکن جاتے جاتے بھی

دروازہ دھاڑ کی آواز سے بند کر کے جاتا ہے

اندر بیٹھی حیات اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لیتی ہے

اور پھوٹ پھوٹ کر رو دیتی ہے

وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ زریزاسکے ساتھ ایسا کرے گا



دوسرے کمرے میں آکر زریزا اپنے غصے کو قابو کرنے کی کوشش کرتا ہے

اسے سمجھ نہیں آرہی ہوتی کہ اسنے یہ کیوں کیا

زریزخان دورانی کو آج اس بات کا احساس شدت سے ہو رہا تھا کہ حیات اسکی کمزوری

بن چکی تھی

وہ اسکے لئے اسکا سب کچھ بن گئی تھی اسے نہیں پتا تھا کہ اسے کب اس سے اتنی محبت ہو

گئی کہ اسکے دور جانے کا احساس بھی اسکے لئے جان لیوا ہو گیا

وہ اپنا سر ہاتھوں میں تھامے صوفہ پر بیٹھ جاتا ہے

"میں نے یہ کیا کر دیا

میں نے اس لڑکی کو تھپڑ مارا جو مجھے اب اپنا سب کچھ مانتی ہے جس کے لئے میرے

علاوہ اب اور کوئی اپنا نہیں

یا اللہ یہ میں نے کیا کر دیا"



اس نے غصے میں آ کر حیات پر ہاتھ تو اٹھا دیا تھا لیکن اب وہ پچھتا رہا تھا

حیات پر کیا بیت رہی ہوگی اسے اب اسکی فکر تھی

وہ تقریباً دو گھنٹے بعد خود کو ریلیکس کر کے اپنے روم میں جاتا ہے حیات اب تک

ڈریسنگ روم سے باہر نہیں آئی ہوتی

زر ویز ڈوپلیکیٹ کیز لے کر ڈریسنگ روم کا دروازہ آہستہ سے کھول ہے
 حیات روتے روتے سوچکی تھی زر ویز آگے بڑھ کر اسکے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھتا
 ہے اسکے چہرے پر آنسوؤں کے مٹے مٹے نشان ہوتے ہیں دائیں گال سرخ ہو رہا ہوتا
 ہے

وہ اپنی انگلیوں کی پوروں کو اسکے چہرے پر نرمی سے پھیرتا ہے

حیات کو نیند میں نرم سانس اپنے چہرے پر محسوس ہوتا ہے

وہ کسمسا کر اپنی آنکھیں کھولتی ہے تو سامنے زر ویز کو دیکھ کر ڈر جاتی ہے

اور فوراً دیوار کے ساتھ لگ کر بیٹھ جاتی ہے

اسکے چہرے پر ڈر دیکھ کر زر ویز کو خود پر غصہ آتا ہے

"حیات ایم سوری میں یہ نہیں کرنا چاہتا تھا

لیکن میں ڈر گیا تھا

حیات رونا شروع ہو جاتی ہے

"حیات دیکھو پلزرومت مجھے تکلیف ہو رہی ہے تمہیں اس طرح روتا دیکھ کر"

زریز حیات کا چہرہ ہاتھوں میں تھامنے لگتا ہے لیکن حیات ڈر کے پیچھے ہو جاتی ہے

"ایم سوری پلزمجھے کچھ نا کہیں میں آج کے بعد ایسا کچھ نہی کروں گی

آپ سے پوچھے بغیر کہیں نہیں جاؤں گی"

زریز اسے بازو سے پکڑ کے کھڑا کرتا ہے اور روم میں لا کر بیڈ پر بیٹھاتا ہے

حیات کسی ربوٹ کی طرح اسکے ساتھ چلتی بیڈ پر بیٹھ جاتی ہے

زرویز اسکے سامنے بیٹھ کر اپنے مضبوط ہاتھوں میں اسکے ہاتھ نازک تھامتا ہے

"میری طرف دیکھو حیات"



حیات اپنی سبز کانچ کی بھگی آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھتی ہے

"حیات میں جانتا ہوں میں نے بہت غلط کیا

بہت زیادہ غلط لیکن میں ڈر گیا تھا حیات

مجھے لگا تم مجھے چھوڑ کر چلی گئی ہو

تم سوچ بھی نہیں سکتی مجھ پر کیا بیت رہی تھی

ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی نے میرے جسم سے روح نکال لی ہو

... تم نہیں جانتی تم میرے لئے کیا ہو حیات

حیات حیران نظروں اسے دیکھ رہی ہوتی ہے

"زروز میں آپکو چھوڑ کر کیوں جاؤں گی

جب کہ میرے پاس آپکے سوا اس دنیا میں دوسرا کوئی نہیں ہے

میں آپکو چھوڑ کر جاؤں گی بھی تو کہاں؟

آپ کو کس چیز کا ڈر ہے؟"

زروز اس سے نظریں پُرا جاتا ہے

"شاید تمہارے ایکسیڈنٹ کی وجہ سے میں ڈر گیا ہوں حیات

اب مجھ میں کھونے کی ہمت نہیں ہے

.. وعدہ کرو حیات تم مجھے چھوڑ کر نہیں جاؤ گی

... چاہے کچھ بھی ہو جائے کبھی کوئی ایسا وقت آئے کہ تمہیں مجھ میں یا کسی اور میں

سے کسی ایک کو چننا پڑے

.... تو پلزم مجھے چننا



"آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں زرویز

.مجھے ایسا کیوں کرنا"

زرویز اسکی بات کاٹ دیتا ہے

"نہیں حیات تم بس مجھ سے وعدہ کروا کر کبھی ایسا ہوا تو تم مجھے چھوڑ کر نہیں جاؤ گی"

حیات الجھن بھری نظروں سے اسے دیکھتی ہے

"ٹھیک ہے میں وعدہ کرتی ہوں"



زر ویز کو تھوڑا اطمینان ہوتا ہے

"اور اب پلز مجھے معاف کر دو

. میں نے تم پر ہاتھ اٹھایا"

"آپ نے مجھے تھپڑ مارا وہ بھی اتنی زور سے پھر مجھ پر شاؤٹ بھی کیا

. میں آپ سے ناراض ہوں بلکل بات نہی کروں گی"

حیات روتے ہوئے بلکل بچوں کی طرح کہتی ہے تو زرویز کی ہنسی نکل جاتی ہے

"آپ ہنس رہے ہیں جائیں اب تو میں بلکل بات نہی کروں گی"



"او کے اب میں بلکل نہی ہنسون گا سوری یار پلزمعاف کر دو نہ"

زرویز اپنے کان پکڑ کر کہتا ہے تو حیات اسکے ہاتھ نیچے کر دیتی ہے...

"اسکی ضرورت نہی ہے میں نے معاف کیا لیکن اگر آپ نے آئندہ کبھی ایسا کیا تو میں

آپ سے کبھی بات نہی کروں گی"

حیات انگلی اٹھا کر کہتی ہے

"اچھا بابا پکا اب آئندہ ایسا کبھی نہیں ہوگا"

اور دونوں ہنس پڑتے ہیں

رات کو حیات ٹیریس پر بیٹھی چاند کو دیکھ رہی تھی جب زرویزہ ہاتھوں میں کافی کے دو کپ تھامے اسکی ساتھ والی کرسی پر آ کر بیٹھتا ہے حیات اسکی طرف ایک نظر ڈالتی ہے اور واپس چاند کی طرف دیکھنے لگتی ہے وہ مسکرا کر ایک کپ اسے تھماتا ہے۔۔۔

"ابھی تک ناراض ہو؟"

زرویزہ اس پر گہری نظر ڈال کر پوچھتا ہے تو حیات

دوبارہ اسکی طرف مسکرا کر دیکھتی ہے اور نفی میں سر ہلاتی ہے

"نہیں میں آپکو معاف کر چکی ہوں۔"

زر ویز کھل کر مسکرا دیتا ہے۔

NEW ERA MAGAZINE.COM

"ویسے آپنے کہا تھا کہ جب آپ واپس آئیں گے تو مجھے میرے تمام سوالات کے جوابات دیں گے؟"

حیات کپ پر انگلی پھیرتی ہوئی پوچھتی ہے۔۔۔

"ہممم تو کیا پوچھنا چاہتی ہیں آپ مادام؟ بندہ ناچیز حاضر ہے"

حیات اسکے اس طرح کہنے پر جھینپ جاتی ہے۔ لیکن فوراً سنبھل کر پھر پوچھتی ہے۔

"ہم دونوں کی شادی کیسے ہوئی تھی مطلب ہماری عمروں میں اتنا فرق ہے ہم دونوں ایک دوسرے کو کیسے جانتے تھے"

حیات کے چہرے اور لہجے میں صرف الجھن ہوتی ہے جبکہ اسکے برعکس زرویزا طمینان سے کافی کے گھونٹ بھڑرہا ہوتا ہے۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کافی کا کپ سائیڈ پر رکھ کر وہ اسکے ہاتھ تھامتے ہے۔

"تم شروع سے یتیم تھی حیات (استغفر اللہ) (زر ویزدل میں کہتا ہے) میں اسی یتیم خانے میں ڈونیشن دینے گیا تھا اور وہیں تمہاری اور میری ملاقات ہوئی تھی بس تم مجھے پسند آ گئیں میں نے تمہیں پرپوز کر دیا اور تم نے مجھے ہاں کر دی۔ دیٹس اٹ۔"

زرویز زمانے بھر کی معصومیت اپنے چہرے پر سجا کر کہتا ہے کہ اس وقت یہاں کوئی
 بھی ہوتا تو اسکی بات پر یقین کر لیتا۔
 جبکہ حیات ہونق بنی اسے دیکھ رہی تھی۔

زرویز اسے اس طرح حیران دیکھتا ہے تو اسکی ہنسی نکل جاتی ہے۔



"کیا ہوا ایسے حیران کیوں بیٹھی ہو؟"

حیات نظروں کا زاویہ بدل لیتی ہے۔

"نہیں بس میں سوچ رہی تھی میں نے اتنی جلدی ہاں کیسے کر دی۔"

اسکی بات پر زرویز کا قہقہہ بلند ہوتا ہے۔

"کیا تمہیں اس بات کا افسوس ہے لٹل گرل؟"

حیات گڑ بڑا جاتی ہے۔



"نہیں ایسی بات نہیں ہے میں تو بس ایسے ہی پوچھ رہی تھی۔"

زرویز دھیرے سے مسکرا دیتا ہے۔

"اچھا کافی ٹھنڈی ہو رہی ہے وہ پی لو"

زرویز اپنا کپ ختم کر کے اسے کہتا ہے، تھوری دیر تک حیات بھی اپنی کافی ختم کر لیتی

ہے جب اسکے دماغ میں ایک اور سوال آتا ہے۔

"زرویز آپ مجھے لٹل گرل کیوں کہتے ہیں؟"

"ابھی تو تم نے کہا کہ تم مجھ سے چھوٹی ہو بس اسی لیے میں تمہیں لٹل گرل کہتا ہوں۔

"



وہ اسکی ناک کو ہلکا سا چھو کر کہتا ہے۔

"ہاں تو اس لٹل گرل سے شادی کر لی اپنے؟"

"کیا کروں تم پر دل جو آگیا تھا۔"

زرویز ہلکی سی آنکھ دبا کر کہتا ہے۔۔۔ اسکی آنکھوں کی چمک دیکھ کر حیات نظریں
جھکانے پر مجبور ہو جاتی ہے۔

اور آسمان پر چمکتا چاندان دونوں کو دیکھ کر ادا سی سے مسکراتا ہے۔

زرویز آفس میں بیٹھا میٹنگ اٹینڈ کر رہا تھا۔ جب اسکا موبائل بجتا ہے جسے وہ اگنور کر
دیتا ہے۔ میٹنگ ختم ہونے کے بعد وہ اپنے آفس روم میں آ کر ابھی بیٹھا ہی تھا جب
فون پھر سے بجنے لگتا ہے۔ وہ کوفت سے نظریں گھوماتا ہے۔ اور فون کان پر لگاتا ہے۔

"کیسے ہو داؤد؟"

"کبھی اپنی بی جان کا بھی حال پوچھ لیا کرو زرویز"

زرویز بی جان کی آواز سنتے ہی سیدھا ہوتا ہے۔

"بی جان آپ؟ سوری میں سمجھا کہ داؤد ہے۔"

"ہاں جب تم میرا فون نہیں اٹھاؤ گے تو ہم داؤد سے ہی فون کروائیں گے نا؟"



"کیسی ہیں بی جان آپ؟"

"ٹھیک ہوں تم بتاؤ؟ کیا فیصلہ کیا ہے تم نے؟"

زر ویز کو پتا تھا کہ بی جان کیا بات کرنے لگی ہیں لیکن وہ پھر بھی انجان بن کر پوچھتا ہے

...

"کیسا فیصلہ بی جان؟"

بی جان کو اسکی بات پر غصہ تو آتا ہے لیکن وہ ضبط سے کہتی ہیں...

"میں راین کی بات کر رہی ہوں زرویز..."



"بی جان آپ کے پاس داؤد ہے میری اس سے بات کروائیں"

بی جان اپنے سامنے بیٹھے داؤد کو فون پکڑاتی ہیں.

"جی لالا کیسے ہیں آپ؟"

"لالا کے بچے بی جان کے کمرے سے باہر نکل کر مجھ سے بات کرو..."

"جی لالا..."

داؤد بی جان سے معذرت کرتا ہوا باہر نکل جاتا ہے۔

"جی لالا میں باہر آ گیا ہوں..."



"تم اپنی یہ حرکتیں چھوڑ کیوں نہیں دیتے...؟"

"اب میں نے کیا کیا لالا؟"

"میری بات کان کھول کر سن لو داؤد اور سب کو بتادو میں نے بی جان کو صرف ٹالنے کے لئے کہا تھا کہ میں اس بارے میں سوچوں گا لیکن میں رامین سے شادی نہیں کروں گا کبھی بھی نہیں...."

“لالا یہ آپ کیا کہ رہے ہیں؟ آپ جانتے ہیں کہ یہاں سب کتنے خوش ہیں اور، اور وہ
 راین اسکا کیا... جو صرف آپ کے خواب دیکھتی ہے جسکی آنکھوں میں صرف آپ کی محبت
 کے جگنو دکھائی دیتے ہیں...”

“بس کرو داؤد مجھے فرق نہیں پڑتا کسی کی خوشی سے... مجھے فرق پڑتا ہے تو صرف اور
 صرف تمہاری خوشی سے فرق پڑتا ہے...”



NEW ERA MAGAZINE.COM
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

“پلزا ایسا کچھ نہیں ہے لالا... آپ”

زرویزا سکی بات بیچ میں ہی کاٹ دیتا ہے

“تم سب سے چھپا سکتے ہو داؤد لیکن مجھ سے کچھ نہیں چھپا... تمہاری آنکھیں تک پڑھ

لیتا ہوں لالا کی جان”

داؤد آنکھیں میچ لیتا ہے...

”میں تمہارا مجرم نہیں بن سکتا اور رر.... نہ ہی کسی اور کا...“



زر ویز پر سوچ لہجے میں کہتا ہے.

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|
داؤد اسکی بات پر چونکتا ہے.

”کیا مطلب لالا... کہیں آپ؟“

”میری بات غور سے سنو داؤد اور سب کو سمجھا دو میں... (وہ ایک پل کو رکتا ہے) میں

کسی اور سے محبت کرتا ہوں بے انتہا چاہتا ہوں اسے اس کے سوا کسی کے بارے میں

سوچنا بھی مجھ پر گناہ ہے..."

داؤد اسکے لہجے میں چھپی محبت اور دیوانگی کو فون کے اس پار سے بھی محسوس کر لیتا ہے

...

“لا لایہ آپ نے کیا کیا... کس طوفان کو دعوت دے دی ہے آپ نے آپ جانتے ہیں ناگھر میں جب سب کو اس بارے میں پتا چلے گا تو کیا کوہرام مچ جائے گا..."

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

“مجھے فرق نہیں پڑتا کہ کوئی کیا سوچتا ہے مجھے کسی کی پرواہ نہیں ہے داؤد... میں اس حویلی میں قدم بھی نہیں رکھنا چاہتا جہاں لوگوں پر اپنے فیصلے مسلط کے جائیں..."

زرویز غصے سے کہ کر فون کاٹ دیتا ہے....

اسی وقت سہی اندر داخل ہوتا ہے اور اسکے سامنے رکھی چیئر پر آکر بیٹھ جاتا ہے..

“کیا ہوا سب خیریت ہے پریشان لگ رہے ہو؟”

زرویز سیٹ سے ٹیک لگا کر بیٹھتا ہے.

“داؤد کو بتا دیا ہے کہ میری زندگی میں کوئی اور ہے... میں رامین سے شادی نہیں

کروں گا. اور وہ یہ بات سب کو بتا دے میں کسی کو جھوٹی آس میں نہیں رکھنا چاہتا...”

“ہممم ٹھیک کیا... لیکن زرویز تم رامین کو تو کسی آس میں نہیں رکھنا چاہتے... اور

حیات اسکا کیا قصور ہے اسے کس چیز کی سزا دے رہے ہو...”

“اسکے ساتھ میں نے کیا کیا؟”

سہی ایک آئی برو اچکا کردیکھتا ہے جیسے کہ رہا ہو (سیر یسلی)...

"اچھا ٹھیک ہے اب ہمارے درمیان سب ٹھیک ہو رہا ہے وہ مجھ سے محبت کرنے لگی

ہے..."



"اچھا کیا یہ بات اسنے تم سے خود کہی ہے.."

"نہنی مجھے اسکی آنکھوں میں دکھتا ہے..."

"اوہ واؤ... یہاں کوئی مووی نہی چل رہی زریز صاحب کہ آپ نے اسکی آنکھوں میں

دیکھ لیا.."

زر ویز واپس سیٹ کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ جاتا ہے...
اور اپنے ہاتھوں پر بنی لکیروں پر انگلی پھیرنے لگتا ہے۔

"اگر وہ مجھ سے محبت نہیں کرتی تو بہت جلد کرنے لگے گی... میں اسے اپنے ہاتھوں کی
لکیروں میں الجھاتا چلا جاؤں گا اور وہ الجھتی چلی جائے گی مجھ سے محبت کرتی چلی جائے
گی..."

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سمی جانے کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے۔

"تم پاگل ہو چکے ہو زرویز تم سے بات کرنا ہی فضول ہے یہ فائل پکڑو اگر فرصت مل
جائے تو اسے دیکھ لینا..."

وہ فائل ٹیبل پر پٹختا ہوا باہر نکل جاتا ہے...

جب کے زرویز ہاتھوں کی لکیروں میں ناجانے کیا تلاش کر رہا تھا...

"سہی کہا تم نے سہی میں پاگل ہو رہا ہوں اسکے عشق میں دیوانہ ہوتا جا رہا ہوں..."



"یا اللہ میرے سر میں اتنا درد کیوں ہو رہا ہے..."

حیات کے سر میں صبح سے ہی درد ہو رہا ہوتا ہے جسے وہ اگنور کرتی رہتی ہے۔ لیکن درد اب شدت پکڑ رہا تھا۔ اسے سمجھ نہی آرہی تھی کہ کیا کرے... زرویز کے آنے کا ٹائم بھی ہو گیا تھا اسے پتا تھا کہ اگر زرویز کو پتا چل گیا تو پورا گھر سر پر اٹھالے گا... وہ بیڈ سے اٹھ کر سائیڈ ٹیبل پر سے دوائی اٹھا کر کھا لیتی ہے جو زرویز نے ہی اسے لا کر دی تھی...

اسکے سر میں جب درد ہوتا تھا تو وہ یہ دوائی کھا لیتی تھی جس سے کچھ دیر بعد ہی درد
ٹھیک ہو جاتا تھا... آج بھی ایسا ہی ہوا تھا تھوڑی دیر تک اسکے درد میں کمی آ جاتی ہے...

وہ بیڈ کراؤن کے ساتھ ٹیک لگا کر آنکھیں موند جاتی ہے....



زر ویزرات کو 11:00 بجے گھر آتا ہے پورچ میں گاڑی کھڑی کر کے جیسے ہی لاؤنج
میں انٹر ہوتا ہے حیات صوفہ پر بیٹھی دکھائی دیتی ہے.

"تم ابھی تک جاگ رہی ہو؟"

"جی آپ کا انتظار کر رہی تھی اتنی دیر لگادی آپ نے؟"

"ہاں میٹنگ میں تھائیم کاپتا ہی نہیں چلا... اس لئے دیر ہو گئی... تم نے کھانا کھایا..."

"نہی آپ کا ویٹ کر رہی تھی..."

"ٹھیک ہے میں فریش ہو کر آتا ہوں... تم کھانا لگاؤ..."



زرویز مسکرا کر کہہ کر چلا جاتا ہے اور حیات کچن میں جاتی ہے... تھوڑی دیر میں زرویز بھی فریش ہو کر آتا دکھائی دیتا ہے۔

اتنے میں حیات کھانا لگا چکی تھی وہ چیئر کھسکا کر بیٹھ جاتا ہے...

"تمہاری طبیعت ٹھیک ہے؟"

زر ویزا کے چہرے پر آئی پریشانی کو بھانپ لیتا ہے...

"ججی میری طبیعت کو کیا ہونا.."

حیات گھبرا کر کہتی ہے... زر ویزا سر ہلا کر کھانے میں مصروف ہو جاتا ہے...

"زر ویزا ایک بات پوچھوں؟"

زر ویزا سر اٹھا کر دیکھتا ہے...

"تمہیں مجھ سے کچھ بھی پوچھنے کے لئے اجازت کی ضرورت نہیں ہے لٹل گرل!"

زرویز محبت سے بھرپور لہجے میں کہتا ہے....

"آپ اپنے گھر والوں سے کیوں نہیں ملتے؟"

NEW ERA MAGAZINE.COM

زرویز کا منہ تک جاتا ہاتھ وہیں رک جاتا ہے وہ آہستہ سے چیخ پلیٹ میں رکھتا ہے اور
حیات کی طرف دیکھتا ہے....

"یہ بات آج اچانک کیوں؟"

زرویز سنجیدگی سے پوچھتا ہے...

"اچانک تو نہی میں کافی دنوں سے سوچ رہی تھی کہ آپ ان سے کیوں نہیں ملتے... اس دن بھی صرف بی جان کی طبیعت کی وجہ سے گئے تھے اسکے بعد نہ کبھی چکر لگایا اور نہ ہی انکے بارے میں کوئی ذکر کیا...."

"دیکھو حیات میں ان لوگوں سے اس لئے نہی ملتا کیوں کے انکی اور میری سوچ میں زمین آسمان کا فرق ہے میں انکے ساتھ رہ کر انکی روایتوں کی بھینٹ نہی چڑھ سکتا... اور ویسے بھی وہ تمہارے اور میری شادی کے بھی خلاف ہیں... میں یہ برداشت نہی کر سکتا..."

اسکی آخری بات پر حیات حیرانی سے اسکی طرف دیکھتی ہے...

"مطلب وہ ہماری شادی کے بھی خلاف ہیں تو آپ نے مجھ سے شادی کیوں کی تھی..."

آپ نے... انکے... اگر انہوں نے آپ کو مجھے چھوڑنے کو کہا تو..."

حیات ایک دم پینیکر جاتی ہے اسکی آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے ہیں۔

"شش شش ریلیکس میں تمہیں نہی چھوڑوں گا حیات... میں نے ان لوگوں کو چھوڑ دیا کیوں کہ میں تمہیں نہی چھوڑ سکتا... اور میرا وعدہ ہے جو شخص تمہیں مجھ سے دور کرنے کی کوشش کرے گا میں اس سے دور ہو جاؤں گا..."

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیات اپنی سبز گیلی آنکھوں سے اسے دیکھتی ہے...

اور یہی زرویز خان دورانی کی سب سے بڑی کمزوری تھی وہ خود کو ان آنکھوں میں ڈوبتا محسوس کرتا ہے...

"آپ پکا مجھے نہیں چھوڑیں گے نہ... میرے پاس آپ کے سوا کوئی نہی...."

"نہی حیات میں تمہیں بلکل نہیں چھوڑوں گا.. میرا یقین کرو..."

حیات کے دل کو تھوڑا سکون محسوس ہوتا ہے جب کہ زرویز کو اس سے ایسے ردِ عمل کی توقع نہی تھی وہ حیات کے ری ایکشن پر اب تک حیران تھا....



حیات کھانا کھانے کے بعد کافی کا کپ تھامے ٹیس پر بیٹھ جاتی ہے... زرویز کے ساتھ رہتے رہتے اسے اس وقت کافی پینے کی عادت ہو گئی تھی...

وہ الگ بات ہے کہ حیات اس بات سے انجان تھی کہ زرویز اس کافی کے ذریعے اسکے دماغ سے اسکا ماضی دھیرے دھیرے کر کے محو کر رہا تھا...

زر ویزاندر بیٹھالیپ ٹاپ پر کچھ کام میں مصروف تھا۔

جب کے حیات اپنی لامحدود سوچوں میں غرق تھی۔ وہ پریشان تھی، حیران تھی قسمت کے عجیب فیصلوں پر... زندگی نے اسے ایسے موڑ پر لاکھڑا کیا تھا جہاں اسے کچھ سمجھ نہی آرہی تھی وہ ایسے دور ہے پر کھڑی تھی جہاں زر ویز خان دورانی کے سوا کوئی اسکا اپنا نہیں تھا... اسے اور کسی پر بھروسہ نہی تھا... اور زر ویز تو اسکا شوہر تھا اسکا محرم تھا جسے اللہ نے اسکے لئے چنا تھا...

وہ اسکے نکاح میں تھی اس پر بھروسہ کرنا تو اسکے لئے فطری عمل تھا... لیکن اسے اب خوف تھا۔ کہ اس سے اسکا آخری سہارا بھی نہ چھین لیا جائے...

وہ کافی ختم کر کے اٹھتی ہے اور اپنے کمرے سے باہر نکل کر دوسرے کمرے میں آتی ہے اور واشروم سے وضو کرنے کے بعد جائے نماز بچھا کر نماز کے لئے نیت باندھتی ہے۔

بے شک نماز میں ہی دلوں کا سکون ہے... اور جب دل پریشان ہوں تو اللہ سے رجوع کرو اس س بہتر اور کونسا راستہ ہو سکتا ہے... وہ تو ہماری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے بس پکارنے کا انتظار کرتا ہے... اسے پکار کر تو دیکھو وہ تمہارے سارے غموں کو دکھوں کو سمیٹ لے گا... بے شک وہ بہترین کرنے والا ہے...



حیات دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتی ہے...
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یا اللہ میرے گناہوں کو معاف کر دے، یا اللہ تو رحیم ہے تیری ذات پاک ہے ہر قسم کے شک سے... یا اللہ مجھے آپ پر پورا یقین ہے آپ میرے لئے جو کریں وہ بہترین ہو گا اللہ تعالیٰ میرے دل کو سکون دے دیں... میرے دل میں آئے گئے خوف کو ختم کر دے... مجھ سے میرا آخری رشتہ ناچھینیے گا..."

اسکے آنسو اسکا رخسار بھگور رہے ہوتے ہیں...۔

لیکن اسے اسکا ہوش نہیں ہوتا وہ تو بس اپنے اللہ سے بات کرنے میں مصروف ہوتی ہے اور اللہ اور اسکے بندے کے درمیان اور کوئی حائل نہیں ہوتا اللہ تو بس اپنے بندے کے سجدہ ریز ہونے کے انتظار میں ہوتے ہیں... کہ اسکا بندہ اسکے سامنے ٹوٹے گا تو اللہ اس کو سمیٹ لے گا۔ لیکن اللہ کبھی کبھی اپنے نیک بندوں کو ہی آزمائش میں ڈالتا ہے

...

اب دیکھنا یہ ہے کہ حیات کو اور کون کون سی آزمائش سہنی پڑے گی...۔

حیات دعا مانگ کر جائے نماز اٹھاتی ہے تو پیچھے مڑتے ہی ٹھٹھک جاتی ہے زرویز سینے پر ہاتھ باندھے دروازے سے ٹیک لگا کر کھڑا ہوتا ہے۔ اسکے چہرے پر پریشانی عیاں ہوتی ہے۔

حیات وہیں سر جھکا کر ہونٹ چباتی رہتی ہے۔

زرویز آگے بڑھ کر اسکا ہاتھ تھامتتا ہے اور اسے بیڈ پر لے جا کر بیٹھاتا ہے... اور خود

اسکے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتا ہے...

"کیوں اتنی پریشان ہو کیا مجھ سے شیئر نہی کرو گی؟ کیا چیز تمہیں تنگ کر رہی ہے بتاؤ لٹل
گرل..."



حیات کی آنکھوں سے پھر سے آنسو بہنے لگتے ہیں...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"مجھے ڈر لگ رہا ہے..."

"کس سے؟"

زرویز حیران ہوتا ہے.

"آپ کو کھونے سے پتا نہیں کیوں مجھے لگتا ہے جیسے وہ لوگ چھین لیں گے آپ کو مجھ سے"

زرویز نے اسکی آنکھوں میں صرف خوف دیکھا کچھ قیمتی کھوجانے کا خوف....



"کون چھین لے گا مجھے تم سے؟"

زرویز حیرانی سے پوچھتا ہے.

"آپ کے گھر والے...."

زرویز کو اس بات پر حیرانی ہوتی ہے... اسے نہی پتا تھا کہ حیات اسکی بات کو اتنا دل پے

لے لے گی...

"یہ تم کیا کہ رہی ہو حیات.. وہ کیوں چپھنیں گے تمہیں مجھ سے... ادھر دیکھو میری طرف تمہیں مجھ سے کوئی چھین نہیں سکتا... کوئی بھی دور نہیں کر سکتا ہم دونوں کو یہاں تک کہ تم بھی نہیں.."



"زر ویز آپ میرا آخری سہارا ہیں اگر آپ بھی مجھ سے دور ہو گئے... تو تو میں کہاں جاؤں گی؟ زر ویز میں آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی... میں آپ کو کھونے کا سوچ بھی نہیں سکتی..."

"نہی میں تمہیں چھوڑ کر نہیں جاؤں گا.. کبھی نہیں جاؤں گا آئی پرومیس..."

حیات کو اسکی بات کا یقین آنے لگتا ہے وہ تھوڑا بہت مطمئن ہو جاتی ہے.... وہ نم
آنکھوں سے سر ہلا دیتی ہے...

"ویسے مجھے حیرانی ہو رہی ہے کیا تم مجھے کھونے سے اتنا ڈرتی ہو... آئی مین کہیں مجھ سے
محبت تو نہیں ہو گئی..."

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زرویز بظاہر سنجیدگی سے پوچھتا ہے... لیکن آنکھوں میں صاف شرارت ناچ رہی
ہوتی ہے...

"ہاں مجھے محبت ہو گئی ہے آپ سے کیونکہ آپ میرے شوہر ہیں محرم ہیں میرے... تو
محبت کرنا تو فطری عمل ہے..."

حیات معصومیت سے بولتی ہے جب کہ زرویزا سکے اظہار پر حیران ہوتا ہے... اسے
حیات سے اتنی صاف گوئی کی امید نہیں تھی...
وہ اسکی معصومیت پر محض مسکرا کر رہ جاتا ہے....

زرویزا کی آنکھ صبح فون کی بیل سے اٹھتی ہے پہلے تو وہ انور کر دیتا ہے۔ لیکن فون کرنے
والا بھی مستقل مزاج تھا... وہ ہاتھ بڑھا کر فون پکڑتا ہے لیکن کالر آئی ڈی دیکھتے ہی وہ
اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے..

فون کرنے والے باباجان تھے۔ وہ فون اٹھا کر روم سے باہر آ جاتا ہے تاکہ حیات
ڈسٹرب ناہو...

باباجان کی کال دیکھتے ہی اسے سمجھ آ جاتی ہے کہ داؤد گھر والوں کو سب بتا چکا ہوگا... اور
گھر میں کیا طوفان آیا ہو گا وہ اس سے اچھے سے واقف تھا فون پھر سے آنے لگتا ہے...

تو وہ ایک لمبی سانس کھینچ کر فون اٹھاتا ہے...

"سلام باباجان!"

"یہ تم نے کیا کیا زریز ہماری برسوں کی روایتوں کو توڑنے چلے ہو تم... جانتے ہو بی
جان کتنے غصے میں ہیں..."

دوسری طرف سے باباجان کی برہم آواز سنائی دیتی ہے...

"باباجان ایسا کونسا گناہ کیا ہے میں نے... اور ویسے بھی آپ کی روایات کے بھینٹ نہی
چڑوں گا میں... میں اس سے محبت کرتا ہوں اور بے انتہا کرتا ہوں... آپ لوگ چاہے

کچھ بھی کر لیں میں اسے تنہا نہیں چھوڑوں گا..."

زر ویز فون کاٹ کر جیسے ہی مڑتا ہے حیات کو اپنے پیچھے کھڑا دیکھ کر ٹھٹھک جاتا ہے۔

حیات اسکی طرف دیکھ کر نرمی سے مسکرا دیتی ہے...

"تم جاگ گئیں میں اسی لیے باہر آ گیا تھا تاکہ تم ڈسٹر ب نہ ہو رات کو بھی اتنی لیٹ

سوئی تھی تھوڑی دیر اور سو جاتی..."



"مجھے بھوک لگ رہی تھی اسی لئے اٹھ گئیں..."

حیات معصومیت سے کہتی ہے۔ تو زرویز کو اس پر ٹوٹ کر پیار آتا ہے...

"ٹھیک ہے تم فریش ہو کر آؤ... میں ناشتہ کا کہتا ہوں..."

زر ویزا سے مسکرا کر کہ نیچے چلا جاتا ہے...

تھوڑی دیر بعد دونوں نیچے ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے۔

حیات اب پر سکون ہو چکی تھی۔ جب سے اس نے زر ویز کی باتیں سنی تھی وہ مطمئن ہو گئی تھی....



اسکی خوشی اسکے چہرے سے جھلک رہی تھی...

تھوڑی دیر تک وہ دونوں ہی ناشتے سے فارغ ہو چکے تھے زر ویز کو میٹنگ کے لئے دیر ہو رہی تھی... وہ جانے کے لیے کھڑا ہو جاتا ہے...

"زر ویز؟"

حیات اسے روکتی ہے...

"ہممسم؟"

زرویزا سے سوالیہ نظروں سے دیکھتا ہے۔

"مجھے کچھ چیزیں چاہیے ہیں اس کے لئے مجھے مال جانا ہے آپ ڈرائیور سے کہ دیں مجھے

لے جائے"

"نہیں میں خود لے جاتا ہوں..."

"لیکن آپ کو تو لیٹ نہی ہو رہا..."

"ہاں میری امپورٹنٹ میٹنگ تھی... ایسا کرتا ہوں۔ میٹنگ اٹینڈ کر کے واپس آ جاتا ہوں... پھر تمہیں لے چلوں گا اوکے..."

"ٹھیک ہے.."

زر ویز میٹنگ کے لئے چلا جاتا ہے اور حیات روم میں تیار ہونے چلی جاتی ہے کیوں کے اسے لگا تھا کہ زر ویز تھوڑی دیر میں ہی اسے لینے آجائے گا۔ لیکن دو گھنٹے گزر جاتے ہیں لیکن زر ویز نہیں آتا...

دوسری طرف زر ویز میٹنگ میں پھنس جاتا ہے دو گھنٹے بعد میٹنگ ختم ہوتی ہے۔ تو وہ گھر جانے کے لئے نکلنے لگتا ہے لیکن شاید قسمت کو کچھ اور منظور تھا... اچانک اسکے امپورٹنٹ کلائینٹس آ جاتے ہے جنہیں وہ انکور نہیں کر سکتا تھا اور وہ جانتا تھا کہ انکے

ساتھ اسے بہت وقت لگ جائے گا اور حیات کو منا کر کے اسے ناراض نہیں کرنا چاہتا تھا۔ کیوں کہ وہ اسے جانے کا کہ چکا تھا۔

وہ دل پر پتھر رکھ کر ڈرائیور کو حیات کو مال لے جانے کا کہتا ہے اور خود کلائینٹس کے ساتھ میٹنگ روم میں چلا جاتا ہے۔

حیات زرویز کا انتظار کرتے کرتے ہال میں ہی بیٹھ جاتی ہے جب باہر کی بیل بجتی ہے۔ حیات کو لگتا ہے کہ شاید زرویز آگیا ہوگا۔ لیکن جب کوثر دروازہ کھولتی ہے تو سامنے ڈرائیور کھڑا ہوتا ہے... حیات یکدم مایوس ہو کر واپس صوفہ پر بیٹھ جاتی ہے..

کوثر اسکے پاس آتی ہے اور اس ڈرائیور کا پیغام دیتی ہے... جس پر حیات کافی حیران ہوتی ہے... اور اسی وقت زرویز کو فون ملاتی ہے۔

زرویز کلائینٹس کے ساتھ بیزی ہوتا ہے لیکن حیات کا فون دیکھتے ہی کلائینٹس سے ایکسیوز کر کے وہ اپنے آفس سے باہر آ جاتا ہے...

"ہیلو"

"آپ نے ڈرائیور کو کہا ہے مجھے مال لے جانے کو؟"

حیات سیدھا سوال کرتی ہے...

"ہاں حیات.. پلزا ایم سو سوری... میں آفس سے نکلنے ہی والا تھا کہ کچھ امپورٹنٹ
کلائینٹس آگئے... اور آج سہمی بھی نہیں تھا آفس اسی لئے مجھے رکنا پڑا... لیکن کوثر کو
ساتھ لے کر جانا... اکیلے ہر گز نہیں جانا اوکے؟ میں رات کو جلدی آ جاؤں گا..."

زرویزا سکی سنے بغیر فون کاٹ دیتا ہے...

حیات اسکی جلد بازی پر نفی میں سر ہلا کر رہ جاتی ہے۔ زرویز تھوڑا بہت مطمئن تھا کیوں کہ کوثر اسکے ساتھ گئی تھی... لیکن یہی زرویز خان درانی کی پہلی غلطی تھی... جو آج اسے بہت بڑا نقصان دینے والی تھی لیکن اسکا احساس اسے بہت دیر سے ہونا تھا...

کچھ دیر بعد حیات کو ثرا اور ڈرائیور کے ساتھ ایک مال پہنچتی ہے مال پہنچ کر اسے کچھ یاد آتا ہے لیکن ہر چیز دھندلی ہوتی ہے۔ اسے وہ مال کچھ جانا پہچانا لگتا ہے... لیکن کوئی یاد اسکے دماغ کے پردے پر نہیں لہراتی... اسکے سر میں درد کی تیز لہر دوڑتی ہے... جسے اگنور کرتی ہوئی وہ اندر کی طرف بڑھتی ہے۔

کوثر اسکے پیچھے ہی چل رہی تھی وہ ایک کپڑوں والی شاپ میں جاتی ہے جہاں سے کچھ ڈریس دیکھتی ہے جب اسے قریب سے کوئی خوشبو محسوس ہوتی ہے...

اسے سمجھ نہی آتی یہ کس طرح کی خوشبو ہے بس وہ ایک سحر میں جکڑی سی اس خوشبو کا پیچھا کرتی ہے... کوثر دوسری طرف ایک ڈریس دیکھ رہی ہوتی ہے جسکی وجہ سے وہ اسے جاتا دیکھ نہی پاتی...

حیات اسی شاپ میں چلتی ہوئی دوسری سائیڈ پر آ جاتی ہے جہاں ہر طرف مردانہ کپڑے اور جوتے ہوتے ہیں وہیں کہیں ایک ریک کے سامنے ایک شخص وائٹ کرتا شلواریں کھڑا ہوتا ہے۔ وہ نہیں جانتی تھی وہ کیا کر رہی ہے، کیوں کر رہی ہے اسکا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا اسکے سر میں شدید درد اٹھ رہا تھا اندر ایک طوفان برپا تھا وہ بے خود سی اس شخص کی طرف قدم اٹھاتی ہے...

قدموں کی آہٹ سن کر وہ شخص مرٹ کر دیکھتے ہیں تو انکی پوری ہستی ہل جاتی ہے...

سکندر صاحب اپنی جان سے پیاری بیٹی کو تین مہینے بعد دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں۔ انہوں نے تو اسکے ملنے کی آس ہی چھوڑ دی تھی بس اپنے اللہ سے ہر وقت دعا کرتے رہتے تھے کہ انکی بیٹی انکو مل جائے انکی بیوی کی آخری نشانی انکو مل جائے...

حیات انہیں یک ٹک دیکھتی رہتی ہے۔ اسکی آنکھوں میں آنسو جما ہونے لگتے ہیں وہ نہیں جانتی ہوتی کیوں... انہیں دیکھ کر ایک چہرہ اسکے ذہن کے پردے پر جھلملاتا ہے لیکن وہ بھی دھندلا ہوتا ہے...

سکندر صاحب اسے دیکھتے جاتے ہیں آخر کتنے دنوں کی پیاس تھی بیٹی کو دیکھنے کی....



سکندر صاحب کے منہ سے بامشکل یہ الفاظ نکلتے ہیں...

حیات انکے اس طرح کہنے پر حیران ہوتی ہے اچانک سکندر صاحب زمین بوس ہو جاتے ہیں۔

حیات شاکی نظروں سے انہیں دیکھتی ہے... آس پاس کے لوگ سکندر صاحب کو گرتا

دیکھ کر انکی طرف بڑھتے ہیں۔ آس پاس لوگ جما ہو جاتے ہیں کوئی ایسبوالینس کو فون کرتا ہے تو کوئی انہیں اٹھانے کی کوشش کرتا ہے اتنے میں کوثر بھی اسے ڈھونڈتی ہوئی وہیں آجاتی ہے...

"میم آپ یہاں پر ہیں میں آپکو کب سے ڈھونڈ رہی ہوں گھر سے فون آیا ہے... سر کے گھر والے آئے ہوئے ہیں... سر آتے ہی ہوں گے آپ بھی چلیں..."

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
"لیکن وہ"

حیات سکندر صاحب کی طرف اشارہ کرتی ہے لیکن کوثر اسکی سنہ بغیر اسے وہاں سے لے جانے لگتی ہے... حیات پیچھے مڑ کر دیکھتی ہے اسے لگتا ہے جیسے وہ اپنا سب کچھ یہیں چھوڑ کر جا رہی ہو۔ سکندر صاحب کو لوگ اب اٹھانے کی کوشش کر رہے تھے۔

کوثر گاڑی میں بیٹھی بولے جا رہی تھی... لیکن حیات کچھ سن ہی نہیں رہی تھی اسکا
دھیان اب تک سکندر صاحب کے بولے گئے الفاظوں پر تھا انہوں نے اسے، میری
بیٹی کیوں کہا بس یہی بات اسکے ذہن میں گردش کر رہی تھی...

گاڑی کے رکنے پر حیات ہوش میں آتی ہے... اور باہر کی جانب دیکھتی ہے وہ لوگ گھر
پہنچ چکے ہوتے ہیں لیکن وہاں اتنی ساری گاڑیاں دیکھ کر حیات حیران ہوتی ہے اور اسکا
اظہار وہ کوثر سے کر بھی لیتی ہے...

"یہاں اتنی گاڑیاں کیوں کھڑی ہیں..."

"مجھے لگتا ہے میم کہ سب آئے ہیں... اسی لئے اتنی گاڑیاں کھڑی ہیں.."

حیات اور کوثر گاڑی سے اتر کر اندر کی طرف بڑھتی ہیں حیات کا سر درد سے پھٹ رہا

ہوتا ہے لیکن وہ برداشت کر کے اندر آتی ہے ہال میں تقریباً سبھی بیٹھے تھے... حیات اتنے سارے لوگوں کو دیکھ کر کنفیوز ہوتی ہے... آہٹ سے سسکی نظر دروازے پر پڑتی ہے..

تو حیات کو کھڑا دیکھ کر سب حیران ہوتے ہیں... کوثر کو سب پہچانتے تھے لیکن اسکے ساتھ کھڑی لڑکی کو کوئی نہیں جانتا تھا اور وہ کام کرنے والی تو کہیں سے نہ لگ رہی تھی... بی جان ایک عقل مند خاتون تھیں اسی لئے دیکھتے ہی سمجھ گئیں تھیں کہ وہ کوئی کام کرنے والی تو بالکل نہیں ہے لیکن انکے پوتے گھر میں کیا کر رہی ہے وہ اس بات سے انجان تھیں.... مورے اور لائبرے کو وہ معصوم سی لڑکی بہت اچھی لگتی ہے... جب کہ رامین کو جو سمجھ آرہی ہوتی ہے وہ سمجھنا نہیں چاہتی تھی.

حیات آہستہ قدموں سے چلتی ہوئی ان تک آتی ہے اور سب کو سلام کرتی ہے... اسکی آواز اتنی آہستہ تھی کہ سب کو مشکل سے سنائی دیتی ہے.... داؤد اسے دیکھ کر سمجھ جاتا ہے کہ وہ اسکے لالہ کی پسند ہے...

"وعلیکم اسلام! بھا"

وہ ایک دم رکتا ہے اور بی جان کی طرف دیکھتا ہے جو کڑی نظروں سے اسے گھورتی ہیں

...

داؤد چپ کر کے سر جھکا دیتا ہے... وہ بہت مشکل سے یہاں پہنچ کر زرویز کو صرف
مسیح کر سکا تھا...



NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیوں کے بی جان نے سبکو سختی سے منا کیا تھا... کہ

کوئی بھی زرویز انکی آمد کا نہیں بتائے گا.

بی جان اپنی چھڑی کے سہارے کھڑی ہوتی ہیں اور چلتی ہوئی حیات کے پاس آتی ہیں

....

"کون ہو تم لڑکی؟"

وہ سخت لہجے میں پوچھتی ہیں۔ تو حیات ڈر جاتی ہے...

"میں ووہ مئی..."

وہ ڈر کے مارے کچھ بول نہیں پاتی...

"کیا میں میں کر رکھا ہے... بتاؤ کون ہو تم... کہیں تم وہ تو نہیں جس سے زریز محبت کا دعویٰ کرتا ہے... اگر تم وہ ہو تو یہاں کیا کر رہی ہو... ہاں؟"

بی جان کی آواز بلند ہوتی جاتی ہے اور حیات بیچاری تو ڈر کے مارے کانپنے لگتی ہے اس سرالگ درد کر رہا تھا...

"بتاؤ میں کچھ پوچھ رہی ہوں تم سے لڑکی؟ کیا کر رہی ہو یہاں پر شرم نہیں آتی تمہیں غیر محرم کے گھر آتے ہوئے..."

اس سے پہلے بی جان اور کچھ بولتی کوثر بیچ میں بول پڑتی ہے...

"بی بی جان یہ یہیں رہتی ہیں اور یہ سر کی...."

"کیا کہا تم نے یہ دیہہ لڑکی یہاں رہتی ہے... میرا زرویزا کیسے کر سکتا ہے وہ اس حد

تک نہیں گر سکتا...."

کوثر کی بات اور معاملے کی سنگینی کو بڑھا دیتی ہے... اب کوثر بس شدت سے یہی دعا کر رہی تھی کہ جلدی سے زرویزا آجائے اب وہی سب سنبھال سکتا تھا...

"اور تم، کس قسم کی لڑکی ہو ارے ماں باپ نے تمیز نہیں سکھائی کیسی تربیت کی ہے

تمہاری کہ منہ اٹھا کر کسی غیر محرم کے گھر پر راتیں گزارنے آگئی ہو... دیکھنے میں تو

بڑی شریف لگتی ہو لیکن کر تو تیں بالکل طوائفوں والی ہیں..."

"بی جان؟"

بی جان کے منہ میں جو آ رہا تھا وہ کہے جا رہی تھیں یہ سوچے بغیر کے انکے سامنے کھڑی
لڑکی کی انکی باتوں سے دنیا لرز گئی تھی.... اور باہر سے آتے زرویز خان کو اشتعال دلا
گئی تھی.

اسکی دھاڑ سے سب اسکی طرف متوجہ ہوتے ہیں...
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
جو کسی آندھی طوفان کی طرح حیات کے ساتھ آکر کھڑا ہوتا ہے اور اسکا ہاتھ تھام کر
اسے نرمی سے کہتا ہے...

"حیات بیڈروم میں جو شاباش!"

حیات نم آنکھوں سے اسکی طرف دیکھتی ہے... اسکا محافظ آگیا تھا اسکے دل کو بہت

سکون ملتا ہے زرویزا سے آنکھوں ہی آنکھوں میں تسلی دیتا ہے جو کسی کی نظروں سے
چھپا نہیں رہتا...

بی جان زرویزکا ہاتھ اسکے ہاتھوں میں دیکھتی ہیں تو انہیں شدید غصہ آتا ہے...

"اس لڑکی کو تم بیڈروم میں جانے کو کہ رہے ہو شرم نہیں آرہی تمہیں، تم ایک
طوائفن کو....."

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میری بیوی کو بار بار یہ غلیظ لفظ مت کہیں بی جان..."

زرویز چیخ کر کہتا ہے اسکی آنکھیں غصے کے باعث سرخ ہو رہیں تھیں...

"یہ میری بیوی ہے... میری، زرویز خان دورانی کی... سمجھی آپ اور خبردار اگر آپ نے میری بیوی کو ایک اور لفظ کہا..."

زرویز انگلی اٹھا کر چیختا ہے۔

بابا جان آگے بڑھتے ہیں...



"یہ کس طرح بات کر رہے ہو بی جان سے زرویز؟"

"میں ایسے ہی بات کروں گا بابا!....."

اگر کوئی میری بیوی کے بارے میں غلط بات کرے گا تو میں اس پوری دنیا کو آگ لگا دوں گا"

سب کے سب اپنی جگہ شدیدتھے کسی کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ زریز کسی سے اتنی
محبت کر سکتا ہے کہ اسکے لئے بی جان سے اس طرح بات کرے....

حیات اسکے چیخنے سے ڈر کے پیچھے ہوتی ہے۔ زریز اس کو دیکھتا ہے جو ڈری سہمی سی
کھڑی رو رہی تھی...



"کوثر حیات کو روم میں لے کر جاؤ.."

وہ کوثر کو مخاطب کرنے کے بعد حیات کے پاس آتا ہے اور اسے نرمی سے کہتا ہے...

"حیات کوثر کے ساتھ اوپر جاؤ میں تھوڑی دیر میں آتا ہوں تمہیں ڈرنے کی بلکل

ضرورت نہیں ہے... میں آ گیا ہوں نا میں ہوں تمہارے ساتھ..."

زرویزا سے پیار سے سمجھاتا ہے جب کہ سب اسکے اتنے پیار سے بات کرنے پر حیران
ہوتے ہیں ...

کیوں کہ زرویزا خان دورانی نے شاید ہی زندگی میں کسی سے پیار سے بات کی ہو...



سکندر صاحب کو جب ہوش آتا ہے تو خود کو ہسپتال کے کمرے میں پاتے ہیں.. جو لوگ
انہیں ہسپتال لائے تھے انہوں نے مناہل کے بابا الیاس صاحب کو فون کر کے بلا لیا تھا
... کیوں کہ انکا نمبر سکندر صاحب کے فون لوگ میں سب سے پہلے تھا... شاید انہوں

نے آخری بار انہی سے بات کی تھی....

الیاس صاحب مناہل کو اپنے ساتھ ہی لے آئے تھے... سکندر صاحب کے ہوش میں آتے ہی وہ دونوں ان کے سامنے موجود تھے.....

“الیاس میری بیٹی کہاں ہے؟”

الیاس صاحب اور مناہل الجھن سے ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں...

“سکندر یہ تم کیا کہ رہے ہو... تم جانتے تو ہو حیات ہمیں ابھی تک نہیں ملی..”

“نہیں الیاس وہ میرے سامنے تھی میں نے اسے دیکھا تھا وہ شاپنگ مال میں تھی وہ

میرے ساتھ کیوں نہیں آئی...”

“یہ آپ کیا کہ رہے ہیں انکل آپ نے اسے سچ میں دیکھا تھا... لیکن اگر وہ تھی تو آپ کے ساتھ کیوں نہیں آئی؟”

مناہل بے یقینی کی کیفیت میں پوچھتی ہے...

”یہی تو میں پوچھ رہا ہوں... ایسا نہیں ہو سکتا میری بیٹی مجھے اس حال میں دیکھے اور میرے ساتھ نا آئے۔ وہ ضرور کسی مشکل میں ہے۔“

”سکندر تم آرام کرو... میں پولیس کو فون ملاتا ہوں... وہ لوگ ڈھونڈ لیں گے حیات کو فکر نہ کرو...“

الیاس صاحب سکندر صاحب کو تسلی دیتے ہیں اور کسی کو فون ملاتے ہوئے باہر نکل جاتے ہیں... اور پیچھے سکندر صاحب کے پاس صرف آنسو رہ جاتے ہیں انہوں نے

ایک بار پھر اپنی بیٹی کھودی تھی...

بی جان اور بابا جان ایک صوفہ پر بیٹھے تھے۔ مورے اور داؤد زرویز کے ساتھ بڑے صوفہ پر بیٹھے تھے جبکہ چچا اور چچی جان انکے بالکل سامنے رکھے صوفوں پر بیٹھے تھے...
خضر، لائبرے اور راین کو موڑ جان پہلے ہی کمروں میں بھیج چکی تھی...

ماحول میں عجیب قسم کی خاموشی تھی... زرویز سرخ آنکھوں کے ساتھ بیٹھا تھا۔ اس کا دل کر رہا تھا پوری دنیا کو آگ لگا دے... اگر یہ الفاظ اسکی بیوی کو بی جان کے بجائے کسی اور نے کہے ہوتے تو آج وہ زندہ نہ ہوتا...

"کیا تم کچھ کہنا پسند کرو گے کیوں کیا تم نے یہ سب کچھ؟"

بی جان کی ضبط بڑھی آواز گو نجی ہے..

"کیا کیا ہے میں نے بی جان؟ آخر کونسا گناہ کر دیا ہے میں نے جو آپ اس طرح سے

بات کر رہی ہیں..."

"گناہ ہی تو کر بیٹھے ہو تم... یہ جانتے ہوئے بھی کہ ہم اپنی برادری، اپنے خاندان سے
باہر کسی کی شادی نہیں کرتے پھر بھی تم نے ایک ایسی لڑکی سے شادی کی... جس کا نہ

خاندان کا عطا پتا ہے نہ ذات کا... پتا نہیں کس کا گند اخون.."

"بی جان بس... اب آپ میری بیوی کے بارے میں فضول بات نہیں کریں گی خدا کے

لئے بس کر دیں..."

اس سے پہلے بی جان کچھ اور غلط بولتیں زرویز چیخ پڑتا ہے...

"اور کونسی برادری کونسا خاندان جو رامین کے گرد گھومتا ہے... اگر اتنا ہی شوق ہے خاندان میں شادی کروانے کا تو داؤد کی کروادیں نا... اور ویسے بھی آپ لوگوں کی روایتوں کی پاسداری کر کر کے تھک گیا ہوں اب کچھ خود کے لئے کرنا چاہتا ہوں... پلزی بی جان،... بابا جان مجھے اکیلا چھوڑ دیں..."

زرویز بولتے بولتے ہانپ جاتا ہے۔ جیسے تھک چکا ہو خان حویلی کی روایتوں سے، اس کے اصولوں سے....

کمرہ میں نیم اندھیرا تھا۔ بیڈ کی پانٹی کے سامنے بیٹھا وجود اندھیرے کا ہی حصہ لگتا تھا وہ گھٹنوں میں چہرہ دیئے ہوئے اپنی سسکیاں روکنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی... اس کو رہ رہ کے کبھی اس انسان کی باتیں تو کبھی بی جان کی باتیں یاد آرہی تھیں اسے لگ رہا تھا جیسے اسکا دم گھٹ جائے گا سر پھٹ جائے گا....

"میری بیٹی، میری حیات"



اس آدمی نے اسے میری بیٹی کیوں کہا... اسے سمجھ نہی آرہا تھا.... اس وقت وہ شدت سے یہ دعا کر رہی تھی کہ اسکو سب یاد آجائے، اسے اسکا ماضی یاد آجائے...

"بی بی جان یہ یہیں رہتی ہیں اور یہ سر کی...."

"کیا کہا تم نے یہ، یہ لڑکی یہاں رہتی ہے... میرا زویز ایسا کیسے کر سکتا ہے وہ اس حد

تک نہیں گر سکتا...."

وہ اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لیتی ہے۔ لیکن آوازیں آنا بند نہیں ہوتیں...

"اور تم، کس قسم کی لڑکی ہو ارے ماں باپ نے تمیز نہی سکھائی کیسی تربیت کی ہے تمہاری کہ منہ اٹھا کر کسی غیر محرم کے گھر پر راتیں گزارنے آگئی ہو... دیکھنے میں تو بڑی شریف لگتی ہو لیکن کر تو تیں بالکل طوائفوں والی ہیں..."

"چپ ہو جائیں... چپ ہو جائیں میں بد کردار نہیں ہوں... نہیں ہوں میں بد کردار..."

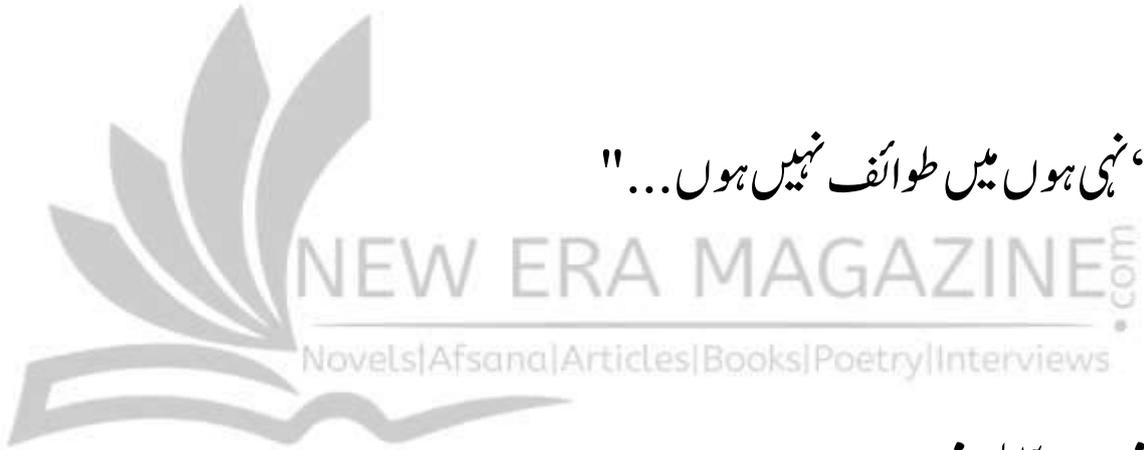
....."

وہ اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ کر اتنی زور سے چیختی ہے کہ اسکی آوازیں نیچے لاؤنج میں بھی گونجتی ہے...

زرویزا سکی آواز سن کر بھاگتا ہوا اوپر کی طرف جاتا ہے...

"اس لڑکی کو تم بیڈروم میں جانے کو کہ رہے ہو شرم نہیں آرہی تمہیں، تم ایک طوائف کو....."

"نہی ہوں میں طوائف نہیں ہوں..."



"میری بیٹی، میری حیات"

وہ کانوں پر زور سے ہاتھ رکھتی ہے...

"یا اللہ آپ نے کیوں مجھ سے میری یادیں چھین لیں کیوں... میں کیسے سب کو یقین

دلاؤں میں بے قصور ہوں..."

زر ویز کمرے کا دروازہ کھولتا ہے۔ تو اس کا وجود اندھیرے سے ٹکراتا ہے۔ حیات کانوں پر ہاتھ رکھی چیخ رہی تھی۔ وہ تیزی سے اسکی طرف بڑھتا ہے... باقی سب بھی اس کے پیچھے ہی اندر آتے ہیں... راہین، لائبریری اور خضر بھی آوازیں سنتے ہوئے آتے ہیں...

زر ویز حیات کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھتا ہے... حیات کانوں پر ہاتھ رکھے مسلسل کچھ بول رہی تھی... NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"حیات، حیات کیا ہوا، دیکھو دیکھو سب ٹھیک ہے..."

حیات نفی میں سر ہلاتی ہے..

"میں بد کردار نہیں ہوں... میں طوائف نہیں ہوں... نہیں ہوں میں بد کردار..."

میں بے قصور ہوں..."

"حیات میری جان تم بد کردار نہیں ہو میں جانتا ہوں.. ہمیں کسی اور کو گواہی دینے کی ضرورت نہیں ہے... تم پاک ہو بہت پاک... تمہارا کردار پانی سے بھی زیادہ شفاف ہے..."

"میرا دامن پاک ہے"



وہاں کھڑے ہر شخص کے لئے زرویز خان درانی کا یہ روپ بلکل نیا تھا... رامین کی آنکھوں میں کرچیاں چب رہی تھیں...

"زرویز اللہ نے مجھ سے میری یادداشت کیوں چھین لی... کیوں مجھے کچھ بھی یاد نہی... زرویز مجھے.... مجھے بتائیں کیا میں واقعی یتیم ہوں... بولیں زرویز کیا میرا اس دنیا میں

کوئی نہیں؟"

زروریز کو سمجھ نہی آتا وہ اس سے کیا کہے وہ حیران تھا کہ حیات آج ایسا سوال کیوں کر رہی ہے جب اسنے اسکی ہر بات کو آسانی سے مان لیا تھا...

حیات کے سر میں درد کی تیز لہر دوڑتی ہے اسکے ذہن پر ایک یاد ابھرتی ہے... وہ بلی کے پیچھے جا رہی تھی اور اچانک اسے گاڑی ہٹ کر دیتی ہے... اسکے بعد ایک کے بعد ایک یاد اسکے ذہن کے پردے پر ابھر رہی تھی مگر سب دھندلی اسکے دماغ میں سب گڈ مڈ ہو رہا تھا اسکے دل کی دھڑکن ایک دم تیز ہونے لگتی ہے وہ سانس لینے کی کوشش کرتی ہے لیکن اسے سانس نہیں آتی... اچانک ہی وہ زروریز کے بازوؤں میں جھول جاتی ہے....

زروریز اسکے گال تھپتھپاتا ہے لیکن اس میں کوئی جنبش نہیں ہوتی... وہ ایک جھٹکے سے اسے گود میں اٹھاتا ہے.. اور بی جان پر ایک قہر آلود نظر ڈال کر چلا جاتا ہے...

موڑے اور داؤد اسکے پیچھے جاتے ہیں...

وہ ICU کے سامنے رکھے بیچ پر سر ہاتھوں میں دیئے بیٹھا تھا... اسکو لگ رہا تھا کوئی
اسکی دھڑکنیں آہستہ آہستہ کر کے روک رہا ہو... دل کا بند ہو جانا کیسے کہتے ہیں اسے
آج محسوس ہو رہا تھا....

وہ سمیچ کو فون کر کے بلا چکا تھا ایک وہی تھا جو اس وقت اسے سنبھال سکتا تھا...

ڈاکٹر باہر آتے ہیں تو زور ویز تیزی سے انکی طرف بڑھتا ہے...

"ڈاکٹر میری وائف ٹھیک ہیں نا؟"

"دیکھئے میں نے آپکو کہا تھا کہ انکو آہستہ آہستہ سب یاد آئے گا اچانک انکے سامنے کوئی

ایسی یاد لانا خطرناک ہو سکتا ہے جو انہیں یاد ہی نہ ہو..."

زروز کے ماتھے پر بل پڑتے ہیں...

"لیکن اس کے سامنے ایسا کوئی شخص نہیں آیا..."



"کیا آپ کو وہ بھول نہیں چکی شاید آپکے سامنے آنے کی وجہ سے... خیر اب جو بھی

ہے میرے خیال سے انہوں نے کسی بات کا گہرا صدمہ لیا ہے... انکی حالت کافی

نازک تھی اب وہ ہوش میں آئیں گی تبھی کچھ پتا چل سکتا ہے فلحال وہ خطرے سے باہر

ہے...."

"کیا میں اس سے مل سکتا ہوں..."

"جی انہیں روم میں شفٹ کر دیا جائے پھر آپ ان سے مل لیجیے گا..."

ڈاکٹر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر چلے جاتے ہے۔

تھوڑی دیر تک حیات کو روم میں شفٹ کر دیا جاتا ہے... زرویزا کے پاس آ کر بیٹھتا

ہے....



"یا حیاة الروح.... حیات تم حیات ہو میری... میری زندگی... میری جان اور روح کی

مالک... میں تمہیں کھونے کا تصور بھی نہیں کر سکتا..."

کمرے کی خاموشی میں زرویزا کی سرگوشی گونج رہی تھی....

حیات کی آنکھوں میں جنبش ہوتی ہے۔ اسکا سر بھاری ہو رہا ہوتا وہ آنکھیں کھولتی ہے

... تو نظر سیدھا چھت سے ٹکراتی ہے۔ وہ کچھ یاد کرنے کی کوشش کرتی ہے تو آہستہ

آہستہ سب یاد آنے لگتا ہے۔ وہ بلی کی تصویریں لے رہی تھی اچانک ایک کار سامنے سے آتی ہے اور اسے ہٹ کر کے چلی جاتی ہے وہ اسکے بعد یاد کرنے کی کوشش کرتی ہے...

"حیات..."

یہ آواز وہ لاکھوں میں بھی پہچان سکتی تھی وہ چہرہ موڑ کر اسے دیکھتی ہے... اسے سب یاد آنے لگتا ہے ہر چیز... آنسو اسکے گالوں پر بہنے لگتے ہیں....

"بابا... میرے بیبا کہاں ہیں..؟"

وہ یہ کہتے ساتھ ہی گنودگی میں چلی جاتی ہے...

جبکہ زرویز خان درانی کو اگلا سانس نہیں آتا وہ بے اختیار سانس لینے کی کوشش کرتا ہے

لیکن اسے سانس نہیں آتی... وہ اٹھ کر باہر جانے کے لئے مڑتا ہے تو سامنے سمیع کو دیکھ کر ٹھٹھک جاتا ہے سمیع بنا کچھ کہے وہاں سے چلا جاتا ہے اسے پتا تھا اسے اب کیا کرنا ہے... وہ اور ایک معصوم لڑکی کو اسکے اپنوں سے دور نہیں رکھ سکتا تھا...

زر ویز وہاں سے باہر نکل جاتا ہے موڑ جان اور داؤد باہر ہی بیٹھے ہوتے ہیں... زر ویز کو باہر آتا دیکھ کر موڑ جان اسکی طرف بڑھتی ہیں...



NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیا ہوا بیٹا حیات کیسی ہے اب؟"

زر ویز کچھ بھی کہے بغیر موڑ جان کے گلے لگ جاتا ہے...

"مورے سب برباد ہو گیا... سب ختم ہو گیا... میرے ایک جھوٹ نے بہت سی

زندگیاں تباہ کر دیں..."

وہ تیس سال کا تو انان نوجوان اپنی ماں کے گلے لگا رہا تھا... موڑ جان حیران پریشان
تھیں.... وہ ان سے الگ ہو کر تیزی سے راہداری سے ہوتا ہوا گزر جاتا ہے...

تھوڑی دیر میں سمیع سکندر صاحب کو لئے ہسپتال آتا ہے انکے پیچھے ہی مناہل اور الیاس
صاحب بھی ہوتے ہیں ابھی تک اسنے انہیں حیات کے بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا...
وہ لوگ کمرے میں داخل ہوتے ہیں... سکندر صاحب اپنی بیٹی کو دیکھتے ہی اسکی طرف
بڑھتے ہیں...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"حیات.. میری جان اٹھو بیٹا..."

حیات کسمسا کر آنکھیں کھولتی ہے تو اپنے بابا کو سامنے دیکھ کر اسکی آنکھیں بھیگ جاتی
ہیں وہ پہلے سے زیادہ کمزور ہو گئے تھے...

"بابا"

وہ انکے گلے لگتے ہی پھوٹ پھوٹ کر رو دیتی ہے.... کتنا درد تھا اسکی سسکیوں میں...
کتنی تکلیف تھی....

بابا جان الگ ہو کر اس سے پوچھتے ہیں...



"کہاں چلی گئی تھی تمہیں پتا ہے میں نے کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا تمہیں... مجھے لگا تھا
کہ تمہاری ماں کی آخری نشانی بھی سنبھال کر نہی رکھ سکا میں... کیا جواب دیتا اوپر جا کر
اسے..."

حیات خاموش رہتی ہے کیا بتاتی وہ اسکی تو دنیا ہی اجڑ گئی تھی...

"انکل؟"

پیچھے کھڑا سمیچ انہیں پکارتا ہے اور انہیں بیٹھ جانے کا اشارہ کرتا ہے...

سمیچ انہیں ایکسیڈنٹ سے لے کر آج تک کا سارا واقعہ سنا دیتا ہے...

"میں جانتا ہوں انکل زرویز نے بہت غلط کیا... لیکن اسکا ارادہ غلط نہیں تھا... اسنے غلط راستہ ضرور اپنایا لیکن اسکا مقصد غلط نہیں تھا اس وقت جو حالات تھے تو زرویز کو شاید یہی مناسب لگا... میں جانتا ہوں وہ بہت جذباتی ہے... اسکی طرف سے میں معافی مانگتا ہوں... لیکن بھابھی وہ سچ میں آپ سے بہت پیار کرتا ہے... میرا یقین کریں اسکو معاف کر دیں..."

سمیچ اپنے دوست کے لئے کچھ بھی کر سکتا تھا اور وہ کر رہا تھا جو بھی اسکے بس میں تھا...

"آپ کو لگتا ہے میں انہیں اتنی آسانی سے معاف کر سکتی ہوں انہوں نے مجھ سے میری شناخت چھین لی، میری پہچان مجھ سے چھین لی اور آپ کہتے ہیں میں انہیں معاف کر دوں نہیں کبھی بھی نہیں... انہوں نے جو میرے ساتھ کیا ہے نا وہ تو لوگ دشمنی میں نہیں کرتے جو انہوں نے اپنی سوکا لڈ محبت میں کیا ہے... نفرت محسوس ہو رہی ہے مجھے ان سے..."

حیات روتے ہوئے کہتی ہے... اور باہر کھڑے زرویز سے اپنے پیروں پر کھڑا رہنا مشکل ہو جاتا ہے... وہ وہیں پر بنے بیٹنج پر ڈھے سا جاتا ہے...

سکندر صاحب خاموش رہتے ہیں وہ ایک ٹھنڈے دماغ کے مالک تھے سوچ سمجھ کر بولتے تھے... لیکن یہاں بات انکی بیٹی تھی...

تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد کمرے میں انکی آواز گونجتی ہے...

"زر ویز نے جو کیا بہت غلط کیا اور اسکی سزا سے ملنی چاہیے... اور حیات اسکو جیسے چاہے سزا دے یہ اسکی مرضی ہے چاہے تو اسے معاف کر دے چاہے تو زندگی بھر کی سزا سنا دے...."

سمیع کو بہت افسوس ہوتا ہے کہ وہ اپنے دوست کے لئے کچھ نہیں کر سکا....

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اتنے میں الیاس صاحب اندر آتے ہیں جو کے حیات کے ڈسچارج پیپر ز بنوانے گئے تھے.... تھوڑی دیر بعد ہی حیات مناہل کے سہارے سے کمرے سے باہر نکلتی ہے اسکے پیچھے ہی الیاس صاحب، سکندر صاحب اور سمیع بھی باہر آئے تھے.... زرویزا نہیں باہر نکلتا دیکھ کر کھڑا ہو جاتا ہے...

حیات اسکو دیکھ کر رکتی ہے... اور مناہل سے ہاتھ چھڑوا کر زرویزا کی طرف قدم بڑھاتی ہے.. اور اسکے بالکل سامنے جا کر کھڑی ہوتی ہے... زرویزا بالکل خاموش تھا....

بس ایک آس بھری نظروں سے اسے دیکھتا رہتا ہے...

"دل تو کر رہا ہے کہ آپ کے منہ پر ایک تھپڑ ضرور ماروں... لیکن میرے دل میں آپکی عزت اور آپکا جو مقام ہے نہ وہ مجھے یہ سب کرنے سے روک رہا ہے..... یہ جو آگ آپ نے میرے دل میں لگائی ہے نا اس سے میرا پورا وجود تک جھلس گیا ہے... اب اس میں تم ساری زندگی جلو گے... اب سے یہی تمہاری سزا اور یہی میرا سکون ہے



وہ ایک ایک لفظ پر زور دے کر تلخی سے کہتی ہے...

اور اس کے سامنے سے گزر کر چلی جاتی ہے وہ اسے دور جاتا دیکھتا ہے لیکن اسے روک نہیں پاتا.... روکتا بھی تو کیسے اسے روکنے کا ہر حق وہ کھوچکا تھا....

اس کے آنکھوں کے سامنے بار بار منظر دھندلا رہا تھا.... وہ بار بار پلکے جھپک کر صاف

دیکھنے کی کوشش کرتا ہے لیکن وہ دھندلا ہی رہتا ہے..... آخر جب زندگی میں ہی دھند
چھا جائے تو کوئی منظر صاف کیسے دکھائی دے سکتا ہے...

وہ تیزی سے وہاں سے نکل کر چلا جاتا ہے...

مورے اور داؤد ہکا بکا سے جاتا دیکھتے رہتے ہیں انہیں کچھ بھی سمجھ میں نہی آ رہا تھا کہ ہو
کیا رہا ہے...

سمیع انکو سب کچھ بتاتا ہے وہ دونوں حیرانی سے سن رہے تھے مورے کو یقین نہیں آ رہا
تھا کہ انکا بیٹا کچھ ایسا کر سکتا ہے...

لاؤنج میں سب ان لوگوں کا انتظار کر رہے تھے... اب انہیں بھی پریشانی ہو نا شروع ہو
جاتی ہے کہ آخر اتنی دیر ہو گئی ابھی تک آئے کیوں نہیں.... اسی وقت زرویز

دروازے سے اندر آتا دکھائی دیتا ہے لیکن وہ اس روپ میں نہیں تھا جس میں گیا تھا جب وہ گیا تھا اسکے پاس سب کچھ تھا لیکن جب وہ واپس آیا ہے تو خالی ہاتھ رہ گیا تھا... اپنا سب کچھ اپنی محبت پر لٹا آیا تھا بی جان اسکی طرف بڑھتی ہیں... تو وہ سرخ آنکھیں اٹھا کر انہیں دیکھتا ہے... کیا کچھ نہیں تھا ان نظروں میں... اسکی آنکھ سے آنسو گرتے ہیں.... وہ بنا کے تیزی سے اپنے روم کی طرف چلا جاتا ہے... بی جان کو کسی انہونی کا احساس ہوتا ہے...

تھوڑی دیر بعد ہی موڑے اور داؤد بھی گھر پہنچ جاتے ہیں سمیع انکے ساتھ نہی آیا تھا کیوں کہ وہ زریز کا سامنا نہیں کر سکتا تھا... وہ اسے ٹوٹے ہوئے نہیں دیکھ سکتا تھا... موڑے اور داؤد سب کچھ گھر والوں کو بتا دیتے ہیں وہاں بیٹھا ہر شخص جانتا تھا کہ زریز کتنا جذباتی اور جنونی ہے... لیکن وہ اس حد تک چلا جائے گا کسی نے نہیں سوچا تھا...

شور سن کر مورے اور بابا جان کمرے میں آتے ہیں...

مورے اپنے بیٹے کی یہ حالت دیکھ کر تڑپ جاتی ہیں...

"زرویز..... زرویز میری جان سنبھالو خود کو.. بیٹا حوصلہ کرو..."

"کیسے حوصلہ کروں موڑ جان کیسے... یہ دیکھیں مجھے اپنے ہاتھوں سے اپنی دنیا جاڑ بیٹھا

ہوں... میں کتنا برا ہوں.... وہ کہتی ہے وہ مجھ سے نفرت کرتی ہے... وہ کہتی ہے موڑ

جان میں اپنے جھوٹ کی سزا میں جلتا ہوں گا... دیکھیں میں جل رہا ہوں... دیکھیں

نہ مجھے... اہا اہا اہا آا"

وہ ایک ایک لفظ پر زور ڈال کر بچوں کی طرح کہہ رہا تھا اسے دیکھ کر موڑ جان اور بابا جان

کادل کٹ کر رہ گیا تھا... موڑ جان کا بس چلتا تو اپنے بیٹے کے تمام دکھ خود میں سمیٹ

لیتیں... لیکن کاش کسی ماں کا بس چلتا.

"مورے میں اذیت میں ہوں... اسے کہیں وہ واپس آجائے... اسے کہیں ممیں اسکے
بغیر نہیں رہ سکتا..."

وہ اپنی ماں سے فریاد کر رہا تھا... ان کے گلے لگا لگا کر رہا تھا...

"مورے میں اسکے بغیر مر جاؤں گا اسے کہیں آجائے اس سے پہلے میں جل کر رکھ ہو
جاؤں اسے کہیں آجائیے... اہا ہا آہسا... مورے میں بُرا ہوں.... وہ نفرت
کرتی ہے... مجھ سے... اہا ہا... نفرت...."

وہ پچیس سال کا نوجوان اپنی ماں کے گلے لگا ہچکیوں سے رو رہا تھا... چیخ رہا تھا اپنے عشق
کے لئے فریاد کر رہا تھا... وہ اپنے جھوٹ کی سزا میں جل رہا تھا... اور نا جانے اب اسے
کب تک اس آگ میں جلنا تھا....

رہا تیری خدائی ہائے یاد ہے آئی....

دل یہ دیتا دہائی غم سے دے تو رہائی...

حال کیسے سنا اور وگ کیسے نبھاواں...



رہا قسمت میں رونا کیوں لکھا....

بی جان بھی اسکی آوازیں سنتی ہوئی کمرے میں آتی ہیں... وہ زرویز کا یہ حال دیکھ حیران

رہ جاتی ہیں... انہیں اسے دیکھ کر بہت تکلیف پہنچتی ہے...

لیکن وہ دونوں میں سے کسی ایک کو چن سکتی تھیں... اور انہوں نے چنا تھا...

"یہ کیا پاگل پن ہے زرویز... ایک لڑکی کے لئے تم اس طرح کی حرکتیں کرو گے اب

"...

"ہاں میں پاگل ہو گیا ہوں پاگل ہی تو ہو گیا ہوں... آپکو نظر نہیں آرہا کتنی تکلیف میں ہوں میں بی جان.... لیکن نہیں آپکو میں کبھی نظر آیا ہوں جو آج آؤں گا... آپ نے کبھی میری پرواہ نہیں کی بی جان... تو آج بھی مجھے اکیلا چھوڑ دیں پلزز..."

زرویز ایک دم کھڑا ہو کر چیختا ہے اور آخر میں بی جان کے آگے ہاتھ جوڑ کر کہتا ہے.... وہ اذیت کی آخری حدوں کو چھو رہا تھا... لیکن بی جان آج بھی پتھر دل بنی ہوئیں تھی

...

"ٹھیک ہے میں چلی جاتی ہوں لیکن یاد رکھنا زرویز خان میں اس لڑکی کو دوبارہ تمہاری زندگی میں قدم رکھنے نہیں دوں گی..."

زر ویز کا چہرہ غصے سے سرخ ہو جاتا ہے....

"آپ فکر مت کریں بی جان وہ اب میری زندگی میں خود بھی نہیں آئے گی..."

"اچھی بات ہے اسے آنا بھی نہیں چاہیے... ویسے بھی وہ تمہارے لائق تھی ہی نہیں

NEW ERA MAGAZINE.com

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews ...

"غلط بی جان بلکل غلط.... وہ بہت پاک تھی.... بلکل آپ زم زم کی طرح پاک

شفاف تھا اسکا کردار... اور اسکا دل شیشے جیسا صاف تھا جسے میں نے توڑ دیا.... اور شاید

ہی اب وہ کبھی جڑ پائے.... اب آپ بتائیں بی جان... کہ وہ میرے لائق نہیں تھی یا

میں اسکے...؟"

وہ ٹھہر ٹھہر کے کہتا ہوا آخر میں کمرے سے باہر چلا جاتا ہے... اب کچھ کہنے کے لئے
الفاظ ہی نہیں تھے کسی کے پاس بھی....



مناہل حیات کے ساتھ ہی گھر آگئی تھی اسنے سوچا تھا کہ کچھ دن وہ اسکے ساتھ ہی رہے
گی تو اسکا بھی دل بہل جائے گا....

حیات اسے ان گزرے دنوں کے تمام واقعات سنا دیتی ہے...

"مجھے یقین نہیں آ رہا حیات کوئی اس طرح سے کیسے کر سکتا ہے کسی کے ساتھ....

ایک بات بتاؤ حیات کیا تم... اس سے.. محبت کرتی ہو..."

اسکی بات پر حیات اپنی سبز آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھتی ہے...

اسکی آنکھوں سے دو آنسو ٹوٹ کر پلکوں سے جدا ہوتے ہیں...

"میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی ہی یہ ہے کہ میں نے زرویز خان درانی سے محبت

کی.... تمہیں پتا ہے مناہل مجھے لگتا تھا اس شخص کے علاوہ میرا کوئی اپنا ہے ہی نہیں..

میں نے اسے اپنا سب کچھ مانا... وہ کہتے تھے میں گھر سے باہر نہ نکلوں میں نہیں نکلتی

تھی، میں کسی سے بات نہ کرو میں کسی سے بات نہیں کرتی تھی... لیکن انہوں نے

مجھے زندگی کے یہ کیسے موڑ پر لا کر کھڑا کر دیا ہے کہ میرا اس رشتے سے اعتبار ہی اٹھ گیا

ہے..."

حیات روتے ہوئے اسے بتاتی ہے... مناہل کو اس پر بہت ترس آتا ہے... اتنی سی عمر
میں وہ کیسا روگ لے بیٹھی تھی....

"حیات غلطیاں تو انسانوں سے ہوتی ہیں نا... اور انہوں نے شاید تمہاری محبت میں یہ
سب کچھ کیا ہے... تم ایک بار سوچ لو کوئی بھی غلط فیصلہ لینے سے پہلے یہ سوچ لینا...
کہ تم بھی ان سے محبت کرتی ہو..."



NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مناہل ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہتی ہے...

اتنے میں سکندر صاحب کمرے میں آتے ہیں...

"میری بیٹی کی طبیعت اب کیسی ہے؟"

وہ مسکرا کر حیات سے پوچھتے ہیں...

"میں ٹھیک ہوں باباجان... آپکی طبیعت اب کیسی ہے..."

"میری بیٹی میرے پاس ہے تو میں اب بالکل ٹھیک ہوں..."



مناہل بیچ میں بول پڑتی ہے...

"بلکل نہیں حیات تمہیں پتا ہے سکندر انکل نے اپنا بالکل خیال نہیں رکھا... نہ کھانا

ٹائم پر لیتے تھے نہ دوائیاں..."

سکندر صاحب مناہل کی فکر پر مسکرا دیتے ہیں...

"اب میں آگئی ہوں نامناہل دیکھنا انکا کتنا خیال رکھوں گی..."

حیات مسکراتے ہوئے کہتی ہے...

مناہل کھانا گانے کا کہ کراٹھ جاتی ہے... اب کمرے میں سکندر صاحب اور حیات
موجود تھے...



سکندر صاحب کچھ دیر کی خاموشی کے بعد بولتے ہیں...

"حیات بیٹا میں جانتا ہوں... کہ زرویز نے آپ کے ساتھ بہت غلط کیا... لیکن اسے
ایک موقع تو ملنا چاہیے نا... وہ شرمندہ ہے..."

"بابا وہ شرمندہ نہیں ہیں اگر شرمندہ ہوتے تو کم از کم یہاں آکر مجھ سے معافی مانگتے..."

لیکن انہوں نے تو میرا حال تک نہیں پوچھا..."

وہ ناچاہتے ہوئے بھی شکوہ کر گئی تھی... سکندر صاحب دھیرے سے مسکرا دیتے ہیں

...

"یعنی وہ معافی مانگنے آئے گا تو تم معاف کر دو گی..."

"نہیں کبھی نہیں... بابا انہوں نے جو کیا انہیں اسکی سزا ملنی چاہیے... آپ ایسے کیوں ہیں آپ کیسے انہیں معاف کر سکتے ہیں انہوں نے آپ سے آپکی بیٹی کو دور کر دیا..."

"بیٹا آپکو کس نے کہا کہ میں نے اسکو معاف کر دیا... میں اسے تب معاف کروں گا جب آپ اسے معاف کر دو گی... اور جہاں تک کے معافی کی بات ہے... تو میں اپنی بیٹی کے لئے کچھ بھی کر سکتا ہوں... اور میں نے تمہاری آنکھوں میں اس کے لئے محبت دیکھی ہے بیٹا..."

حیات سر جھکا لیتی ہے...

"بیٹا اس کے لئے شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے تم اس کے نکاح میں ہو... اسکی

محبت تو اللہ نے تمہارے دل میں ڈالی ہے.."

"بابا میں انہیں معاف نہیں کروں گی... انہوں نے اچھا نہیں کیا میرے ساتھ..."

حیات روتے ہوئے کہتی ہے...

"میری جان... اسکو اتنی ہی سزا دینا جتنی کا وہ حقدار ہے... اسکو معاف کرنے میں دیر

مت کر دینا..."

حیات خاموش رہتی ہے... اتنے میں باہر سے مناہل کی آواز آتی ہے تو وہ دونوں اٹھ کر
باہر چلے جاتے ہیں...

رات کا ایک بج رہا ہوتا ہے لیکن زرویزاب تک گھر نہیں آیا ہوتا... مورے لاؤنج میں
ٹہل کر اس کا انتظار کر رہی ہوتی ہیں... اتنے میں داؤد لاؤنج میں آتا دکھائی دیتا ہے...

"مورے آپ یہاں کیا کر رہی ہیں ابھی تک سوئی نہیں..."

"کیسے سو جاؤں داؤد اب تک زرویزاب گھر نہیں آیا مجھے پریشانی ہو رہی ہے بیٹا..."

"آپ فکر نہ کریں مورے لالا آجائیں گے..."

"ایسا کرو داؤد.. سمیع کو فون کرو وہ یقیناً جانتا ہو گا زرویز کہاں ہے.... اگر نہیں بھی

جانتا ہو گا تو ڈھونڈ لائے گا اسکو..."

داؤد مورے کی بات پر عمل کرتا ہوئے سمیع کو فون کرتا ہے جو دو تین بیل کے بعد اٹھا
 لیا جاتا ہے...

"ہیلو سمیع لالہ کیا زرویز لالہ آپ کے ساتھ ہیں..."

"نہیں داؤد وہ میرے ساتھ نہیں ہے کہاں ہے وہ... اب تک گھر نہیں آیا؟"

"لالہ ابھی تک گھر نہیں آئے مورے پریشان ہو رہی ہیں ان کے لئے..."

"تم فکر مت کرو میں دیکھتا ہوں... اور آنٹی سے کہنا وہ میرے ساتھ ہی ہے ٹھیک ہے

"..."



فون کاٹ کر وہ زرویز کو فون ملاتا ہے... لیکن مقابل فون نہیں اٹھاتا... لیکن وہ بھی

ڈھیٹ تھا... وہ فون ملاتا رہتا ہے... پانچوے فون پر زرویز فون اٹینڈ کرتا ہے...

"کہاں مرے ہوئے ہو کہ تمہیں دنیا جہان کا ہوش نہیں ہے..."

"کاش سمیع مر جاتا تو کسی کو میری وجہ سے تکلیف نہ ہوتی..."

سمیع اسکی بات پر تڑپ جاتا ہے...

"کیا بکو اس کر رہے ہو تم.. کہاں ہو تم مجھے بتاؤ ابھی آ رہا ہوں تمہارے پاس..."

"میں... میں سڑک پر ہوں... یہاں بہت اندھیرا ہے سمیع... اتنا اندھیرا کہ اس میں مجھے اپنا بڑا روپ نظر نہیں آ رہا..."

سمیع اس سے مشکل سے اڈریس پوچھ کر وہاں پہنچتا ہے...

زرویز کے مطابق وہاں واقعی بہت اندھیرا تھا... سڑک بالکل سنسان تھی... زرویز

فوٹ پاتھ پر بیٹھا تھا... یہاں بہت آسانی سے کوئی بھی واردات کر سکتا تھا... سمیع کو اسکی لاپرواہی پر غصہ آتا ہے لیکن زرویز کی حالت دیکھ کر سارا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ جاتا ہے...

زرویز اچڑے ہوئے حلیے میں بیٹھا تھا بال بکھرے ہوئے ماتھے پر گرے تھے... قمیض کے کف موڑے ہوئے تھے... آنکھیں رونے اور جاگنے کی وجہ سے لہو ٹپکار رہی تھی... لیکن اس حلیے میں بھی وہ وجاہت کا منہ بولتا ثبوت تھا...

لیکن سمیع کو اس پر بہت ترس آتا ہے... وہ اسکے پاس جا کر بیٹھتا ہے... تو زرویز نظر اٹھا کر اسے دیکھتا ہے...

اس ایک نظر میں کیا کچھ نہیں تھا... شکوہ, خوف, جنون...

"یہ کیا پاگل پن ہے... زرویز جو ہو گیا سو ہو گیا... صبر کرو اب اس پر... یہ سب کرنے

سے وہ آتو نہی جائے گی... تمہیں پتا ہے مورے کتنا پریشان ہیں... اب تک جاگ رہی ہیں تمہارے انتظار میں..."

"میں گھر نہیں جانا چاہتا... تہتھے پتا ہے جب بھی رات کو دیر سے گھر جاتا تھا... تو وہ لاؤنج میں بیٹھی میرا انتظار کر رہی ہوتی تھی... آج جایا نہیں جا رہا... کیوں کے آج وہ انتظار نہیں کر رہی ہوگی..."



NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زر ویزر و تا ہوا بچوں کی طرح کہتا ہے...

"زر ویزر خود کو ٹوٹے مت دے.. سنبھال خود کو میرے یار... اگر تو... تو اس کے بغیر نہیں رہ سکتا تو جاسکے پاس معافی مانگ اس سے... وہ محبت کرتی ہے نہ تجھ سے... محبت کرنے والوں کا دل بہت بڑا ہوتا ہے وہ معاف کر دیگی تجھے.."

"کیسے جاؤں اسکے پاس... کس منہ سے جاؤں... وہ محبت نہیں کرتی.... نفرت کرتی ہے مجھ سے..."

"تو پھر بھول جاؤ اسکو... ویسے بھی یہ کبھی نہ کبھی تو ہونا تھا..."



"ہاں تم سب کو تو خوش ہونا چاہیے یہی تو چاہتے تھے تم سب..."

"زرویز تم بدگمان ہو رہے ہو ہم سب سے..."

"بی جان کی تو سمجھ آتی ہے انہوں نے کسی وجہ سے حیات کو یہ سب کچھ کہا لیکن تم.... تم تو میرے دوست تھے... تم نے یہ کیوں کیا... کیوں لے کر آئے سکندر صاحب کو وہاں...."

"تو پاگل ہو گیا ہے کیا... تو ابھی بھی یہی کہ رہا ہے... حیات کو سب کچھ یاد آچکا تھا...
کوئی اور راستہ نہیں تھا ہمارے پاس..."

زرویز خاموش رہتا ہے اور اچانک اٹھ کر گاڑی کی طرف بڑھنے لگتا ہے...

"اب کہاں؟"



زرویز کے بغیر کہتا ہے...

"ہاں بیٹا تیرا وہی ٹھکانہ ہے..."

زرویزریش ڈرائیونگ کرتا ہوا گھر پہنچتا ہے...

لاؤنج میں آتے ہی مورے سے سامنا ہوتا ہے....

"کہاں رہ گئے تھے زرویزر... کیا اب اس طرح سزا دو گے ہمیں..."



"نہیں مورے... سزا کا حقدار تو صرف میں ہوں گناہ تو میں نے کیا ہے تو سزاوار بھی تو

میں ہی ہوں گانا..."

یہ کہہ کر وہ رکتا نہیں ہے.... اور سیدھا اپنے کمرے میں چلا جاتا ہے اور پیچھے مورے

نڈھال سی صوفہ پر بیٹھ جاتی ہیں...

.....

گلے دن زرویز بغیر ناشتے کے گھر سے چلا جاتا ہے... مورے اسے روکتی رہتی ہیں..

لیکن وہ انکی ایک نہیں سنتا...

زرویز پہلے اپنے آفس آتا ہے وہاں سے ایک میٹنگ اٹینڈ کر کے وہ سیدھا سکندر صاحب کے گھر آتا ہے بیل بجا کر وہ انتظار کر رہا ہوتا ہے اتنے میں کوئی گیٹ کھول دیتا ہے....

زرویز کو دیکھ کر سکندر صاحب کو حیرانی ہوتی ہے لیکن پھر وہ اسکو اندر آنے کا کہتے ہیں اور لاؤنج میں لے جا کر بیٹھاتے ہیں...

"کیسے آنا ہوا یہاں؟"

"انگل میں معافی مانگنے آیا ہوں.. میں جانتا ہوں بہت بڑی غلطی کی ہے میں نے..."



"غلطی نہیں گناہ کیا ہے..."

سکندر صاحب اسکی بات بیچ میں کاٹ کر کہتے ہیں...

زرویز اپنا سر جھکا لیتا ہے...

"جی... غلطی نہیں گناہ ہوا ہے مجھ سے... لیکن کیا اس گناہ کی معافی نہیں مل سکتی..."

معافی مانگنے پر تو خدا بھی معاف کر دیتا ہے..."

"بلکل ٹھیک کہا... لیکن ہم خدا نہیں ہیں ہم تو عام انسان ہیں... لیکن اگر میری بیٹی تمہیں معاف کر دیتی ہے تو میں بھی معاف کر دوں گا... میرا دل صاف ہے تمہارے لئے..."

سکندر صاحب مسکرا کر کہتے ہیں تو زریز کو تھوڑا سکون ہوتا ہے...
 NEW ERA MAGAZINE.com
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
 "میں حیات کو بھیجتا ہوں..."

سکندر صاحب یہ کہ کر چلے جاتے ہیں....
 زریز سر ہاتھوں میں گرائے اپنی سوچ میں گم ہوتا ہے جب حیات اندر آتی ہے...
 آہٹ کی آواز سے وہ چونک کر سر اٹھاتا ہے... حیات قدم قدم اٹھا کر اس سے تھوڑا
 فاصلے پر سینے پر ہاتھ باندھے کھڑی ہو جاتی ہے...

"کیوں آئیں ہیں آپ یہاں؟"

وہ سرد لہجے میں پوچھتی ہے... زرویز کو افسوس ہوتا ہے وہ کبھی اس سے غصے سے بھی بات نہیں کرتی تھی لیکن آج اس کے لہجے میں سرد مہری اور نفرت کے سوا کچھ نہ تھا

...



"معافی مانگنے آیا ہوں..."

"معافی مانگنے کا حق کھو چکے ہیں آپ..."

"میں نے جو کچھ کیا تمہاری محبت میں کیا... شاید میں غلط اور صبح کے درمیان فرق

بھول گیا تھا..."

"اور آپ کے اس سہمی اور غلط کے بیچ کی جنگ نے مجھے برباد کر دیا... آپ کی محبت،
 آپکی خود غرزی، آپکا جنون... ان سب نے حیات سکندر سے اسکی پہچان چھین لی
 ... اس سے اسکے اپنے چھین لئے... اس سے اسکا وجود چھین لیا..."

حیات روتے ہوئے کہتی ہے...



"میں جانتا ہوں بہت بڑا گناہ کیا ہے میں نے لیکن ہر گناہ کی ایک معافی ہوتی ہے پلزمجھے
 معاف کر دو..."

"غلط... بلکل غلط گناہ کی کوئی معافی نہیں ہوتی... گناہ کی صرف سزا ہوتی ہے..."

وہ ایک ایک لفظ پر زور ڈال کر کہتی ہے...

"اور آپکو بھی اپنی سزا پوری کرنی ہوگی... ویسے بھی میں کون ہوتی ہوں... آپکو معاف کرنے والی... مجھ سے نہیں خدا سے معافی مانگیں..."

"جب تک تم معاف نہیں کرو گی اللہ بھی مجھے معاف نہیں کرے گا حیات.."

حیات اسکی بات کا جواب دیے بغیر چلی جاتی ہے اور وہ پیچھے پیچھے اکیلا رہ جاتا ہے خالی ہاتھ...

زر ویز اپنے آفس میں بیٹھا ہوتا ہے جب سمیع اسکے کیبن میں آتا ہے...

"خیریت... شکل پر بارہ کیوں بچے ہیں..."



"میٹنگ کے بعد کہاں گئے تھے..."

"محبوب کے در پر سوالی بن کر گیا تھا... لیکن محبوب پتھر دل ہے... خالی ہاتھ لوٹا دیا

مجھے.."

"تم کیوں گئے تھے ادھر خود کو بار بار تکلیف مت دوڑو ویز..."

"محبوب کے در پر جانے میں کیسی تکلیف وہاں تو سکوں ملتا ہے..."

"لیکن تم تو مجھے بے سکون لگ رہے ہو..."

"تجھے پتا ہے سمیچ... ہر طرف ایک سناٹا سا ہے... سب بہت بہت خوش ہیں... لیکن

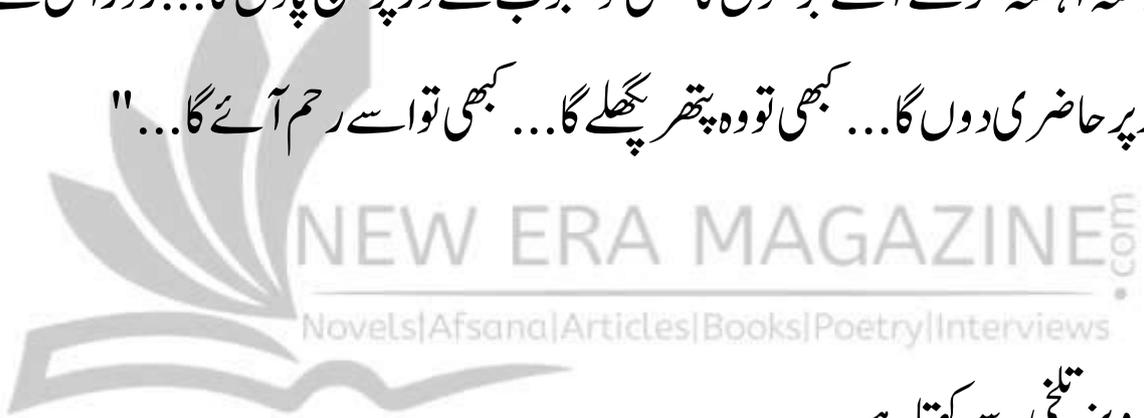
میرے اندر ایک شور برپا ہے... ایک ایسا طوفان چل رہا ہے میرے اندر جو رکے گا تو

سب تباہ ہو چکا ہوگا..."

زرویزخو فزردہ ہو کر کہتا ہے کچھ کھونے کا خوف اسکی آنکھوں میں صاف دیکھ رہا تھا...

"زرویز مجھے خوف آرہا ہے تیری باتوں سے... تو اپنے آپ کو برباد کر رہا ہے..."

"تو ابھی سے خوفزدہ ہو گیا... ابھی تو میں بربادی کی پہلی سیڑھی پر چڑھا ہوں....
آہستہ آہستہ کر کے آگے بڑھوں گا تبھی تو محبوب کے در پر پہنچ پاؤں گا... روز اس کے
در پر حاضری دوں گا... کبھی تو وہ پتھر کھلے گا... کبھی تو اسے رحم آئے گا..."



NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زرویز تلخی سے کہتا ہے....

"میری دعا ہے کہ وہ تیرے پوری طرح سے برباد ہونے سے پہلے تجھے معاف کر دے
..."

زرویز اسکی بات پر زور سے ہنستا ہے اسکی ہنسی میں موجود کھوکھلا پن سمیع بھی محسوس کرتا

ہے...

"اتنی آسانی سے کیسے معاف کر دے گی وہ... ابھی تو میری سزا شروع ہوئی ہے..."

دن یوں نہیں گزرتے رہتے ہیں زرویز روز اس سے معافی مانگنے جاتا تھا... پہلے تو حیات اس سے مل لیا کرتی لیکن اب اس نے اس سے ملنا بھی چھوڑ دیا تھا۔

حیات کو لگتا تھا... کہ اگر وہ اسی طرح اس سے معافی مانگتا رہا تو اس کا دل پگھل جائے گا اور پھر وہ خود کو روک نہیں پائے گی اور ویسے بھی انسان دل کو کب تک سمجھا کر رکھ سکتا ہے... باباجان اور مناہل نے اسے بہت سمجھایا تھا کہ اتنی سزا کافی ہوتی ہے...

لیکن حیات کو لگتا تھا کہ ابھی زرویز کی سزا پوری نہیں ہوئی... آج تین مہینے ہو گئے تھے سب کی زندگیاں معمول پر آگئیں تھی... بی جان اور باقی سب بھی واپس چلے گئے

تھے....

اگر کسی کی زندگی معمول پر نہیں آئی تھی تو وہ زرویز خان درانی تھا... وہ اسی طرح روز
محبوب کے در پر سوالی بن کر جاتا مگر اسے ہمیشہ خالی ہاتھ لوٹا دیا جاتا... وہ وہاں سے
صرف خالی ہاتھ ہی نہیں بلکہ خالی دل بھی لوٹتا تھا....

اسے گھر کی ہر چیز سے اسکی یاد آتی تھی... اسی لئے اسے گھر آنا کم کر دیا تھا...

وہ زیادہ تر آفس یا پھر مسجد میں اپنے رب سے معافی کا طلبگار رہتا...

انسان خالی لوٹا دیتے ہیں لیکن اللہ نہیں لوٹاتا...

زر ویز مسجد میں بیٹھا دعا مانگ رہا تھا... کہ اسکا فون بجتا ہے... وہ منہ پر ہاتھ پھیر کر مسجد کے دروازے پر آ کر جیب سے فون نکال کر دیکھتا ہے... لیکن فون دیکھتے ہی اسے خوشگوار حیرت ہوتی ہے...

وہ ایک نظر مسجد کی طرف ڈالتا ہے... اور پھر فون کان کے ساتھ لگاتا ہے...



"کاش اس وقت کچھ اور مانگا ہوتا تو شاید وہ بھی مل جاتا..."

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسکا لہجہ سن کر وہ مسکرا دیتی ہے...

"اللہ کے سامنے اگر ہم ٹوٹ کر بکھر جائیں تو وہ سمیٹ لیتا ہے... ایک وہی تو ہے جو

کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹاتا اپنے بندوں کو..."

اسکی میٹھی نرم آواز اسکے کانوں میں گونجتی ہے...

"سہی کہا تم نے لیکن وہ اتنی جلدی سن لیتا ہے یہ نہیں پتا تھا مجھے..."

"وہ ہماری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے... ہماری صرف سنتا نہیں مانتا بھی ہے

....

میں انتظار کر رہی ہوں آپ کا سامان پیک کر کے بیٹھی ہوئی ہوں..."

"میں ابھی آ رہا ہوں سمجھو اڑ کر آ رہا ہوں..."

زرویز کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا.... حیات اسکی جلد بازی پر مسکرا کر رہ جاتی ہے

...

زرویروہیں پرسجدے میں گر جاتا ہے... آج سے پہلے اسے اتنی خوشی کبھی محسوس
نہیں ہوئی تھی... آج اسے اس کی دنیا مل گئی تھی...

وہ پندرہ منٹ کا راستہ پانچ منٹ میں تہ کر کے سکندر ہاؤس پہنچتا ہے...

سکندر صاحب اس سے خوش دلی سے ملتے ہیں...

تھوڑی دیر سکندر صاحب اس سے بات کرتے ہیں اور پھر اٹھ کر حیات کو بلانے چلے
جاتے ہیں...

لاؤنج میں حیات کی کافی ساری پکچر لگی ہوئی تھی زرویروہیں دیکھ رہا ہوتا ہے کہ
اسی وقت حیات اسکے پیچھے آکر کھڑی ہوتی ہے...

"کیا دیکھ رہے ہیں؟"

زر ویز مسکرا کر اسکی طرف مڑتا ہے...

"دیکھ رہا تھا کہ میری حیات کتنا بدلی ہے... لیکن تم تو بالکل نہیں بدلی ویسی ہی معصوم

اور پاکیزہ ہو... جیسی بچپن میں تھی..."

حیات کھلکھلا کر مسکراتی ہے اور اسکی جلت رنگ ہنسی سن کر زرویز اندر تک سرشار ہو جاتا ہے...

"معاف کر دیا مجھے؟"

"میں نے آپ کو اسی دن معاف کر دیا تھا جس دن آپ نے مجھ سے پہلی بار معافی مانگی تھی

... اور اس دن سوچ لیا تھا کہ کبھی آپ سے ناراض نہیں ہوں گی.... بسس آپ کو سزا

دینا چاہتی تھی تاکہ آپ پھر کبھی ایسا نہ کریں میرے ساتھ...."

"ایم سوری... میں بہت شرمندہ ہوں...."

"بس اب آپ مجھ سے معافی نہیں مانگیں گے..."



وہ دونوں نم آنکھوں سے مسکرا دیتے ہیں....
کلك کی آواز پر وہ دوسری طرف دیکھتے ہیں جہاں سکندر صاحب انکی تصویر کھینچ رہے
تھے....

"اس تصویر کو میں اپنی بیٹی کے کمرے میں لگاؤں گا ایک حسین یاد کے طور پر... تم
دونوں کو بہت مبارک ہو تمہاری نئی شروعات..."

باباجان پیار سے کہ کے آگے بڑھ کر حیات کو گلے لگاتے ہیں...

حیات اور زریز اپنی زندگیوں میں بہت خوش تھے انہوں نے اپنی ایک نئی دنیا بنالی تھی
 اس بات سے بے خبر کہ ایک طوفان ازکا منتظر ہے....

جنہوں نے ابھی وصال یار کا مزہ نہی چکھا تھا... انہیں اب ہجر کا عذاب سہنا تھا...

حیات روم میں بیٹھی ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھی...

اسی وقت زریز و اثر روم سے باہر نکلتا ہے۔ حیات بلیک کلر کے قمیض شلواری میں حسین
 لگ رہی تھی وہ اسکی طرف دیکھتا ہوا... دھیمی آواز میں کہتا ہے...

"یا حیاة الروح"

لیکن اسکی آواز اتنی آہستہ نہیں تھی... کہ حیات کے کانوں تک نہ پہنچتی....



وہ ٹی وی بند کر کے اسکی طرف پورا گھومتی ہے۔

زر ویزاب تک بیڈ کی دوسری سائیڈ پر آ کر بیٹھ چکا تھا...

"یہ آج آپ مجھے بتا ہی دیں کہ... آپ مجھے یہ کیا کہتے رہتے ہیں... جو میری سمجھ میں

تو بلکل نہیں آتا..."

وہ جھنجلا کر کہتی ہے تو زرویز کی ہنسی چھوٹ جاتی ہے۔

"یا حیاة الروح.... مطلب.... حیات, اور حیات مطلب زندگی, میری روح کی حیات

"



"یا حیاة الروح

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

قلبي ما داق النوم

ولا يوم ولا حر تاح

رح تنسی او تھوانی

او تلقاني کلي جراح

يا مسهرني ليالي



وانت علي بابي

انا عمري ما نسيتهك

انا ما صدقت لقينتهك

و بتسال لو حبيتك

وانا دايب فيك

شاييني جايلك دايب



و جايلك قلبي و جايب

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

روحي و ناسي الحبايب

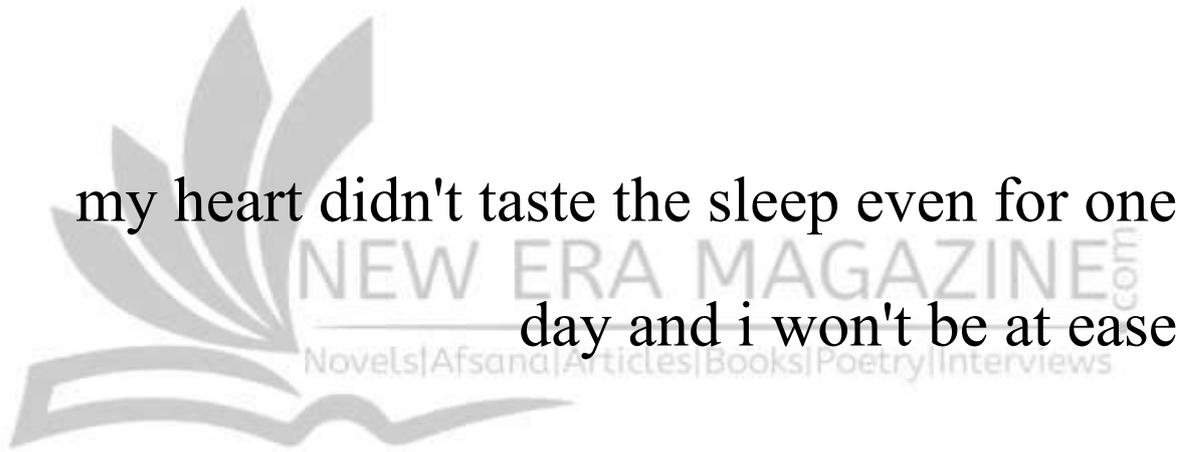
و بعمرى شاريك“

حيات كو كچھ سمجھ تو نهين آتي ليكن زرويز كا خالص عربى لهجه اسے پسند آتا ہے۔

"اب اسکا مطلب بھی بتادیں..."

oh the life of the soul(he's calling his darling)

my heart didn't taste the sleep even for one
day and i won't be at ease



if you'll forget or will love me or fill me with
injuries

oh the one that's keeping me awake for nights
,you're in my mind

i've never forgotten you

i can't believe i found you



and you ask me if i love you

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

while i'm melting in you

are seeing me coming melted to you

bringing my heart and bringing

my soul and forgetting the beloved ones

and i'll buy you with my soul(it's an
expression that means i'd give my life for you
if it takes)



oh the life of the soul(he's calling his darling)

my heart didn't taste the sleep even for one
day and i won't be at ease

if you'll forget or will love me or fill me with

injuries

oh the one that's keeping me awake for nights
you're in my mind



give your hands to hug mine

NEW ERA MAGAZINE .COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

see your love inside my veins

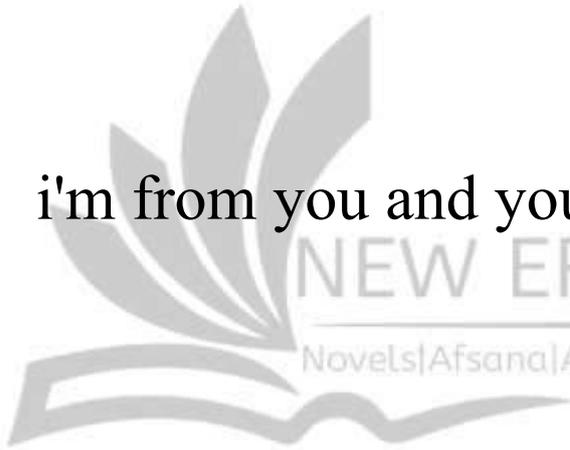
i'm close to say "oh master"

i'll die in your love

i don't want you to get away from me

nor i want to stay waiting

i'm from you and you're from me (we belong
together)



and my life is with you

"یہ عربک سونگ کے لیر کس ہیں مجھے بہت پسند ہے یہ سونگ... یہ جو لائنز ہیں یہ
اسی کی ہیں..."

حیات اب تک اسکی باتوں کے سحر میں کھوئی ہوئی تھی...

"بہت اچھی لائنز تھیں... اور اس سے زیادہ خوبصورت آپکا لہجہ"



حیات پورے دل سے کہتی ہے...

زرویزا اسکی بات پر ہنس پڑتا ہے لیکن حیات اچانک سنجیدہ ہوتی ہے...

"زرویزا اگر میں آپ سے کچھ مانگوں تو آپ مجھے دیں گے."

"تم تو جان بھی مانگو تو خوشی خوشی دے دوں. مانگو کیا مانگنا ہے..."

"مجھے آپ سے آپکی جان نہیں... صرف ایک وعدہ چاہیے ہے... وعدہ کریں گے
 مجھ سے کہ کبھی مجھ سے جھوٹ نہیں بولیں گے... کبھی مجھے دھوکہ نہیں دیں گے... جو
 سچ ہو گا اسے میرے سامنے رکھیں گے چاہے اس سے مجھے کتنی ہی تکلیف کیوں نہ ہو
 .."



NEW ERA MAGAZINE
 حیات زرویز کے سامنے اپنی ہتھیلی پھیلا کر کہتی ہے...

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زرویز بنا سوچے سمجھے اس پر ہاتھ رکھ کر وعدہ کرتا ہے..

"وعدہ رہا تمہیں کبھی تکلیف نہیں پہنچنے دوں گا.."

حیات خوش ہو جاتی ہے زرویز کے لفظوں پر غور کیے بغیر..

بی جان کو جب سے پتا چلا تھا... کہ حیات اور زرویز پھر سے ایک ہو گئے ہیں وہ شدید غصے کے عالم میں تھیں...

بی جان کی زد بھی ایسی تھی کہ جب تک وہ اسے پورا کر لیتیں تب تک انکو چین نہی آنا تھا... اگر یہ کہا جائے کہ زرویز کی زد بی جان پر گئی ہے تو غلط نہیں ہوگا...

خان حویلی کی طرف سے زرویز کو کافی بار فون جاچکا تھا... کہ بی جان کی طبیعت ٹھیک

نہیں ہے... NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیکن زرویز نے بھی اس بار ٹھان رکھی تھی کہ وہ ان لوگوں کی باتوں میں نہیں آئے گا

...

لیکن آج جب زرویز کو فون آیا تو وہ ہر چیز چھوڑ چھاڑ کر آفس سے بھاگا تھا... اس کی

گاڑی کارخ سیدھا سوات کی جانب تھا... وہ ریش ڈرائیونگ کرتا ہوا... ہسپتال پہنچتا

ہے... جہاں سب لوگ موجود تھے....

"بی ججان کیسی ہیں..."

وہ نم لہجے میں باباجان سے پوچھتا ہے...

جنہوں نے پہلے ہی ضبط سے اپنے آنسو روکے ہوئے تھے...

"ہارٹ اٹیک ہوا ہے انہیں... اگر انہیں کچھ ہو انہ زرویز تو یاد رکھنا میں تمہیں معاف

نہیں کروں گا..."

"ہارٹ اٹیک..."

زرویز ششدرہ جاتا ہے... چاہے وہ جتنی بھی انکی حکم عدولی کرے لیکن وہ اپنی بی جان

سے بہت پیار کرتا تھا اگر اسکی وجہ سے انہیں کچھ ہو جاتا تو وہ خود کو کبھی معاف نہ کر پاتا

....

تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر زامی سی یو سے باہر آتے ہیں سب فوری انکی جانب بڑھتے ہیں...



NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ڈاکٹر میری ماں ٹھیک ہیں نا؟"

چچا جان ڈاکٹر سے پوچھتے ہیں...

"دیکھتے بہت مشکل سے انکی جان بچائی ہے... میں نے آپکو پہلے بھی کہا تھا انہیں کسی قسم کی ٹینشن مت دیجیے گا... انہیں پہلے بھی مائیزاٹیک آچکا ہے.... پلزاب انکو کوئی ٹینشن مت دیجیے گا انکی جان کو بھی خطرہ ہو سکتا ہے..."

ڈاکٹر انہیں بی جان کی ساری کنڈیشن بتا دیتے ہے..

"اور آپ میں سے زرویز کون ہیں؟"

"ججی میں ہوں..."



"انہیں روم میں شفٹ کر دیا جائے تو آپ ان سے مل لیجیے گا... جب وہ ہوش میں تھی

تو سارا وقت آپ کا نام لیتی رہیں تھیں."

زرویز سر ہلا دیتا ہے...

تھوڑی دیر تک بی جان کو روم میں شفٹ کر دیا جاتا ہے...

زر ویزا نئے ملنے جاتا ہے....

"بی جان!"



بی جان اپنی آنکھیں کھول کر زرویز کو دیکھتی ہیں...

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ایم سوری بی جان... مجھے معاف کر دیں پلز آپ مجھے بلاتی رہیں اور میں بے حس بنا

رہا اپنی محبت میں اتنا اندھا ہو گیا کہ آپ کو بالکل بھول ہی گیا..."

"زر ویزا تم آگئے میرے لئے یہی کافی ہے..."

آکسیجن ماسک لگے ہونے کی وجہ سے بی جان سے بولا نہیں جاتا... بی جان اپنے کانپتے ہاتھوں سے ماسک اتارتی ہیں... زرویزا نہیں روکنے کی کوشش کرتا ہے لیکن وہ اسکی نہیں سنتی...

"زرویزا تم میری بات مانو گے نا.."



"زرویزا میں نے کہا تھا تم لو بیٹا... اس سے نکاح کر لو..."

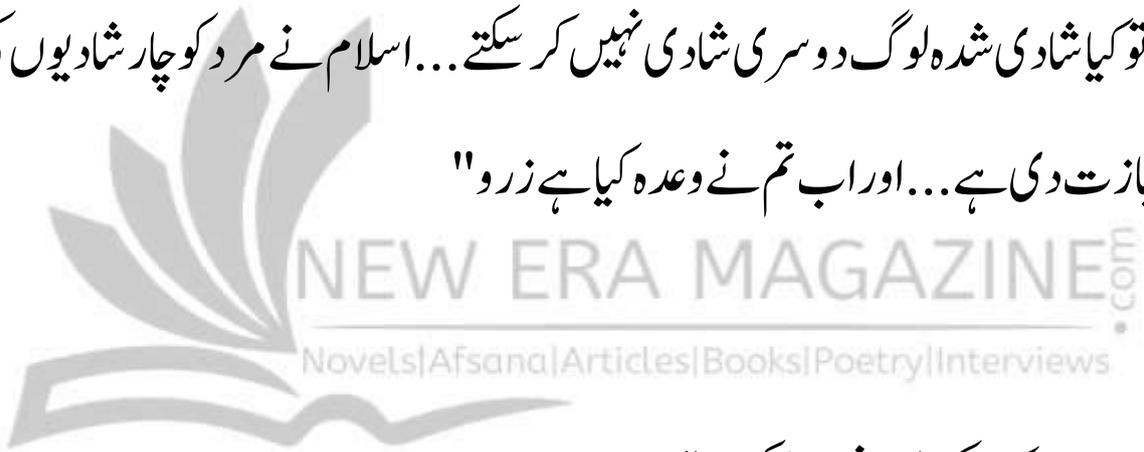
زرویزا تو جیسے بی جان کی بات سن کر سناٹے میں آجاتا ہے...

"بی جان آپ یہ کیا کہ رہی ہیں جانتی ہیں نا میں شادی شدہ ہوں..."

زروریز بہت ضبط سے بی جان سے کہتا ہے...

"تو کیا شادی شدہ لوگ دوسری شادی نہیں کر سکتے... اسلام نے مرد کو چار شادیوں کی

اجازت دی ہے... اور اب تم نے وعدہ کیا ہے زرو"



بی جان اچانک کھانسن شروع کر دیتی ہیں...

"بی جان آپ کی ابھی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اس بارے میں بعد میں بات کریں گے..."

"ننھی زرویز... اہساہ اہساہ... تتمہیں ابھی جواب دینا ہوگا..."

بی جان کھانتے ہوئے کہتی ہیں...

"ٹھیک ہے بی جان ٹھیک ہے... میں کروں گا راین سے نکاح..."

زرویزا ٹھتے ساتھ ہی کمرے سے باہر نکل جاتا ہے... وہ تیزی سے راہداری پار کرتا ہوا
ہسپتال سے باہر آ جاتا ہے باہر آ کر وہ لے لے سانس لینے کی کوشش کرتا ہے...

ہر طرف اندھیرا چھا رہا تھا...

وہ گاڑی سٹارٹ کر کے باہر نکل آتا ہے... ہسپتال کی حد سے کافی دور...

وہ سڑکوں پر بے مقصد گاڑی چلا رہا تھا اسے کچھ سمجھ نہی آرہی تھی... صرف حیات کی
باتیں اسکے کانوں میں گونجتی رہتی ہے...

اسکا دل کرتا ہے وہ اسے سب بتا دے یا پھر رہاگ جائے یہاں سے کہیں دور...

لیکن بی جان کا خیال اسے روک لیتا ہے... وہ اپنے دل پر پتھر رکھ ایک فیصلے پر پہنچتا ہے
... یہ سوچے بغیر کہ یہ فیصلہ اسے زندگی کا سب سے بڑا دکھ دینے والا تھا...

وہ دو کشتیوں کا مسافر بننے چلا تھا بھلا دو کشتیوں کے مسافر بھی سفر کر پائے ہیں انہیں
ڈوبنا ہی پڑتا ہے ہر حال میں...

بی جان زد کر کے شام میں ہی ڈسچارج ہو کر گھر آ گئیں تھیں...

کل جمعہ تھا اور بی جان کی زد تھی کہ نکاح کل ہی ہوگا...

اگلے دن سب تیاریوں میں مصروف ہو گئے تھے کیوں کہ نکاح بہت جلدی رکھا گیا تھا

... داؤد نکاح کی شیر وانی لے کر زرویز کے کمرے میں آتا ہے.

"لالہ آپکی شیروانی بہت مشکل سے ڈھونڈ کر لایا ہوں اتنے کم وقت میں کہیں سے مل ہی نہیں رہی تھی... خیر سائز وغیرہ چیک کر کے بتا دیے گا..."

داؤد اپنی ہی رو میں بولتا چلا جاتا ہے... جب کے زرویزیک تک اسے دیکھ رہا تھا... اسکے چہرے پر کوئی تاثر جانچنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اسے کچھ دکھائی نہیں دیتا ناخوشی و نا غم... وہ سپاٹ چہرے کے ساتھ شیروانی بیڈ پر رکھ رہا تھا...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ زرویز سے نظریں نہیں ملا پارہا تھا... اسے ڈرتھا کہ کہیں اسکے لالہ اسکا غم نہ ڈھونڈ لیں... کہیں وہ اسکی نم آنکھیں نہ دیکھ لیں...

"یہ شیروانی لے جا داؤد میں یہ نہیں پہنوں گا..."

داؤد چونک کر اسکی طرف دیکھتا ہے...

"تو پھر کیا پہنیں گے لالہ..."

"سفید کرتا شلواریں..."



وہ دھیمے لہجے میں کہتا ہے اور پھر داؤد کی طرف دیکھ کر تلخی سے مسکراتا ہے...

"کفن بھی تو سفید رنگ کا ہوتا ہے نا... چلو کفن سمجھ کر پہن لیں گے..."

داؤد تڑپ کر اسکی طرف بڑھتا ہے...

"لالہ پلز ایسی باتیں مت کریں... شادی ہے تو شادی والے کپڑے پہنیں گے نا... یہ سوگ والی باتیں کیوں کر رہے ہیں؟"

"شادی... داؤد یہ ہر شخص کے لئے شادی ہے لیکن میرے لئے، تمہارے لئے یہ صرف ایک جنازہ ہے... اور پتا ہے کیا یہاں آج ایک نہیں دو جنازے اٹھیں گے... دو..."

وہ جو کب سے ضبط کر کے کھڑا تھا دو آنسو اسکی پلکوں سے ٹوٹ کر گرتے ہیں...

"یہ دنیا بہت ظالم ہے لالہ... بہت ظالم... یہ سب ہونے دیں گے لیکن کبھی دو پیار کرنے والوں کو ایک نہیں ہونے دیں گے..."

یہ کہ کروہ رکتا نہیں ہے...

زرویز قہقہ لگاتا ہے... کھوکھلا قہقہ...

زرویز حیات کو مسیج کر چکا تھا... کہ وہ بی جان کی طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے سوات گیا ہے... حیات اسے مسیج کر کے پوچھتی ہے کہ بی جان کی طبیعت کیسی ہے... اور وہ کب تک آئے گا... لیکن وہ رپلائی نہیں دیتا حیات اسکو فون بھی کرتی ہے لیکن وہ اسکے فون کا جواب نہیں دیتا...

وہ اس سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا وہ کیا بات کرتا.. وہ اس سے بہت شرمندہ تھا...

حیات روم میں بیٹھی ناشتہ کر رہی تھی اسکے بعد اسکا ارادہ سکندر صاحب کے گھر جانے کا تھا...

اب وہ اکیلی کہیں بھی چلی جاتی تھی زرویزا سے نہیں روکتا تھا... کیوں کہ اب اسے کھونے کا ڈر نہیں تھا...

حیات فون کی بیل پر چونکتی ہے کسی انجان نمبر سے کال آرہی تھی... وہ جھنجھکتے ہوئے فون اٹھاتی ہے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہیلو"

"میں رامین بات کر رہی ہوں... زرویزا کی کزن اور بی جان کی نواسی..."

حیات کافی حیران ہوتی ہے... پھر اپنی حیرانگی کو چھپاتے ہوئے وہ بولتی ہے...

"کیسی ہو راین.. اور سب ٹھیک ہے نابی جان کی طبیعت ٹھیک ہے نا؟"

راین حیران ہوتی ہے کہ بی جان نے اسے کتنا کچھ کہا تھا لیکن پھر بھی وہ انکے بارے

میں پوچھ رہی ہے؟

"تم بہت اچھی ہو حیات.... بہت اچھی... اتنی اچھی کہ میں تمہارے ساتھ کچھ برا نہیں کر سکتی..."

راین بھگیے لہجے میں کہتی ہے.

"راین سب ٹھیک ہے نا تم مجھے ڈرا رہی ہو..."

"میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے بس اتنا کہوں گی جلد سے جلد سوات پہنچو... زرویز
 (وہ ایک گہری سانس کھینچتی ہے) زرویز نکاح کر رہا ہے اور اس نکاح کو صرف تم
 روک سکتی ہو..."

رائین یہ کہتے ہی فون کاٹ دیتی ہے۔ اب کمرے میں صرف اسکی سسکیاں تھیں...

"رائین میری جان سنبھالو خود کو جب ایک فیصلہ کر لیا ہے تو اس پر صبر کرو..."

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سامنے بیٹھی لائبرے اسے تسلی دیتی ہے...

"صبر کرنا آسان نہیں ہے.... بہت مشکل ہے لائبرے بہت مشکل.... میں ٹوٹ رہی
 ہوں...."

اس نے بہت بڑا فیصلہ لیا تھا... اسے پتا چل گیا تھا کہ زرویز کی محبت کی شدت اسکی
محبت سے کہیں زیادہ ہے... لیکن کون جانتا ہے اسے ابھی کتنا ٹوٹنا تھا....



دوسری طرف حیات کو گویا سانپ سونگھ گیا تھا۔ اسے یقین ہی نہیں آ رہا تھا... آنسو
اسکی پلکوں کی بار توڑ کر اسکے گالوں پر بہے جا رہے تھے...

"ننھیں زرویز ایسا نہیں کر سکتے..... زرویز مجھ سے جھوٹ نہیں بول سکتے... وہ کیسے

مجھے دھوکہ دے سکتے ہیں... یا اللہ پلزیہ سب جھوٹ ہو... ورنہ میں مر جاؤں گی..."

وہ ایک جھٹکے سے اٹھتی ہے اور باہر کی جانب بھاگتی ہوئی جاتی ہے...

وہ ڈرائیور سے چابی مانگتی ہے...



حیات غصے سے اسے گھورتی ہے...

"میں نے تم سے کچھ پوچھا ہے؟"

حیات اسکے ہاتھ سے چابی چھینتی ہے...

"اور ہاں اگر اپنے صاحب جی کو کچھ بھی بتایا تو یاد رکھنا اپنی نوکری سے ہاتھ دھو بیٹھو گے
 "...

وہ ڈرائیور سے کہتی تن فن کرتی باہر نکل جاتی ہے... وہ موٹر وے پر تیزی سے گاڑی
 چلا رہی تھی... اسکا بس نہیں چل رہا تھا وہ اُڑ کر چلی جاتی...



پوری حویلی پھولوں سے سجائی گئی تھی تمام مہمان آچکے تھے...

رامین اپنے کمرے میں تیار بیٹھی تھی اسے فون کیے پانچ گھنٹے بیت گئے تھے لیکن حیات
 ابھی تک نہیں آئی تھی اسے اب فکر ہونے لگی تھی...

اسکی ممانی اسے بلانے آگئیں تھیں... وہ دھڑکتے دل کے ساتھ انکے ساتھ باہر آتی ہے

... زرویزہال میں ہی بیٹھا تھا اور اسکے ساتھ مولوی صاحب بیٹھے تھے...

اسے بی جان کے ساتھ صوفہ پر بیٹھا دیا جاتا ہے بی جان کے چہرے کی خوشی اسے کچھ
بولنے نہیں دیتی...



مولوی صاحب نکاح شروع کرواتے ہیں..

رائین سے ایک بار مولوی صاحب پوچھتے ہیں تو وہ بے بسی سے لائنبہ کی طرف دیکھتی
ہے وہ سر جھکا لیتی ہے...

"قبول ہے..."

وہ دھیمی آواز میں کہتی ہے...

زر ویز لب بھنجے سرخ چہرے کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا...

مولوی صاحب اس سے دوسری بار پوچھتے ہیں... راین ایک امید سے دروازے کی
طرف دیکھتی ہے...



لیکن مایوسی سے اسکی نظریں واپس لوٹ آتی ہیں...

"قبول ہے..."

مولوی صاحب تیسری بار اس سے پوچھتے ہیں... تو وہ آنکھیں میچ لیتی ہے...

"(ایم سوری حیات...)"

"قبول ہے..."

راہین سے سائن کروا کروہ اب زرویز سے پوچھتے ہیں... زرویز کے ذہن میں ہسپتال کا
منظر گھوم جاتا ہے جب وہ حیات سے نکاح کر رہا تھا...
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"قبول ہے..."

کوئی اسی وقت دروازے سے اندر داخل ہوتا ہے اس کے کانوں میں یہ آواز صور
پھونک رہی تھی...

زرویز سے دوسری بار پوچھا جاتا ہے...

(زرویز آپ مجھ سے وعدہ کریں کبھی مجھے دھوکہ نہیں دیں گے؟)"



اسکی ذہن میں کچھ دن پہلے حیات کا لیا گیا وعدہ گھومتا ہے...

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"قبول ہے..."

وہ لوگوں کی بھیڑ میں قدم بڑھاتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی... بے یقینی اور یقینی کی کیفیت میں وہ آگے بڑھتی جا رہی تھی اسے زرویز دکھائی نہیں دے رہا تھا کیوں کہ اسکے آگے دو تین عورتیں کھڑی تھیں... وہ انکو ہٹا کر آگے بڑھتی ہے... تو منظر صاف ہوتا ہے زرویز تیسری بار قبول ہے کہ کرسائن کر رہا تھا...

حیات کو اپنی نظروں پر یقین نہیں آ رہا تھا... اس وقت وہ شدت سے دعا کر رہی تھی
کہ کاش زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے...

زرویز کی نظر اچانک اس پر پڑتی ہے تو وہ ٹھہر جاتا ہے حیات بے یقین نظروں سے اسے
دیکھ رہی تھی اسکی آنکھوں میں ایک سمندر تھا.

زرویز جھٹکے سے کھڑا ہوتا ہے... اور اسکی طرف بڑھتا ہے زرویز کو یوں اچانک کھڑا
ہوتے دیکھ سسکی نظریں اسکی طرف اٹھتی ہیں....

"حیات یہ سب..."

حیات اسے ہاتھ اٹھا کر وہیں روک دیتی ہے.... حیات کی ضبط سے سرخ ہو رہی تھیں

آنسو بار بار گال پر لڑکھ رہے تھے... جنہیں وہ بے دردی سے صاف کر رہی تھی...

"میں خدا کو گواہ بنا کر کہتی ہوں اب کی بار تم نے میرا دل ریزہ ریزہ کر دیا ہے..."

ایک سسکی اسکے منہ سے نکلتی ہے...



NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|... زریزا سسکی بات پر تڑپ جاتا ہے...

"جس شخص کو میں نے اپنا سب کچھ مانا... جسے میں نے بے انتہا چاہا... اس نے مجھے ہر

موڑ پر دھوکہ دیا... ایسا دھوکہ کہ اب محبت سے یقین اٹھ گیا ہے..."

"مبارک ہو آپکو... آپکا یہ نکاح..."

حیات روتے بمشکل بول رہی تھی...

"آپ میری جسم کی ایک ایک رگ کو کھینچ لیتے تب بھی اتنی تکلیف نہ ہوتی جتنی آپ کی
بے وفائی سے ہوئی ہے..."

زر ویزنٹ پ کے اسکی طرف دیکھتا ہے...



"میں نے کوئی بے وفائی نہیں کی حیات... میرا خدا گواہ ہے تم میرے دل میں نہیں
میری روح میں بستی ہو..."

حیات تلخی سے ہنستی ہے... اسکے آنسو آج نہ رکنے کا نام لے رہے تھے.....

"رنگین باتیں کر کے زندگی سیاہ کرنے کا ہنر کہاں سے سیکھا زرویز خان درانی..."

زرویز خاموش رہتا ہے اسے بولنے کا حق تھا اسی لئے وہ چپ کر کے اسکی سنے جا رہا تھا... جب کے سب حیران تھے کیوں کہ زرویز خان درانی نے آج تک کسی کی نہیں سنی تھی...

"میں آپکو کسی کے ساتھ بانٹ نہیں سکتی... میں آپکو خالی جیب، خالی ہاتھ کے ساتھ یا کسی بھی پناہ گاہ کے بغیر قبول کر سکتی ہوں..."

لیکن میں آپکو کسی کے ساتھ بانٹ نہیں سکتی... چھوڑ دیں مجھے..."

زرویز ایک جھٹکے سے سراٹھا کر اسے دیکھتا ہے...

"حیات یہ تم کیا کہ رہی ہو... میں تمہیں نہی چھوڑوں گا.."

زرویز کی زبان لڑکھرا جاتی ہے...

"کردار صرف عورت کا ہی نہیں ہوتا مرد کا بھی ہوتا ہے... مرد بھی جب کردار سے گرے گا تو بد کردار ہی کہلائے گا... اور ایک بد کردار مرد کے ساتھ میں نہیں رہ سکتی .."



زرویز تیش کے عالم میں اسکا بازو پکڑتا ہے.

"میں نے ایسا کچھ نہیں کیا کہ تم مجھے بد کردار کہو... اور ویسے بھی مرد کو چار شادیوں کی اجازت ہے اسلام میں..."

زرویز اپنے بارے میں ایسے الفاظ کم سے کم حیات کے منہ سے نہیں سن سکتا تھا۔

حیات حیرانی سے اسکی طرف دیکھتی ہے... اسکی ٹھوڑی کپکپانے لگتی ہے...

"عورت کو بھی اجازت ہے کہ وہ مرد کو چھوڑ سکتی ہے... میں بھی اپنا حق استعمال کرتے ہوئے آپکو چھوڑنے کا فیصلہ کرتی ہوں..."

زرویز کی گرفت اسکے بازو پر سے ڈھیلی ہوتی ہے...

"زرویز آج آپ نے مجھے ایک کانچ کی گڑیا کی مانند توڑ دیا ہے... میرا مان، میرا غرور

سب مٹی میں ملا دیا ہے..."

وہ ایک قدم آگے بڑھ کر اسکے اور قریب ہوتی ہے...

"آج میں تم پر اپنی محبت کے تمام دروازے بند کرتی ہوں..."

تم خالی کٹورہ لئے گھومو گے لیکن میری محبت کی ایک بھوٹی کوڑی نہیں ملے گی میری

بددعا ہے زرویز خان دورانی کے تم محبت کو ترسو، تمہیں کبھی محبت

نصیب نہ ہو کبھی سکون نہ ملے، اتنا تڑپو کہ موت کی دعا کرو لیکن

“موت تمہارا مقدر نہ بنے

زرویز شل سا سے دیکھ رہا تھا اسکی آنکھوں میں کرچیاں چبھ رہی تھیں... وہ نہیں جانتا

تھا کہ وہ کیا کر بیٹھا ہے... اور اسکا خمیا ذہ اسے ساری زندگی بھگتنا پڑے گا...

حیات مڑ کر چلی جاتی ہے... زرویز اسے جاتا دیکھتا رہتا ہے... اسے لگ رہا تھا وہ اس کھو

رہا ہے اسے اپنا دل بند ہوتا محسوس ہوتا ہے...

وہ ایک سیکنڈ بھی وہاں رکے بغیر اپنے کمرے کی جانب چل پڑتا ہے... بی جان تمام
مہمانوں کو کھانا لگا کر رخصت کر دیتی ہیں... اور اپنے کمرے میں آکر بیٹھ جاتی ہیں...
انکے پیچھے ہی بابا جان بھی اندر آتے ہیں۔

"بی جان یہ سب کچھ کیا تھا... مجھے تو ڈر ہے کہیں زرویز سب چھوڑ کر چلانا جائے..."



"نہیں جائے گا وہ کہیں بھی... میری طبیعت کی وجہ سے اب وہ یہاں سے جانے کا
سوچے کا بھی نہیں..."

"کون سی طبیعت بی جان... بھولیں مت آپ نے صرف ڈرامہ کیا ہے اور اگر یہ
بات اسے پتا چل گئی نا تو ایک طوفان آجائے گا..."

زر ویز جو انہیں بتانے آیا تھا.. کہ وہ اسلام آباد جا رہا ہے انکی باتیں سن کر وہیں رک جاتا ہے...

“ہاں اور اسے بتائے گا کون... میں نے یہ ڈرامہ اپنی نواسی کے لئے کیا ہے...”

“غلط بی جان آپ نے یہ ڈرامہ صرف اور صرف اپنی زد کی خاطر کیا ہے...”

زر ویز انکی بات کاٹتا ہوا اندر آتا ہے... بی جان اور بابا جان کو وہیں سانپ سونگھ جاتا ہے

..

“واؤ بی جان واؤ کیا ایکننگ کی ہے آپ نے میں تو فین ہو گیا آپکا..... لیکن آپ بھول

گئیں بی جان کہ میں آپکا پوتا ہوں زد میں آپ سے بھی آگے ہوں...”

زر ویز کی آنکھیں اور چہرہ غصے سے سرخ ہو رہے تھے آخر میں وہ ایک پراسرار

مسکراہٹ بی جان کی طرف اچھال کر باہر کی طرف بڑھ جاتا ہے...

بی جان اور بابا جان اسکے پیچھے آتے ہیں موڑے زرویز کو رامین کے کمرے میں اتنے غصے میں جاتے دیکھ کر اسکے پیچھے آتی ہیں...

زرویز ایک جھٹکے سے رامین کے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر آتا ہے بیڈ پر بیٹھی رامین اور لائبرے دھاڑ کی آواز سے اچھل پڑتی ہیں...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

“زرویز کیا کر رہے ہو تم...”

بی جان اسکے پیچھے آتے ہوئے کہتی ہیں...

“میں زرویز خان اپنے پورے ہوش و حواس میں تمہیں طلاق دیتا...”

راہین سی اسے بولتا ہوا دیکھ رہی تھی اسکی آنکھیں آنسوؤں سے بھر جاتی ہیں...

“زرویز تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے...”



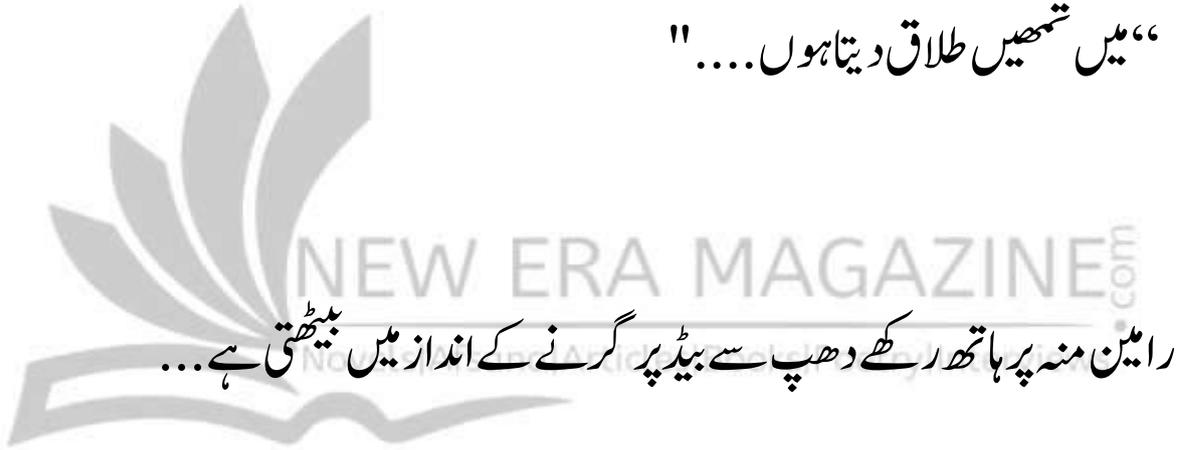
“میں تمہیں طلاق دیتا ہوں...”

زرویز بلند آواز میں کہتا ہے...

موڑے آگے بڑھ کر اسے روکنے کی کوشش کرتی ہیں...

“زروریز میرے بچے ایسا مت کرو یہ ظلم ہے...”

“میں تمہیں طلاق دیتا ہوں....”



راہین منہ پر ہاتھ رکھے دھپ سے بیڈ پر گرنے کے انداز میں بیٹھتی ہے...

کمرے میں سناٹا چھا جاتا ہے... جس میں صرف زروریز کی آواز گونج رہی تھی....

“آج سے میں خود کو اس حویلی پر حرام کرتا ہوں... میں قسم کھاتا ہوں کہ اس حویلی

میں آج کے بعد قدم بھی نہیں رکھوں گا...”

زرویہ کہتے ہی باہر نکل جاتا ہے حویلی سے باہر نکلتے وقت وہ نم آنکھوں سے صرف
ایک بار حویلی کی جانب دیکھتا ہے... اور اپنی گاڑی میں بیٹھ کر پھر کبھی نہ لوٹنے کے
لئے سوات کی سڑکوں کو پار کر جاتا ہے...



حیات ریش ڈرائیونگ کرتی ہوئی پانچ گھنٹے میں اسلام آباد پہنچتی ہے اور سب سے پہلے
اپنے گھر آتی ہے۔ اپنا سارا سامان وہاں سے لے کر ڈرائیور کو گاڑی کی چابی دیتی ہے اور
ایک نظر گھر پر ڈال کر کیب میں سکندر ہاؤس آ جاتی ہے...

باباجان اسے سامان سمیت دیکھ کر حیران ہوتے ہیں...

“حیات سب ٹھیک تو ہے ناپیٹا... تم اس طرح اچانک وہ بھی سامان کے ساتھ...”

حیات کچھ بھی کہے بغیر انکے گلے لگ جاتی ہے... اور پھوٹ پھوٹ کر رو دیتی ہے...

“بابا سب... ختم ہو گیا... ہر ایک چیز برباد ہو گئی... آپکی بیٹی کو اس شخص نے تباہ کر دیا

..”

باباجان اسکی باتوں پر پریشان ہو جاتے ہیں... وہ اسکولاؤنج میں لے جا کر صوفہ پر

بیٹھتے ہیں...

"بیٹا مجھے آرام سے بتاؤ کیا ہوا ہے شاباش رونا بند کرو۔"

سکندر صاحب اسے پیار سے کہتے ہیں...

حیات روتے ہوئے انہیں سب بتا دیتی ہے...

"زرویز ایسا کیسے کر سکتا ہے... وہ تم سے محبت کا دعویٰ دے رہا تھا.. تو اب اتنا بڑا دھوکہ..."



"انکی محبت، انکا بھروسہ، انکا اعتبار ہر چیز ایک دھوکہ تھی بابا.... سب فریب تھا..."

بابا جان اسکے لئے پریشان ہو جاتے ہیں...

زرویز اسی وقت سوات سے نکل آیا تھا... اور اب گھر پہنچ کر حیات کو آوازیں دے رہا تھا... لیکن کوثر کے بتانے پر کہ حیات اپنا سارا سامان لے کر گئی ہے وہ غصے اور بے بسی سے سکندر صاحب کے گھر کی طرف بڑھتا ہے....

سکندر صاحب دروازہ کھولتے ہیں تو سامنے ہی وہ کھڑا ہوتا ہے...

"کیوں آئے ہو اب یہاں تم؟ کوئی غم رہ گیا ہے اسے دینے والا..."

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سکندر صاحب غصے سے پوچھتے ہیں...

"انکل پلز مجھے صرف ایک بار حیات سے ملنے دیں... پلز انکل... میں اس سے ساری

بات کلئیر کر لوں گا..."

زرویز بیچینی سے کہتا ہے... سکندر صاحب ایک نظر اس پر ڈال کر اسے حیات کے روم میں جانے کی اجازت دے دیتے ہیں...

زرویز سیڑیاں چڑھ کر اوپر جا رہا ہوتا ہے اس کا دل بھاری ہو رہا تھا... کچھ کھونے کا خوف اسکے روم روم میں سرایت کر رہا تھا..

وہ دروازہ کھول کر اندر آتا ہے... حیات جو ہاتھ میں کوئی تصویر پکڑے کھڑی تھی... آہٹ کی آواز پر مڑتی ہے..

زرویز کو دیکھ کر سب کچھ پھر سے یاد آنے لگتا ہے...

"کیوں آئیں ہیں یہاں آپ... کوئی دھوکہ دینے کوئی جھوٹ بولنے آئیں ہیں آپ پھر سے لیکن اس بار نہیں... اب میں آپ کی کسی بات میں نہیں آؤں گی..."

"حیات میری بات سنو میرا یقین کرو میں نے سب جان کر نہیں کیا میں تمہیں تکلیف

میں نہیں دیکھ سکتا تھا..."

"تکلیف میں دیکھ نہیں سکتے لیکن بار بار تکلیف پہنچاتے ہیں کیوں زریز کیوں؟"

وہ کرب سے پوچھتی ہے...



"میں کیا کروں حیات جب جب سوچتا ہوں اب تمہیں تکلیف نہیں پہنچاؤں گا اسی

وقت کچھ ایسا کر دیتا ہوں جس سے تم ٹوٹ جاتی ہو..."

"آپ یہاں کر کیا رہے ہیں... آپ کو تو اپنی نئی نویلی دلہن کے پاس ہونا چاہیے..."

وہ تلخی سے کہتی ہے...

"حیات ایک بار میری بات سن لو..."

وہ اسکی بات بیچ میں کاٹ دیتی ہے.



NEW ERA MAGAZINE.com

Novels | Articles | Poetry | Books | Periodicals

"آج مجھے کچھ نہیں سننا. آپ بس مجھے چھوڑ دیں.."

زرویرا سکو بازوؤں سے پکڑتا ہے.

"میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا حیات... کسی قیمت پر نہیں..."

وہ غصے سے کہتا ہے۔

"آپکو مجھے چھوڑنا ہوگا.. ہر حال میں چھوڑنا ہوگا.."

وہ اسکی آنکھوں میں آنکھوں ڈال کر کہتی ہے زرویز نفی میں سر ہلاتا ہے...

"میں یہ نہیں کر سکتا... تم جو سزا دو مجھے قبول ہے لیکن یہ سزا مت دو پلز..."

حیات اسکی آنکھوں میں دیکھتی ہے پھر راسکو دھکا دے کر سائیڈ ٹیبل پر پڑا گلدا ان اٹھاتی ہے... اور اس کو زور سے زمین پر مار کر پھینک دیتی ہے. زرویز حیرانی سے اسکی کاروائی دیکھ رہا تھا...

اچانک حیات ان میں سے ایک ٹکڑا اٹھا کر اپنی کلانی پر رکھ لیتی ہے...

زرویڑ تیزی سے اسکی طرف بڑھنے لگتا ہے... لیکن حیات اسے بیچ میں ہی روک دیتی ہے...

"خبردار جو آپ نے ایک قدم بھی آگے بڑھایا... زرویڑا گر آپ چاہتے ہیں کہ میں اپنی جان نہ لوں تو یہاں سے چلے جائیں اور پھر کبھی اس دہلیز پر لوٹ کر نہ آئے گا..."

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"حیات یہ کیا پاگل پن ہے نیچے کرو اسے..."

"جائیں یہاں سے..."

حیات چیخ کر کہتی ہے...

زرویز ضبط سے اسے دیکھتا ہے... دو آنسو اسکی آنکھوں سے ٹوٹ کر جدا ہوتے ہیں...

"ٹھیک ہے چلا جاتا ہوں... پلزا سے نیچے کرو میں.... میں چلا جاؤں گا.. اور.... پھر
 کبھی نہیں آؤں گا... لیکن حیات یہ بات یاد رکھنا میں تمہیں کبھی نہیں چھوڑوں گا..
 کبھی نہیں..."



زرویز ٹھہر ٹھہر کے کہتا ہے...

"جائیں... چلے جائیں یہاں سے..."

حیات زور سے چیختی ہے.

ایک نظر اس پر ڈال کر باہر چلا جاتا ہے..

حیات کا نیچ کا ٹکڑا پھینک کر نیچے بھیٹتی چلی جاتی ہے... اور پھوٹ پھوٹ کر رو دیتی

ہے...

"یا اللہ..... میرے ساتھ ہی کیوں... کیوں کیا ایسا زوریز آپ نے... مجھے نیچ راستے پر

لا کر چھوڑ دیا ہے..."

زر ویز باہر جانے لگتا ہے تو سکندر صاحب اسے روکتے ہیں...

"کیا ہوا ہے... کیا کہا اس نے..."

سکندر صاحب بے چینی سے پوچھتے ہیں. زر ویز سکندر صاحب کی طرف دیکھتا ہے اسکی آنکھیں ضبط سے سرخ ہو رہی تھیں.

"وہ کہتی ہے اگر میں دوبارہ یہاں آیا تو وہ اپنی جان دے دے گی.... اسے سمجھائیں

انکل... خدا را وہ ایسا نہ کرے میرے ساتھ میں مر جاؤں گا اس کے بغیر..."

"اب میں اسے کچھ نہیں کہوں گا... میں نے پہلے بھی اسے کہا تھا کہ تمہیں معاف کر

دے اب مجھ میں تو ہمت ہی نہیں اسکے سامنے جانے کی... اب ہر فیصلہ اس کا ہو گا..."

"ٹھیک ہیں انکل... آپ اسکا خیال رکھیے گا... بس اسے کہہ دیجیے گا میں اسے طلاق نہیں دوں گا.."

زرویہ کہ کر جانے لگتا ہے۔

"کچھ ایسا نہ کرنا کہ جیتنے کی خواہش میں اسے ہار جاؤ... اپنے جنون میں اتنے اندھے نہ ہو جانا.... اتنے خود غرض نہ ہو جانا کہ تم خود توجیت جاؤ لیکن اس معصوم کو ہار جاؤ"

سکندر صاحب یہ کہ کر چلے جاتے ہیں... زرویہ بھی باہر نکل کر اپنی گاڑی میں آبیٹھتا ہے...

"میں واپس لوٹوں گا حیات یہ میرا وعدہ ہے تم سے اس وقت جب تم میں مجھے انکار

کرنے کی طاقت نہیں ہوگی میں اس وقت لوٹوں گا جب میں اتنا طاقت ور ہو جاؤں گا
... کہ تمہیں واپس پاسکوں تمہاری مرضی کے بغیر... "

یہ کہ کروہ چلا جاتا ہے واپس آنے کا عہد کر کے....



پورا کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا . سوائے ایک سائڈ لیپ کی روشنی
کے جو کمرے کو روشن کر رہی تھی . کمرے کی چیزیں بکھری پڑی تھیں
...

ہر طرف کانچ بکھرا ہوا تھا جیسے کسی نے بہت بے دردی سے سب
... چیزوں کو پھینکا ہو

بابا جان کمرے میں داخل ہوتے ہیں... تو پیروں کے ساتھ کوئی فریم
ٹکراتا ہے۔ جس میں دو لوگ مسکراتے ہوئے ایک دوسرے کو دیکھ
رہے تھے

بابا جان اپنی لاڈلی، اکلوتی بیٹی کو کمرے میں دیکھتے ہیں جو انہیں بیڈ کے
ساتھ گھٹنوں پر سر رکھے دکھائی دیتی ہے وہ آگے بڑھ کر اسکے پاس
جاتے ہیں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میری جان! اپنے بابا کو یوں تکلیف مت دو"

... بابا جان بھرائی آواز میں کہتے ہیں

وہ سر اٹھا کر انکی طرف دیکھتی ہے۔ رونے کی وجہ سے سرخ آنکھیں

گالوں پر آنسوؤں کے مٹے مٹے سے نشان.... بابا جان کو وہ قابلِ رحم،
لگتی ہے .

دیکھیں میری طرف بابا جان کچھ نہیں بچا میرے پاس سب ختم،
”... ہو گیا

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ آہستہ آواز میں کہتی ہے پھر ایک دم سے کھڑی ہو کر چیختی ہے .

.... آپ نے ... آپ نے کہا تھا نہ ، آپ نے تو کہا تھا نہ مجھے "
معاف کر دو بیٹا معاف کرنے سے کچھ نہیں جاتا میرا تو سب کچھ چلا گیا
" ... بابا ! دیکھیں مجھے خالی ہاتھ رہ گئی آپکی بیٹی

. وہ چیختی ہوئی ایک دم ڈھے جاتی اور پھوٹ پھوٹ کر رو دیتی ہے

بابا جان اسکے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہیں۔ اور اسکے آگے ہاتھ
... جوڑتے ہیں

مجھے معاف کر دو بیٹا! میں تو تمہاری خوشی چاہتا تھا مجھے نہی پتا تھا"
"... کہ میں ہی تمہاری خوشیوں کا قاتل بن جاؤں گا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بابا جان رو دیتے ہیں۔ وہ نفی میں سر ہلاتی ہے... اور بابا جان کے
ہاتھوں پر اپنا ہاتھ رکھتی ہے۔

نہی بابا جان میری خوشیوں کے قاتل آپ نہی ہیں.... وہ ہے.... اور"
میری بددعا ہے کہ وہ بھی کبھی خوش نہ رہے اسی طرح تڑپے جیسے میں
".. تڑپ رہی ہوں"

وہ یہ کہ کمرے سے باہر نکل جاتی ہے... اور پیچھے بابا جان کو
ساکت چھوڑ جاتی ہے... وہ آسمان کی طرف دیکھ کر ہاتھ پھیلاتے ہیں

یا اللہ خیر کرنا میرے بچوں کو بچالے.... انکو ایسی آزمائش میں مت
". ڈال یہ نہی سہ پائیں گے"



. بابا جان یہ کہ کراٹھ جاتے ہیں

زرویز سہی کو اچانک فون کر کے بلاتا ہے ...

“ خیریت ہے مجھے اتنا اچانک بلایا تم نے ... ”

"ہاں الیکشن کمپین سٹارٹ کرنے کی تیاری کرو... میں جلد از جلد اپنا مقام حاصل کرنا چاہتا ہوں... میڈیا میں بات پھیل جانی چاہیے کہ زرویز خان درانی سیاست میں قدم رکھ چکا ہے..."



"زرویز یہ زیادہ جلدی نہیں ہو رہا..."

"کچھ جلدی نہیں ہو رہا اب وقت آ گیا ہے کہ وزیر اعظم صاحب کو یاد دلایا جائے کہ ہم نے ان پر کتنے احسان کیے ہیں..."

"لیکن تم تو اپنی محنت اور اپنے بل بوتے پر الیکشن لڑنا چاہتے تھے..."

سہی حیرانی سے کہتا ہے...

"میں الیکشن اپنی محنت سے ہی جیتوں گا... لیکن وزیر اعظم صاحب کو اپنی پارٹی کو

سمجھانا پڑے گا تاکہ کوئی میرے راستے میں آنے کی کوشش نہ کرے..."

"ٹھیک ہے اگر تم ایسا چاہتے ہو تو ایسا سہی... میں تیاری کرتا ہوں.... لیکن ایک بات

بتاؤ... حیات سے کیا بات ہوئی ہے... تم اس سے بات کرنے گئے تھے کیا کہا اس نے

"...

زر ویز گہری سانس کھینچتا ہے...

"سمیج میں چاہتا تھا کہ اسے ہر دکھ سے بچا کر رکھوں میں چاہتا تھا اسے چھپا کر رکھوں ہر
 بری نظر سے... اسے ہر تکلیف سے دور رکھوں جو بھی غم اسکے پاس آنے کی کوشش
 کرے اس سے خود لڑوں اس کا شفاف، گلنار سا چہرہ یونہی کھلتا ہے
 اسے سکون کے پل دوں جس میں ایک رتی برابر بھی جدائی نہ ہو میں اس سے ایسا عشق
 کرنا چاہتا تھا.... لیکن میں کچھ نہیں کر پایا یا رر سمیج میں نے اسکی روح کو زخمی کیا ہے
 ... میں نے جسے اتنا چاہا اسی کو ہر تکلیف سے دوچار کیا ہے...."

NEW ERA MAGAZINE.COM
 Novels | Farsana | Articles | Books | Poetry | Interviews
 زریزافیت کی اتہا گہریوں میں تھا... اسکا روم روم سلگھ رہا تھا.. اور کمال کا ضبط تھا اسکا

....

تکلیف ایسی کہ چیخ کر رونا چاہوں...

ضبط ایسا کہ لب سے آہ بھی نکلے...

"اللہ تمہیں صبر عطا کرے زرویز..."

"تو یہ کیوں نہیں کہتا کہ اللہ مجھے حیات لوٹا دے..."

سمی خاموش رہتا ہے شاید یہاں خاموش رہنا بہتر تھا...

دن یوں نہیں گزرتے گئے... دن ہفتوں میں، ہفتے مہینوں میں اور مہینے سال میں....
حیات بہت ٹوٹ گئی تھی... بہت مشکل سے سکندر صاحب اور مناہل کے کہنے پر اس
نے یونی میں ایڈمیشن لیا تھا۔ وہ خود کو کافی حد تک سنبھال چکی تھی۔

لیکن زرویز وہ خود کو نہیں سنبھال سکا تھا وہ کامیابی کی بلندیوں پر پہنچ گیا تھا... لیکن محبت
میں اسکی قسمت بہت خراب تھی... وہ روز جیتا تھا روز مرتا تھا۔ اس نے حیات کے پاس
جانا چھوڑ دیا تھا... اسے ڈر تھا کہ کہیں وہ اپنے آپ کو کچھ کرنے لے... لیکن اس نے اس

پرپوری نظر رکھی ہوئی تھی...

حال؛

"زرویز، زرویز کہاں گم ہو... کب سے آوازیں دے رہا ہوں اتنی دیر سے پاگلوں کی طرح ڈھونڈ رہا ہوں اور تم یہاں بیٹھے ہو..."

زرویز چونک کر سمیع کی طرف دیکھتا ہے۔ جو اس کے سر پر کھڑا بارش میں بھیگ رہا تھا وہ آس پاس دیکھتا ہے... کچھ قدم کے فاصلے پر گارڈز چوکننا سے کھڑے تھے... طوفانی بارش ہو رہی تھی بجلی کڑکنے کی تیز آواز سے وہ ہوش میں آتا ہے... اپنے بالوں میں ہاتھ پھیر کر وہ سمیع کی طرف دیکھتا ہے جو چوکننا سا کھڑا ادھر ادھر دیکھ رہا تھا...

"میں کب سے یہاں پر ہوں؟"

پورے پانچ گھنٹے ہو گئے ہیں... اور میں ہر جگہ تمہیں تلاش کر چکا تھا مجھے فکر ہونے لگی تھی تمہاری تم ایسے ہی گارڈز کے بغیر کیسے کہیں بھی جاسکتے ہو..."

زرویز ایک گہری سانس لیتا ہے...
 "پانچ گھنٹے... پانچ گھنٹوں میں پانچ سال کا سفر تہ کر کے آیا ہوں..."

وہ دھیمی آواز میں کہتا ہے جسے بڑی مشکل سے سمیج سن پاتا ہے... وہ سمجھ جاتا ہے کہ وہ کس بارے میں بات کر رہا ہے... وہ اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتا ہے...

"میں جانتا ہوں تم ٹھیک نہیں ہو... لیکن تمہیں حوصلہ کرنا پڑے گا... تم پر بہت

بڑی ذمہ داری ہے"

زرویگہری سانس کھینچ کر اٹھ جاتا ہے...

"مجھے اپنی تمام زمداریوں کا احساس ہے۔ چلو ایک نیا دھماکہ کرتے ہیں..."



وہ دونوں گاڑی میں آکر بیٹھ جاتے ہیں...

"ویسے تم پوری تیاری سے آئے ہونا..."

"میں نے کونسی وہاں فائرنگ کرنی جسکی میں نے تیاری کرنی تھی..."

زر ویز جل کر کہتا ہے...

"میرا مطلب تھا وہاں کیا بولنا ہے اسکی تیاری..."



سمیع دانت پیس کر بولتا ہے...

"مجھے اسکے لئے تیاری کرنے کی ضرورت نہی... مجھے پتا ہے مجھے وہاں کیا بولنا ہے..."

"ویسے ہمیں اس طرح ایک دم سے یہ کام نہیں کرنا چاہیے... یار ایٹلیسٹ وزیر اعظم

صاحب کو ایک بار بتادینا چاہیے تھا۔ اگر انہوں نے اعتراض کیا تو"

"وہ اعتراض کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہیں... اور ویسے بھی وہ اچھا بندہ ہے میرے خیال سے میرا ساتھ دے گا لیکن پارٹی کے لوگ وہ میرا ساتھ نہیں دیں گے مجھے پورا یقین ہے پوری اوپوزیشن کے ساتھ ساتھ ہمارے اپنے لوگ بھی میرے ہی خلاف کھڑے ہوں گے..... لیکن خیر میں پیچھے نہی ہٹوں گا..."

زر ویز ٹھنڈی سانس کھینچ کر کہتا ہے...



سمیچ مسکرا کر کہتا ہے...

وہ دونوں پارلیمنٹ پہنچ چکے تھے...

دونوں گاڑی سے اتر کر اندر کی جانب بڑھتے ہیں...

زرویز اندر جا کر اپنی سیٹ پر بیٹھتا ہے... سب آچکے تھے اور اپنی سیٹس پر بیٹھ گئے تھے... زرویز ادھر ادھر نظر دوڑا کر اطراف کا جائزہ لیتا ہے۔ اسکی نظر آگے بیٹھے وزیر اعظم صاحب پر پڑتی ہے وہ بھی اچانک زرویز کو دیکھ کر سر خم کرتے ہیں تبھی زرویز بھی مسکرا کر جواب دیتا ہے۔



سمیع اوپر جا کر کھڑا ہو جاتا ہے جہاں سے سارا منظر واضح تھا باقی لوگ وہیں بیٹھے کاروائی دیکھ رہے تھے...

سب اپنی اپنی باری ملنے پر بول رہے تھے.. جب زرویز کی باری آئی تو وہ ویسٹ کوٹ

کے بٹن بند کرتا ہوا کھڑا ہوتا ہے۔

"جناب سپیکر صاحب میں کچھ بھی بولنے سے پہلے یہ بل آپ کے سامنے پیش کرنا چاہوں گا جو باقی لوگوں کی ڈیسک پر پہلے سے ہی موجود ہیں.."

زروریز یہ کہتے ہی سامنے کھڑے ایک بندے کو بل پکڑتا ہے جو سپیکر صاحب تک بل پہنچاتا ہے ان کے ساتھ ساتھ پارلیمنٹ میں بیٹھا ہر شخص اپنے سامنے پڑی فائل پڑھنے لگتے ہیں۔ وزیراعظم صاحب بھی فائل پڑھ کر حیرانی سے زروریز کی طرف دیکھتے ہیں

....

زروریز انکی طرف ایک مسکراہٹ اچھالتا ہے۔

پارلیمنٹ ہاؤس میں ایک دم شور اٹھتا ہے اوپوزیشن کے تمام لوگ سیٹوں پر کھڑے ہو کر ڈیسک بجانے لگتے ہیں...

انکی اپنی پارٹی کے لوگ بھی انکے خلاف احتجاج کر رہے تھے... سوائے وزیر اعظم صاحب اور چند ایک لوگوں کے...

"سپیکر صاحب میں اچھے سے جانتا ہوں یہاں بیٹھا ہر شخص اس بل کے خلاف ہوگا کیوں کہ یہاں بیٹھے کسی بھی انسان کا بچہ سنگنرز پر بھیگ نہیں مانگتا... ان کے بچے مہنگی مہنگی تعلیم حاصل کر رہے ہیں لیکن ان بچارے بچوں کا کیا تعلیم پر کوئی حق نہیں..."

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمام ارکان مستقل شور کر رہے تھے لیکن کچھ لوگ زرویز کے حق میں بھی ڈیسک بجا رہے تھے۔

جن میں وزیر اعظم صاحب خود بھی شامل تھے...

کافی ارکان انکو دیکھ کر احتجاج کرنے کے بجائے زرویز کے حق میں ڈیسک بجانے لگے تھے لیکن انکی اکثریت ابھی بھی بہت کم تھی....

"میں کسی کو بھی تنقید کا نشانہ ہر گز نہیں بنا رہا لیکن مجھے اس بات کا افسوس ہے کہ میری اپنی پارٹی کے کارکن میرے خلاف نعرے لگا رہے ہیں... یہاں جو شخص بھی بیٹھا ہوا ہے صرف ایک بار اپنے بچوں کو ان سگنلز پر بھیک مانگتے ہوئے بچوں کی جگہ سوچ کر تو دیکھیں... کیا انکے پاس دل نہیں... کیا وہ جب سگنلز پر بھیک مانگتے ہوئے بچوں کو اسکولز جاتے ہوئے دیکھتے ہوں گے کیا انکے دل میں پڑھنے کا شوق پیدا نہیں ہوتا ہوگا کیا انکا دل نہیں کرتا ہوگا کہ وہ اسکول جائیں پڑھیں، لکھیں... کچھ بنیں کہ انہیں کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلانے پڑھیں..... مجھے پوری امید ہے کہ میں یہ بل منظور کروا کر رہوں گا..."

اب ہال میں صرف اوپوزیشن کا شور تھا ان لوگوں نے تمام بل پھاڑ کر پھینک دیے تھے... باقی سب خاموشی سے اسکی بات سن رہے تھے جب وہ خاموش ہوا تو اس کے حق میں ڈیسک بجانے لگے.... زرویز خاموش ہو کر بیٹھ جاتا ہے....

اب سپیکر صاحب سبکو خاموش کروانے کی کوشش کر رہے تھے...

"دیکھئے سب اپنی نشستوں پر بیٹھ جائیں... شور مت کریں اور اپنی نشستوں پر بیٹھیے...
 زرویز صاحب ہمیشہ کی طرح بل کی منظوری کے لئے ووٹنگ ہوگی اور بل کی منظوری
 کے لئے ووٹنگ کل ہوگی... شکریہ"

یہ کہتے ساتھ ہی سپیکر صاحب اپنی نشست سے کھڑے ہو جاتے ہیں آہستہ آہستہ سب
 اپنی نشستوں سے اٹھتے جاتے ہیں...

زرویز بھی کھڑا ہو کر جانے لگتا ہے کہ اسکے پاس ایک آدمی آتا ہے... وہ زرویز کے کان
 میں کچھ کہہ کر چلا جاتا ہے... زرویز مڑ کر وزیراعظم صاحب کی طرف دیکھ کر سر خم
 کرتا ہے... اور باہر نکل جاتا ہے...

باہر نکل کر وہ گاڑی میں آکر بیٹھتا ہے... اسی وقت سمیع بھی اندر آکر بیٹھتا ہے...

"گاڑی پرائم منسٹر ہاؤس لے کر چلو..."

زر ویز ڈرائیور سے کہتا ہے... تو سمیع چونک کر اسکی طرف دیکھتا ہے...



"کیا مطلب ادھر کیوں جانا ہے..."

وہ حیرانی سے پوچھتا ہے...

"بلا یا ہے انہوں نے..."

زر ویز مختصر سا جواب دیتا ہے...

"لیکن انہوں نے کیوں بلایا ہے...؟"

سمیع کو وہاں جانے کی ٹنگ سمجھ نہیں آرہی تھی....



"گیسے ہانکنی ہیں اس لئے بلایا ہے..."

زرویز جل کر کہتا ہے...

"تو کسی بھی سوال کا جواب سیدھے طریقے سے نہیں دے سکتا..."

"تو سوال سیدھا کر لیا کرتے تھے جواب بھی سیدھا مل جائے گا..."

سمیع جواب میں چپ رہتا ہے اس بس اس بات کی خوشی ہوتی ہے کہ زرویز کا یہ والا
روپ کافی سالوں بعد وہ دیکھ رہا تھا...

 "میں نے تمہیں کتنے دن سے کہا ہوا ہے اظہر مجھے تمام رپورٹ چاہیے ہے اس زرویز
 کے بارے میں... ایسے کیسے اسکا آگے پیچھے کوئی نہیں... کوئی تو کمزوری ہوگی اسکی."

اشعر اپنے آفس میں بیٹھا سامنے کھڑے اظہر سے کہتا ہے جو کے اسکا P.A تھا...

"سر آپ کے لئے خوشخبری لایا ہوں.."

"تو اب تک منہ میں رکھ کر کیوں بیٹھے ہوئے ہو اگلو جلدی سے..."

"سر زرویز خان درانی کی پوری فیملی سوات میں رہتی ہے... پیچھے سے اچھے خاصے لوگ ہیں زمینوں والے ہر چیز ہے... اچھا بزنس بھی ہے لیکن زرویز کے اپنی فیملی سے کچھ مسئلے چل رہے ہیں اس لئے اسکی فیملی اسکی کمزوری تو ہر گز نہیں.... البتہ ایک ایسی کمزوری ضرور ہے اسکی... جس کے لئے زرویز اپنے خاندان کے خلاف تک چلا گیا... یہاں تک کہ اسی کی وجہ سے آج وہ اپنی فیملی سے ناراض ہے..."

"جلدی بکو کون ہے کمزوری اسکی..."

اشعر بے صبری سے پوچھتا ہے... اظہر اسکے سامنے ایک تصویر رکھتا ہے...

"یہ... یہ ہے وہ کمزوری... زرویز خان کی بیوی، اسکا عشق... سمجھیں پاگل ہے وہ اسکے پیچھے... لڑکی کا نام حیات ہے... آج کل یونی میں پڑھ رہی ہے... لیکن سب سے ضروری بات ہمارے لئے... کہ زرویز خان درانی کی بیوی اس سے ناراض ہے... یہاں تک کے طلاق کا مطالبہ بھی کر چکی ہے.. لیکن زرویز نہیں چھوڑتا اسکو..."

"اتنی پیاری بیوی کو کون پاگل چھوڑے گا... ارے بھائی کیا بات ہے زرویز صاحب کی اتنی خوبصورت بیوی کو آج تک دنیا سے چھپا کر رکھا ہوا ہے... واہ..."

"مجھے اس لڑکی کے بارے میں ایک ایک انفارمیشن چاہیے ہے... اب مزہ آئے گا زرویز خان درانی کو... کہاں تھانا وہاں سے چوٹ دوں گا جہاں سے سوچ بھی نہیں پائے گا..."

اسکے چہرے پر شاطرانا مسکراہٹ رقص کرتی ہے.....



زرویزوزیرِ اعظم ہاؤس کے اعلیٰ اور پرنسٹن ڈرائنگ روم میں بیٹھا تھا... اسکے سامنے
 ہی وزیرِ اعظم صاحب بیٹھے بل کا جائزہ لے رہے تھے... ڈرائنگ روم میں اے سی
 اون تھا جس کی وجہ سے باہر گرمی ہونے کے باوجود اندر کا ماحول کافی سرد تھا...

"تمہیں کیوں لگتا ہے کہ یہ بل منظور ہو جائے گا..."

وزیرِ اعظم صاحب ایک آئی برواچکا کر پوچھتے ہیں...

زرویزٹانگ پر ٹانگ رکھ کر پر سکون سا بیٹھتا ہے...

"مجھے یقین ہے کہ یہ بل ضرور منظور ہوگا کیوں کہ یہ....."

آپکو بھی پسند آیا ہے..."

"اچھا میرے پسند کرنے سے کیا ہوتا ہے... میرے اکیلے کے فیصلے سے کچھ نہیں ہوگا

... ووٹ سب ڈالتے ہیں اور اپنی مرضی سے ڈالتے ہیں..."

زرویز ایک دم ہنس پڑتا ہے... آگے ہو کر انکی طرف دیکھتا ہے...

"بچا سمجھا ہوا ہے مجھے... یا یہ سوچ رہے ہیں کہ صرف آپ ہی سیاستدان ہیں.. کیا ہم

بن جاتا..."

"سہی کہا بلکل اسی طرح آپ بھی صرف وسیلہ ہیں... اگر اللہ چاہے گا تو کوئی اور وسیلہ

بن جائے گا..."

زرویز بھی اطمینان سے کہتا ہے کہ وہ لاجواب ہو جاتے ہیں...

"میں یہ کروں گا صرف اس لئے کہ یہ ایک اچھا کام ہے... اس لئے نہیں کہ تمہارا

کوئی احسان ہے مجھ پر..."

وہ جل کر کہتے ہیں...

زرویز اپنی ہنسی دبا جاتا ہے...

"چلیں شکر ہے کہ سیاست میں اب بھی کوئی ایماندار شخص موجود ہے..."

تھوڑی دیر بعد وہ باتیں کر کے اٹھ کر چلا جاتا ہے....

سمی آفس چلا گیا تھا... زرویز گاڑی میں بیٹھ کر کسی کو فون ملاتا ہے...



"تمہیں جو کام کہا تھا کیا ہے وہ؟"

"جی سر کام ہو گیا ہے بس آپکے سائن کی ضرورت ہے... منہ مانگی قیمت دی ہے

اسے.."

دوسری طرف سے آواز گونجتی ہے...

"ٹھیک ہے میں سائن کر دوں گا تم پیپر ز گھر بھجوادینا... اور پیسے تمہارے اکاؤنٹ میں
بھج دے جائیں گے..."

یہ کہتے ہی زرویز فون کاٹ دیتا ہے...



"بہت جلد تم میری دسترس میں ہوگی حیات.... میں ہر حال میں تمہیں دوبارہ
حاصل کر لوں گا..."

وہ زیر لب کہتا ہے...

حیات یونی کے گرافونڈ میں مناہل کا ویٹ کر رہی تھی جو آکر ہی نہیں دے رہی تھی...
 اسی وقت اسے پیچھے سے کوئی آواز دیتا ہے۔ وہ پیچھے مڑ کر دیکھتی ہے۔ جہاں ایک
 خوشکل نوجوان کھڑا تھا...



"کیا آپ سے ایک سوال پوچھ سکتا ہوں بیوٹیفل؟"

حیات حیرانی سے اسے دیکھتی ہے...

"آپ مجھ سے مخاطب ہیں؟"

حیات اپنی طرف اشارہ کر کے پوچھتی ہے...

"ظاہر ہے کیا آپ کو یہاں کوئی اور بیوٹیفیل دکھائی دے رہا ہے..."



"بائے داوے میرا نام اشعر ہے..."

حیات کچھ بھی کہے بغیر اٹھ کر جانے لگتی ہے...

"ارے ارے آپ تو ناراض ہو گئیں رکیں... مجھے صرف آپکی ہیلپ چاہیے ہے..."

حیات رک کر اسے سوالیہ نظروں سے دیکھتی ہے...

"در اصل یہاں میں اپنی کزن کو ڈھونڈ رہا تھا... اگر آپ بتا سکتی ہیں کہ وہ کس

ڈیپارٹمنٹ میں ہیں تو میری ہیلپ ہو جائے گی پلز..."



"کیا آپ اپنی کزن کا نام بتانا پسند کریں گے...؟"

حیات دھیمے لہجے میں کہتی ہے...

"جی ان کا نام ایمان ہے..."

"یہاں ہزاروں ایمان پڑھتی ہیں آپ کس کی بات کر رہے ہیں..."

حیات ضبط سے پوچھتی ہے وہ جان کر بات کو طول دے رہا تھا...

"ایمان مراد... شاید آپ جانتی ہوں کسی سیاسی پارٹی میں مراد صاحب ہیں انکی بیٹی

"...



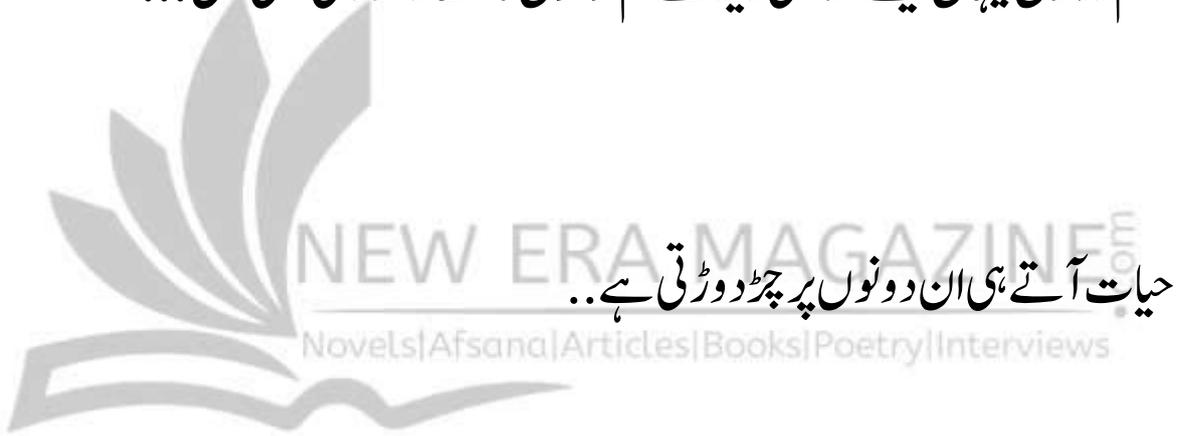
"اوہ تو آپ ایمان کی بات کر رہے ہیں... وہ میرے ہی ڈیپارٹمنٹ میں ہوتی ہے..

اس وقت کینیڈین میں ہوگی میں وہیں جا رہی ہوں آجائیں آپ بھی..."

اشعر سر ہلا کر اسکے پیچھے چل پڑتا ہے...

وہ دونوں کینیٹین میں آکر ادھر ادھر نظر دوڑاتے ہیں تو حیات کو وہ مناہل اور زبیر کے ساتھ بیٹھی ہوئی دکھائی دیتی ہے... اسکے ساتھ ہی اسکی دونوں دوستیں بھی بیٹھی تھیں... وہ اشعر کو لے کر انکی ٹیبل پر پہنچتی ہے...

"تم دونوں یہاں بیٹھے ہو اتنی دیر سے تم لوگوں کا انتظار کر رہی تھی میں..."



حیات آتے ہی ان دونوں پر چڑوڑتی ہے..

"ایم سو سوری حیات یار زبیر کو یہاں بیٹھے دیکھا تو بس میں بھی یہیں چلی آئی..."

"کم از کم مجھے مسیج ہی کر دیتی..."

بولتے ہوئے حیات کی نظر اشعر پر پڑتی ہے... تو وہ سر پر ہاتھ مار کر بولتی ہے..

سب حیات کے تعقب میں دیکھتے ہیں تو زبیر اسے گھورنے لگتا ہے...

"یہ کون ہے؟"



زبیر سنجیدگی سے حیات سے پوچھتا ہے...

"اے اشعر وہاٹ آپلیزنٹ سرپرائز... تم کب آئے..."

اس سے پہلے حیات کچھ کہتی ایمان بیچ میں بول پڑتی ہے...

"شکر ہے کسی کو تو میری یاد آئی..."

"سوری میں بھول ہی گئی تھیں ایمان یہ تمہیں کب سے ڈھونڈ رہے تھے اسی لئے
انہیں میں یہاں لے آئیں.."

یہ کہتے ہوئے حیات کرسی کھینچ کر بیٹھ جاتی ہے... اشعر بھی دوسری ٹیبل سے کرسی
کھینچ کر بیٹھ جاتا ہے...



"ویسے اتنی اچانک کیسے آنا ہوا..؟"

"بس کسی کام کے سلسلے میں یہاں آیا ہوا تھا... تو سوچا تم سے ملتا جاؤں..."

"ارے آپ تو وہی ہیں نا جنہوں نے زرویز خان درانی کے مقابلے میں الیکشن لڑا اور ہار
گئے..."

ایمان کی دوست الیشبا کی زبان پر کھجلی ہوتی ہے اسی لئے یہ سوال کرتی ہے... حیات و
مناہل اور زبیر بھی چونک کر اسکی طرف دیکھتے ہیں... تینوں میں نظروں کا تبادلہ ہوتا
ہے...

"جی ہاں میں وہی ہوں..."



اشعر سنجیدگی سے کہتا ہے...

"اس بات کو چھوڑو تمہیں ایک بات بتاؤں... اس سنڈے کو ہمارے یہاں ایک پارٹی
ہے جو نیروز کو ویلکم کرنے کے لئے... تم بھی آنا بہت مزہ آئے گا..."

اشعر کچھ دیر سوچ کر حامی بھر لیتا ہے اسے تو موقع چاہیے تھا حیات کے قریب رہنے کا

... لیکن وہ اس بات سے بے خبر تھا کہ کوئی ہے جو اس کی سانسوں سے بھی قریب ہے

....

"ہاں یا حیات تم بھی آؤ گی ناپارٹی میں... اس بار ہر گز

کوئی بہانہ نہیں چلے گا..."



حیات کچھ کہنے لگتی ہے جب زبیر بیچ میں ٹوک دیتا ہے....

"کوئی لیکن ویکیں نہیں.... تم آرہی ہو ورنہ تمہیں گھر سے اٹھالائیں گے..."

زبیر کی بات پر سب کا تہقہ بے ساختہ تھا...

"اچھا ٹھیک ہے آ جاؤں گی..."

حیات جان چھڑاتے ہوئے کہتی ہے...



NEW ERA MAGAZINE.com

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry... "یہ ہوئی نہ بات..."

مناہل جوش سے کہتی ہے...



زرویز پیپر سائن کروا کے بھجوا چکا تھا.. وہ اپنے روم میں بیٹھا کسی کو فون ملاتا ہے...

"میں نے پیپر سائن کر کے بھجوا دیے ہیں... جلد از جلد یونی میرے نام ہو جانی

چاہیے... میں کل سے ہی چارج سنبھالنا چاہتا ہوں..."

"جی سر آپ فکر ہی نا کریں... کام ہو جائے گا سر ایک بات کرنی تھی..."

"بولو"

"سر سنڈے کو ایک پارٹی ہے یونی میں جس کا خرچہ یونی کے مالک کو اٹھانا ہو گا.... اور

اس ایونٹ میں آپکی شمولیت ضروری ہے..."

"ٹھیک ہے میں چیک بھیج دوں گا جتنا خرچہ آئے دیکھ لینا اور پارٹی میں... میں بھی ضرور آؤں گا..."

"اوکے سر.. جیسا آپ کہیں..."



ہائے یار سمجھ سے باہر ہے کیا پہنوں کل..."

حیات اپنی بالکنی میں کھڑی مناہل سے بات کر رہی تھی جس سے اپنے کپڑے ہی
ڈیسا ئیڈ نہیں ہو رہے تھے...

"ایک تو تم ایسے سوچ رہی ہو جیسے اپنی شادی میں جانا ہے تم نے"



"یار حد ہے یہ چھوڑو تم یہ بتاؤ تم کیا پہن رہی ہو..."

"میرا کیا ہے میں تو کچھ بھی پہن لوں گی... ویسے ایک بلیک کلر کا ڈریس رکھا ہے وہی
پہننے کا سوچ رہی ہوں...."

”یہ کیا تم بلیک یاوائٹ کلر کے ڈریس پہنتی رہتی ہو... جیسے کسی پارٹی میں نہیں جنازہ پر جا رہی ہو...“

”جب زندگی ہی اندھیرے سے بھر جائے تو ہر طرف سوگ کا ماحول بن جاتا ہے پھر آس پاس کوئی پارٹی ہو یا جنازہ کوئی آواز سنائی نہیں دیتی... ناکانوں میں شہنایاں گونجتی ہیں نہ کسی کے رونے اور چیخنے کی آوازیں سنائی دیتی ہیں ہر طرف صرف خاموشی ہوتی ہے... صرف خاموشی... پھر کیا فرق پڑتا ہے کہ کپڑے کس قسم کے پہنے ہیں“

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیات اداسی سے کہتی ہے...

”آزاد کیوں نہیں کر دیتی خود کو اس بے نام رشتے سے... جس رشتے میں اذیت اور تکلیف کے سوا کچھ ناہو وہاں ایسے رشتوں کو ہی ختم کر دینا چاہیے حیات...“

حیات کرب سے آنکھیں میچ لیتی ہے....

"کاش اتنا آسان ہوتا سب کچھ..."

وہ سرد آہ بھر کر فون کاٹ دیتی ہے اور نظریں آسمان پر نکلے چاند پر جمالیتی ہے...

"میں بھی بالکل تمہاری طرح اکیلی پڑ گئی ہوں... ایسا لگ رہا ہے جیسے میں زندہ تو ہوں

لیکن جی نہیں رہیں... جیسے ہر احساس منجمد ہو گیا ہو..."

زرویز اپنی ڈریسنگ کے سامنے کھڑا اپنی تیاری کو آخری بار شیشے میں دیکھ رہا تھا...

وہ آج معمول سے زیادہ خوش تھا... کیوں آج وہ حیات سے بات کرنے کا فیصلہ کر چکا تھا... وہ اس سے اپنے دل کی تمام باتیں کہ دینا چاہتا تھا... اسے بتانا چاہتا تھا ان گزرے برسوں میں وہ کتنا تڑپا ہے اس کے لئے...

اچانک ہی کوئی زور سے دروازہ کھول کر کمرے میں آتا ہے... اور بھلا کس میں اتنی جرات ہے کہ زرویز صاحب کے کمرے میں اتنے دھڑلے سے داخل ہو جائے... ایسا تو صرف سمیع صاحب ہی کر سکتے ہیں تو ظاہر ہے وہی ہوں گے...

"یہ میں کیا بکواس سن رہا ہوں؟"

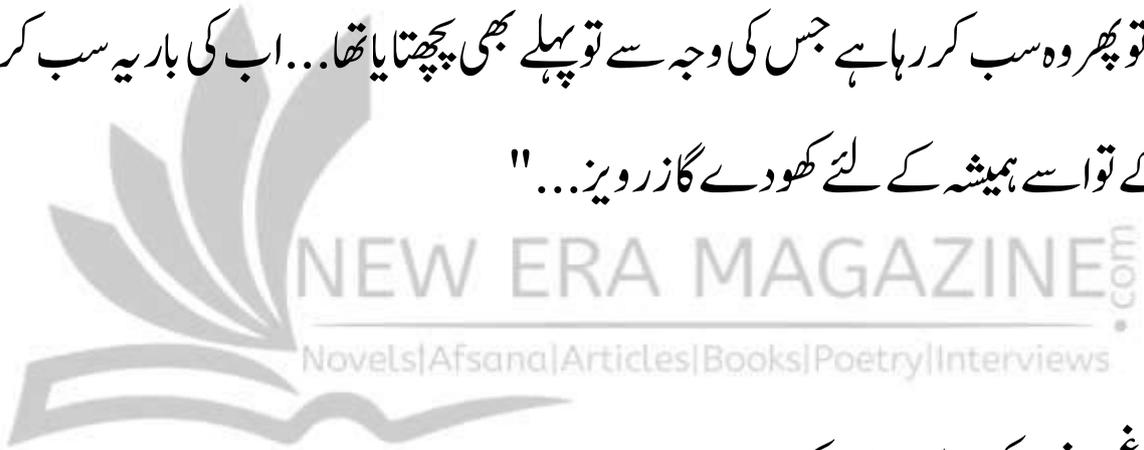
وہ غصے سے پوچھتا ہے...

"مجھے کیا پتا بکواس باتیں تو صرف تو ہی سنتا ہے..."

جتنے غصے سے سمیع نے پوچھا تھا اتنے ہی اطمینان سے جواب آیا تھا...

"تو پھر وہ سب کر رہا ہے جس کی وجہ سے تو پہلے بھی کچھتایا تھا... اب کی بار یہ سب کر

کے تو اسے ہمیشہ کے لئے کھودے گا زویز..."



وہ غم و غصے کی حالت میں کہتا ہے...

"نا میں پہلے کچھتایا تھا نا اب کچھتاؤں گا... اور ہاں یہ سب میں اسے کھونے کے لئے

نہیں اسے دوبارہ پانے کے لئے کر رہا ہوں... اور پلزمیرے معاملات سے دور رہو...

"

زرویز سرد لہجے میں کہتا ہے اب کچھ کہنے کے لئے باقی ہی نہیں بچا تھا وہ غصے سے باہر نکل جاتا ہے اور زرویز گہرے سانس لے کر خود کو کنٹرول کرنے کی کوشش کرتا ہے...



یونی میں ہر طرف گہما گہمی تھی... لڑکے لڑکیاں گروپ کی شکل میں ادھر ادھر پھیلے ہوئے تھے... ہر طرف یہ خبر جنگل میں آگ کی طرح پھیلی تھی... کہ یونی کسی اور کو ہینڈ اور کر دی گئی ہے لیکن یہ کوئی نہیں جانتا تھا کہ یونی کا نیا مالک کون ہے...

"یار تم لوگوں کو کچھ پتا ہے یونی کے نئے پرنسپل کے بارے میں؟"

سب لوگ گراؤنڈ میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے جب الیشبا پوچھتی ہے...

"ہاں نام مجھے پتا ہے... اس نے یونی کے کاغذات پر سائن کرنے سے پہلے مجھ سے اجازت

لی تھی... اور میں نے کہا کہ دو سائن کیا یاد رکھو گے پھر اس نے کر دیے..."

زبیر بڑے سسپینس سے کہتا ہے اور ساتھ ہی سب کے قہقہے چھوٹتے ہیں... جب کے

الیشبا منہ بنا کر رہ جاتی ہے...

اسی وقت کوئی اونچی آواز میں سلام کرتا ہے... سب اسکی طرف متوجہ ہوتے ہیں...

"اہ شکر ہے اشعر تم آئے ورنہ مجھے لگا تھا تم نہیں آؤ گے..."

ایمان خوش ہوتے ہوئے کہتی ہے...

"تم نے بلا یا تھا تو کیسے نا آتا؟ اور ویسے بھی آج میں فری تھا.."



"لیکن مجھے تو لگتا ہے آپ تقریباً روز ہی فارغ ہوتے ہیں.."

حیات اس پر طنز کرتی ہے... جب کے اسکی بات پر سب ہنس پڑتے ہیں...

"جی نہیں حیات صاحبہ روز تو فارغ نہیں ہوتا لیکن کچھ خاص لوگوں کے لئے وقت

نکال لیتا ہوں.."

اسکی لفظوں میں چھپی بات کو سب اسکا فلرٹ پنا سمجھ کر ہوا میں اڑا دیتے ہیں...

"ٹھیک ہے پھر آپ ان خاص لوگوں سے بات کریں میں تھوڑی دیر میں آتی ہوں

"....."

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیات اسکی بات اگنور کر کے چلی جاتی ہے... وہ کچھ دیر اکیلے بتانا چاہتی تھی... وہ کوری
ڈور سے گزر کر لیب میں آتی ہے جو کہ بالکل خالی تھی....

اسی وقت کوئی آندھی طوفان کی طرح اسے کمر سے پکڑ کے دیوار کے ساتھ لگاتا ہے...
اسکا رخ دیوار کی جانب موڑ کے بازو اسکی کمر پر باندھ کے مقابل اپنی گرفت سخت کرتا
ہے حیات کو اپنی ہڈیاں ٹوٹی ہوئی محسوس ہوتی ہیں...

مقابل کی سانسیں اسے اپنے کان کی لوپر محسوس ہو رہی تھی...

"آج کے بعد تم مجھے اس شخص کے ساتھ دکھائی دی تو میں اسے اتنی دردناک موت

دوں گا کہ کوئی اسے پہچان نہیں پائے گا...."

یہ آواز تو وہ ہزاروں میں بھی پہچان سکتی تھی۔ لیکن آج اسکی آواز میں وہ نرمی ہر گز نہیں

تھی۔ یہ آواز تو چٹانوں جیسی سخت تھی... اسکی پکڑ میں نرمی کے بجائے سختی تھی.. اسکو

مقابل کی انگلیاں اپنے بازو میں پیوست ہوتی محسوس ہو رہی تھیں....

"اگر چار سال میں تم سے دور رہا ہوں تو وہ تمہاری وجہ سے... اسکا مطلب یہ نہیں ہے

کہ میری تم پر نظر نہیں ہے... آج کے بعد تم مجھے کسی بھی مرد کے ساتھ نظر آئیں تو ہر

اس شخص کو جان سے مار ڈالوں گا...."

وہ سرد لہجے میں کہتا ہے...

اس سے ڈر کے مارے کچھ بولا نہیں جاتا وہ آج بھی اسکے غصے، اسکے جنون سے اتنا ہی
ڈرتی تھی... جتنا کہ چار سال پہلے....

اسکی ٹھوڑی کپکپانے لگتی ہے... اسکو اپنے اوپر سے دباؤ کم محسوس ہوتا ہے تو وہ پیچھے مڑ
کر دیکھتی ہے...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہاں کوئی نہیں تھا...

"کیا یہ میرا وہم تھا..."

وہ دل پر ہاتھ رکھ کر سوچتی ہے... اپنی دھڑکن نارمل کر کے وہ باہر نکل جاتی ہے...
اسے اب بھی خوف تھا کہ اچانک کہیں سے وہ آنا جائے...

"کہاں چلی گئی تھی حیات یا تم... کب سے ڈھونڈ..."



"کیا ہوا حیات تم ٹھیک ہو... تمہیں اتنے پسینے کیوں آئے ہوئے ہیں..."

حیات منہاں کو پریشان دیکھ کر خود کو کمپوز کرتی ہے...

"میں بالکل ٹھیک ہوں گرمی کی وجہ سے پسینے آرہے ہیں تم فکر نہ کرو اور بتاؤ کیوں"

ڈھونڈ رہیں تھیں مجھے... "

حیات اسے تسلی دیتی ہے۔

"اوہ ہاں... یار آؤ سب ہال میں جمع ہیں کوئی چیف گیسٹ بلا یا ہوا ہے... آ جاؤ ہم بھی چلیں... "



وہ دونوں ہال کی طرف بڑھ جاتی ہیں... ہال کے باہر پہنچتے ہی جو آواز سنائی دیتی ہے..
اسے سن کر دونوں ہی رک جاتی ہیں.... وہ اپنی مخصوص خوبصورت اور روبرو آواز
میں مانگ میں کچھ بول رہا تھا...

منابل حیرانی اور پریشانی سے حیات کی طرف دیکھتی ہے....

"حیات یہاں سے چلو ہم کہیں اور چلتے ہیں..."

مناہل ہڑ بڑا کر اسے کہتی ہے لیکن حیات اسے اگنور کر کر اندر کی طرف بڑھ جاتی ہے
... جب کہ مناہل پیچھے سر پکڑ کے کھڑی ہو جاتی ہے...

"یا اللہ اب کیا ہو گا یہ شخص کب نکلے گا حیات کی زندگی سے..."

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مناہل یہ کہ کر خود بھی اندر بڑھ جاتی ہے..

حیات اندر جاتی ہے تو ہر جگہ رش ہوتا ہے وہ ادھر ادھر نظر دوڑا کر جائزہ لیتی ہے تو ایک
طرف ایمان، الیشبا، زبیر اور ہانیہ بیٹھے تھے... وہ اسٹیج کی طرف دیکھتی ہے تو وہ اپنے
پورے وقار اور مردانہ وجاہت کے ساتھ کھڑا مانگ میں بول رہا تھا اسے کچھ سنائی نہیں
دے رہا تھا وہ اسکے ہلتے ہونٹ دیکھ سکتی تھی....

آنسو اسکے گالوں کو بھگور ہے تھے... اسی وقت کوئی اسکا بازو پکڑ کے باہر کی جانب لے کر جاتا ہے... وہ مناہل تھی... وہ اسے باہر لے جا کر قدرے کونے میں لے گئی تھی...

حیات پھوٹ پھوٹ کر رو دیتی ہے...

"وہ ایک ہی بار میں کیوں نہیں چلا جاتا.... کیوں بار بار آ جاتا ہے میری زندگی میں... مجھے برباد کر کے اسے سکون ملتا ہے کیا"

وہ ہچکیوں کے درمیان اس سے پوچھتی ہے...

"وہ بار بار اس لئے لوٹ آتا ہے کیوں کہ تم اسے آنے دیتی ہو...."

حیات چونک کر اسکو دیکھتی ہے...

"کیا مطلب؟"

"مطلب یہ کہ تم اسے اپنی زندگی سے ہمیشہ کے لئے نکال دو جس رشتے کی بنا پر وہ بار بار لوٹ آتا ہے اسے ختم کر دو..."

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیات کی روح تک کانپ جاتی ہے اسکی بات سن کر...

"دیکھو حیات تم ایک ہی بار اسے اپنی زندگی سے نکال دو... اس بار اسے خود سے کھیلنے مت دو.. اب کے ٹوٹو گی تو بکھر جاؤ گی..."

حیات سوچنے لگتی ہے اب اسے کوئی فیصلہ کرنا تھا... اسے پتا چل گیا تھا کہ وہ سب اسکا
وہم نہیں تھا... اب وہ مزید اسے اپنی زندگی میں دخل اندازی کرنے نہیں دیگی...

"میں چلتی ہوں."



"کہاں جا رہی ہو؟"

"وکیل کے پاس ہر چیز اب ختم ہو جانی چاہیے..."

وہ یہ کہ کر رکتی نہیں ہے..

مناہل ایک سرد آہ بھر کر اندر جانے لگتی ہے جب اسے زرویز باہر آتا دکھائی دیتا ہے...

وہ اسکی طرف بڑھتی ہے... زرویز بھی مناہل کو پہچان لیتا ہے اسکے خود تک آنے تک
وہ گارڈز کو ہٹا دیتا ہے...

"کیوں کر رہے ہیں آپ ایسا... بار بار میری دوست کی زندگی میں کیوں آجاتے ہیں
کیوں نہیں نکل جاتے اسکی زندگی سے..."

مناہل آتے ہی اس پر پھٹ پڑتی ہے...

"آپکی دوست میری بیوی ہے اور مجھے اسکے پاس آنے سے کوئی روک نہیں سکتا... نا
آپ نا کوئی اور..."

وہ ایک ایک لفظ پر زور ڈال کر کہتا ہے...

"اور اگر یہ رشتہ ہی نہ بچے تو؟ پھر کس رشتے سے اسکے آس پاس گھومیں گے"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زرویز کا چہرہ غصے سے سرخ ہو جاتا ہے... وہ تیش سے آگے بڑھنے لگتا ہے لیکن ارد گرد
لوگوں کو دیکھ کر رک جاتا ہے...

"اپنی زبان سنبھال کر بات کرو... سمجھی؟؟ یہ ناہو اسے کاٹ کر ہاتھ میں پکڑا دوں...

اور جہاں تک کہ حیات کی بات ہے تو میں نے تو کبھی اسکے اور اپنے درمیان میں اپنی

فیملی، اپنے بھائی جیسے دوست کو بھی نہیں آنے دیا... تو تم کیا چیز ہو... اور ہاں اسکے

دماغ میں کوئی بھی فضول خرافات ڈالی ناسے تم سے اتنا دور کر دوں گا کہ اسکی شکل
دیکھنے کو بھی ترسوگی... بات سمجھ آئی.."

اسکے سرد لہجے سے مناہل کو بھی خوف آتا ہے اسے اب سمجھ آئی تھی کہ حیات اس سے
اتنا کیوں ڈرتی ہے... وہ یہاں آکر پچھتا رہی تھی... اور ویسے بھی جواب حیات کرنے
جار ہی تھی اس سے تو اسے اور خوف آرہا تھا اسے اس بات کا احساس اب ہو رہا تھا کہ وہ
لوگ کس طوفان کو دعوت دینے والے ہیں....

"ارے آپ یہاں... کیا آپ دونوں ایک دوسرے کو جانتے ہیں؟"

زر ویز کچھ اور کہتا تھے میں ایمان، زبیر ہسانیہ اور الیشبا بھی انکی طرف آگئی تھیں
... ایمان زرویز کو مخاطب کرتی ہے تو زرویز اسے سوالیہ نظروں سے دیکھتا ہے...

"ارے میرا خیال ہے آپ نے مجھے پہچانا نہیں... میں آپکی پارٹی میں آئی تھی... امم
مراد صاحب... میں انکی بیٹی ہوں..."

پہلے تو زور ویزا سے یاد کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن پھر مراد صاحب کا نام لینے پر اسے
یاد آجاتا ہے... لیکن اس وقت اسکا اس لڑکی سے بات کرنے کا بالکل دل نہیں تھا...
لیکن وہ اتنی بے مروتی بھی نہیں دکھا سکتا تھا...

"جی میں نے آپکو پہچان لیا... خوشی ہوئی آپ سے مل کر مس ایمان..."

"مجھے بھی بہت خوشی ہوئی یہ جان کر کہ آپ نے اس یونی کو ٹیک اوور کر لیا ہے..."

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زور ویز محض مسکرا دیتا ہے...

"ویسے آپ دونوں نے بتایا نہیں... کیا آپ دونوں ایک دوسرے کو جانتے ہیں...؟"

ایمان پھر سے وہی سوال پوچھتی ہے اسکو ان دونوں کا یوں بات کرنا ناگوار گزرتا ہے...

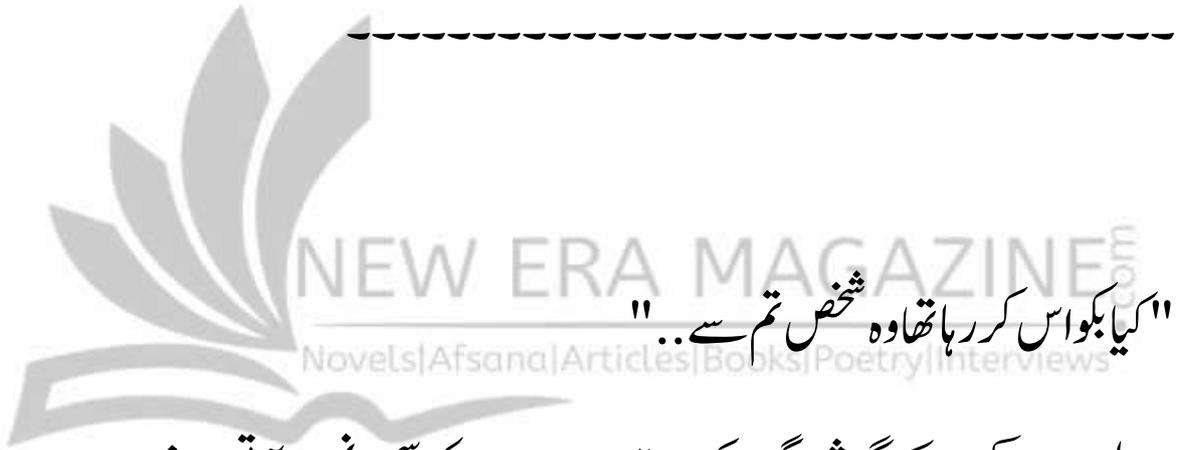
"جی یہ میری کسی بہت قریبی کی دوست ہیں..."

زور ویز یہ کہہ کر پیچھے سبکو ہکا بکا چھوڑ جاتا ہے...

"یہ کس کی بات کر رہا تھا...؟"

ایشبا اس سے پوچھتی ہے...

اس سے پہلے وہ کسی بات کا جواب دیتی... زبیر اسکا ہاتھ پکڑ کے اسے وہاں سے لے جاتا ہے جب کہ ایمان بیچ و تاب کھا کر رہ جاتی ہے...



"کیا بکو اس کر رہا تھا وہ شخص تم سے.."

مناہل سب کچھ اسکے گوش گزار کر دیتی ہے... زبیر کو سمجھ نہیں آتی وہ ہنسے یا غصہ کرے...

"تو تمہیں کس نے کہا تھا کہ ٹارزن بن کر جاؤ..."

وہ اپنی ہنسی دبا کر کہتا ہے...

"میں اپنی دوست کے لئے اسکے پاس گئی تھی.... اب تو مجھے اور ٹینشن ہو رہی ہے

حیات وکیل سے ملنے گئی ہے اب کیا ہو گا مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہی..."

"جو ہو گا دیکھا جائے گا... بس دعا کرو کہ جو ہو وہ حیات کے حق میں بہتر ہو..."

زیر سنجیدگی سے کہتا ہے۔

"آمین."

"چلو اب گھر آج ووٹنگ ہونی تھی پارلیمنٹ میں، میں نے دیکھنا ہے فیصلہ کس کے حق

میں ہو گا..."

"دیکھنا تو تم نے ایسے ہے جیسے فیصلہ تمہارے حق میں ہونا ہے..."



پارلیمنٹ میں اس وقت ہر طرف شور مچا ہوا تھا اوپوزیشن کی طرف سے احتجاج جاری تھا

... ووٹنگ شروع ہو چکی تھی... زریز ووٹ ڈال کر بیٹھ گیا تھا... اب باقی ارکان

آہستہ آہستہ ووٹ ڈال رہے تھے...

تھوڑی دیر بعد ووٹ کی گنتی شروع ہو چکی تھی... اوپوزیشن کی طرف مسلسل شور جاری تھا... گنتی پوری ہونے کے بعد فیصلہ سپیکر صاحب تک پہنچایا گیا... مانگ سہی کر کے انہوں نے بولنا شروع کیا...

"تعلیمی بل میں حکومت کی جانب سے دو سو ووٹ جب کے اسکے اگینسٹ اوپوزیشن کی جانب سے ایک سو نوے ووٹ ڈالے گئے ہیں..."

ایک دم شور بلند ہوتا ہے... حکومت کے ارکان بل کے حق میں ڈیسک بجا رہے تھے.. جب کے اوپوزیشن کی جانب سے سپیکر کو آزاد کرو کے نعرے لگ رہے تھے... اوپوزیشن نے پارلیمنٹ سے واک آؤٹ کر دیا تھا... اجلاس برخاست ہو گیا تھا... تو زرویز بھی اٹھ کر باہر نکل آتا ہے... باہر ہر طرف کیمرہ مینز اور ریپورٹرز اسے گھیرے میں لے لیتے ہیں.

"سر آپکو کیسا لگ رہا ہے... آپ نے پارلیمنٹ میں ایسا بل منظور کروایا ہے.. جو منظور ہونا شاید ناممکن تھا..."

ایک رپورٹرز روپز سے پوچھتا ہے...

"یہ بل منظور ہونا ناممکن تو ہرگز نہیں تھا... لیکن ہر چیز کے لئے کوشش کرنی پڑتی ہے... آواز اٹھانی پڑتی ہے... جیسے آج میں نے یہ بل منظور کروالیا ویسے ہی بہت پہلے کوئی اور بھی کروا سکتا تھا... لیکن اگر وہ اس بارے میں سوچتے تو... اس چیز کی کوشش کرتے تو یہ ممکن تھا... لیکن خیر آج میں بہت خوش ہوں... حکومت میں آنے کے بعد میں سب سے پہلے یہی کرنا چاہتا تھا..."

زرویز اپنی بات کہ کر گاڑی میں بیٹھتا ہے جب کہ رپورٹرز اسے آوازیں دیتے رہ جاتے ہیں...

حیات اس وقت وکیل کے آفس سے باہر نکل رہی تھی... اسنے خلا کے پیپر ز جلد از جلد بنوانے کو کہے تھے... وہ ادا سی سے پیدل چلنے لگتی ہے...

وہ اپنی زندگی کے گزرے پانچ سالوں کے بارے میں سوچ رہی تھی...

اسکی زندگی نے کیسا موڑ لیا تھا... پہلے اس سے اسکی پہچان چھین لی پھر جب پہچان ملی تو محبت.... اور جب دونوں ملے تو محبوب سے اتنا بڑا دھوکہ...

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"شاید محبت جیسی چیز مجھے راس ہی نہیں..."

وہ تلخی سے سوچتی ہے... اسی وقت اسے ہارن کی آواز سنائی دیتی ہے وہ پیچھے مڑ کر دیکھتی ہے تو اشعر گاڑی کا دروازہ کھولتا ہوا باہر نکل رہا تھا... حیات اسے اپنی طرف آتا دیکھ حیران ہوتی ہے...

"آپ یہاں خیریت سے؟"

وہ اس سے قریب آکر پوچھتا ہے...

"جی مجھے کچھ ضروری کام تھا.."

حیات دھیرے سے کہتی ہے...

"اچھا مجھے لگا آپ اب تک گھر جا چکی ہوں گی... خیر آپ آئیں میں آپ کو ڈراپ کر

دیتا ہوں..."

"نہیں... میں خود چلی جاؤں گی..."

"کیسے جائیں گی آپ یہاں کوئی ٹیکسی رکشہ کچھ نہیں ہے..."



"میں کیب منگوا لوں گی..."

"یہاں کیب مشکل سے آئے گی سنسان جگہ ہے... آپ میرے ساتھ چلیں... آپ

مجھ پر یقین کر سکتی ہیں..."

اس سے پہلے حیات کچھ کہتی... اچانک تین گاڑیاں انکے آس پاس آکر رکتی ہیں جن میں ایک میں سے زرویز باہر نکلتا ہے... اور غصے سے حیات کا بازو پکڑ کے اسے اپنے پیچھے کرتا ہے... اسکے چوڑے سینے کے پیچھے وہ بالکل چھپ سی گئی تھی...

زرویز کو دیکھ کر حیات ڈر جاتی ہے... اسے اسکی دی گئی دھمکی یاد آتی ہے...



"تیری ہمت کیسے ہوئی میری بیوی سے بات کرنے کی..."

اشعر چونکتا ہے اسے امید نہیں تھی کہ زرویز اس طرح حیات کو اپنی بیوی قبول کرے گا...

"تمہاری بیوی... کیا مطلب ہے اس بات کا... حیات نے تو ایسا کچھ نہیں بتایا مجھے..."

"میری بیوی کا نام اپنی گندی زبان سے مت لے اشعر. ورنہ زبان کاٹ کر ہاتھ میں
دے دوں گا... اور ایک بات یاد رکھیو آج کے بعد حیات کے آس پاس بھی دکھائی دیا
تو جان سے مار ڈالوں گا..."

زرویز اشعر کا گریبان پکڑ کے چیختا ہے.. اسکی دھاڑ سے پیچھے کھڑی حیات بھی سہم جاتی
ہے...

زرویز اسکو چھوڑ کر حیات کی طرف مڑتا ہے اور اسے شعلہ بار نظروں سے گھور کر اسکا
ہاتھ پکڑتا ہے اور گاڑی میں لے جا کر بیٹھاتا ہے... حیات بناچوں چراں کے بیٹھ گئی تھی
...

اشعر ہکا بکاسا گاڑیوں کو دور جاتا دیکھ رہا تھا...

گاڑی کی سپیڈ اور زرویز کے غصے سے حیات کو لگ رہا تھا... وہ زندہ تو گھر ہر گز نہیں پہنچے
گی...

خان ولا کے سامنے گاڑی روک کر وہ حیات کے سائیڈ کادر وازہ کھولتا ہے...

"باہر آؤ..."

وہ سختی سے کہتا ہے.

"ننھیں میں نہیں اتروں گی... آپ مجھے یہاں کیوں لائے آئیں...؟"

زرویز مٹھیاں بھینچ کر اسے دیکھتا ہے... اور اسکا بازو پکڑ کے اسے باہر نکالتا ہے...

"اس لئے تاکہ تمہیں بتاؤں کہ جب میں نے ایک بار بکو اس کر دی تو وہ تمہیں ماننی پڑے گی.."

وہ سختی سے کہتا ہوا اسے اندر کی طرف لے جاتا ہے...

وہ اسے کمرے میں لا کر زور سے بیڈ پر پھینکتا ہے... حیات ڈر کے مارے پیچھے ہونے

لگتی ہے... لیکن زرویز اسکو بازو سے پکڑ کے اپنے مقابل کھڑا کرتا ہے...

"مجھ سے جتنا دور جانے کی کوشش کرو گی میں اتنا تمہارے قریب آؤں گا... اس لئے

ایسی کوشش کرنا فضول ہے..."

"جب میں نے کہا تھا کہ اس شخص کے آس پاس بھی دکھائی مت دینا تو وہاں کھڑی اس سے باتیں کیوں کر رہی تھی..."

اسکی دھاڑ سے ایک پل کے لئے وہ اچھل پڑتی ہے... پھر خود کو مضبوط کر کے بولتی ہے

...



"آپکو اس سے کیا... میں آپکے کسی بھی سوال کا جواب دینے کی پابند نہیں ہوں... آپکو کیوں فرق پڑتا ہے کسی بھی چیز سے..."

"مجھے فرق پڑتا ہے... اور ایک بات کان کھول کر سن لو تم میری بیوی ہو... اور میں برداشت نہیں کرو گا کہ تم اس شخص کے ساتھ نظر آؤ... حیات میں تمہیں لاسٹ بار وارن کر رہا ہوں... اگر آج کے بعد تم مجھے اس شخص کے ساتھ نظر آئیں تو بہت بُرا

پیش آؤں گا..."

وہ سخت لہجے میں کہتا ہے... حیات کا بازو اب بھی زرویز کی گرفت میں ہوتا ہے....

"میں آپ کے کسی بھی حکم کی پابند نہیں ہوں... یہ پابندیاں آپ اپنی بیوی پر لگائیں تو بہتر ہوگا... میرا اور آپ کا ایسا کوئی رشتہ نہیں... سمجھے آپ"



حیات سرد لہجے میں کہتی ہے... کہ ایک پل کو زرویز بھی دنگ رہ جاتا ہے...

"اور ہمارا رشتہ کب ٹوٹا حیات... تم آج بھی میرے نکاح میں ہو بیوی ہو میری..."

زرویز کے کہنے پر حیات تلخی سے ہنستی ہے....

"رشتہ.... کس رشتے کی بات کر رہے ہیں آپ؟ اس رشتے کی جسے اپنے قدموں تلے روند دیا تھا آپ نے... یا پھر اس رشتے کی جسے چھوڑ کر کسی اور کے ساتھ وہ رشتہ بنانے چلے گئے تھے آپ..."

"بھول کیوں نہیں جاتی وہ سب کچھ حیات چار سال گزر چکے ہیں... چار سال کافی ہوتے ہیں کسی کی سزا کے لئے..."



NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زرویز بے بسی سے کہتا ہے...

"کیسے بھول جاؤں... کیسے بھول جاؤں کہ آپ نے میری ذات کی توہین کی تھی... مجھے محبت کا راہی بنا کر بیچ راہ میں چھوڑ دیا تھا..."

حیات اپنے آنسو صاف کر کے اسے دیکھتی ہے...

"اور سہی کہا آپ نے چار سال ہو گئے ہیں اتنی سزا کافی ہوتی ہے... ہم دونوں چار سال سے قید ہیں... تو کیوں نہ آزاد ہو جائیں اس قید سے.... (وہ کچھ پل کو ٹھہرتی ہے اور پھر اسکے قریب ہو کر دھیمی آواز میں کہتی ہے...) ہم دونوں کا اس سزا سے آزاد ہونے کا وقت آ گیا ہے..."

یہ کہتے ہی وہ کمرے سے نکلتی چلی جاتی ہے... اور اپنے پیچھے زر ویز کو سناٹوں کی زد میں چھوڑ جاتی ہے...

اسکی باتوں کا جو مطلب وہ سمجھ رہا تھا.. وہ سمجھنا نہیں چاہتا تھا...
ایک آنسو اسکی پلکوں سے جدا ہوتا ہے... وہ ہر بار حیات کے معاملے میں خود کو بے بس محسوس کرتا تھا...

وہ اسی وقت کسی کو فون ملاتا ہے...

"ہیلو... میری بات غور سے سنو اشعر پر نظر رکھو حیات کے آس پاس بھی نظر نہ آئے
مجھے..."

زر ویز فون کاٹ کر بیڈ پر پھینکتا ہے وہ کسی بھی بات کا رسک نہیں لینا چاہتا تھا... وہ جانتا
تھا کہ اشعر اس سے بدلہ لینے کے لئے حیات کو موہ رہا بنا رہا ہے جو وہ کبھی ہونے نہیں
دیکھا...

"اسکی ہمت کیسے ہوئی میرا گریبان پکڑنے کی.... بہت محبت ہے نا اسے اس لڑکی سے
وہ حال کروں گا اسکا کہ زندگی بھر یاد رکھے گا..."

اشعر جب گھر آتا ہے تو غصے سے کھول رہا تھا...

"اب بس اور نہیں وقت آ گیا ہے کہ میں تجھے وہاں سے چوٹ دوں جہاں سے تو سوچ
بھی ناسکے..."

وہ بدلے کی آگ میں جل رہا تھا... اور اس میں وہ انسانیت تک کو بھول گیا تھا...
وہ کسی کو فون ملاتا ہے..

"ہیلورانی کیسے مزاج ہیں تمہارے؟ کیسا جا رہا ہے کام تمہارا؟"
"ارے صاحب جی بلکل ٹھیک ہیں ہم بھی اور کاروبار بھی... آپ آئیں نہ ہمارے اس
غریب خانے کو بھی رونق بخشیں...."

دوسری طرف سے آواز ابھرتی ہے..

"ہاہا ہاضرور ضرور کیوں نہیں... لیکن فلحال تم سے ایک کام ہے.."

"جی جی صاحب حکم کریں..."

اگلے دن معمول کے مطابق حیات یونی میں مناہل اور زبیر کے ساتھ بیٹھی تھی... جب اس کا فون بجتا ہے...

"ہیلو"

دوسری طرف سے کچھ کہا جاتا ہے جسے سن کر حیات کچھ دیر کے لئے خاموش ہو جاتی ہے... پھر رجب بولتی ہے تو آواز میں تھوڑی لڑکھڑاہٹ تھی...



"اتنی جلدی آپ نے تو کہا تھا تھوڑا ٹائم لگے گا..."

"جی میم میں نے کہا تھا... لیکن آپ کو ہی تو جلدی تھی اسی لئے میں نے جلدی بھجوا

دیے... میرے خیال سے کل تک انکو پہنچ جائیں گے..."

"ٹھیک ہے شکریہ آپ کا بہت بہت..."

حیات فون کاٹ دیتی ہے...

"کس کا فون تھا..؟"

مناہل بے صبری سے پوچھتی ہے...

"وکیل کا... پیپر تیار ہو گئے ہیں اور آج ہی اسے بھجوا بھی دیے ہیں"

"کیا کون سے پیپر کہیں تم ڈائیورس پیپر کی بات تو نہیں کر رہی..."

"ظاہر ہے میں نے اور کتنے پیپر بنوانے تھے وکیل سے جو تم اس طرح پوچھ رہی ہو..."

اور تم حیران کیوں ہو رہی ہو اتنا تم نے ہی کہا تھا مجھے کہ میں ایک ہی بار سب ختم کر

دوں..."

حیات ایک ہی سانس میں سب بول دیتی ہے... زبیر جو کب سے خاموش بیٹھا تھا... بیچ

میں بولتا ہے...

"تم نے بالکل ٹھیک کیا حیات... یہی سہی تھا... تم کب تک اس رشتے میں خوا مخواہ
بندھی رہو گی..."

منابل اور حیات زبیر کی بات پر خاموش رہتی ہیں.. سہی تو کہ رہا تھا وہ کب تک ایسے
رشتے میں بندھی رہتی جسکی کوئی منزل ہی نا تھی...

"چھوڑ دو مجھے جانے دو... زریز بچائیں مجھے پلز... زریز... یہ لوگ مجھے لے کر جا
رہے ہیں... آہ چھوڑو مجھے..."

"حیات، حیات میں تم... تم.. ٹھیک تو ہو کون ہے وہاں... چھوڑ دو اسے میں تمہیں
جان سے مار دوں گا..."

ایک جھٹکے سے وہ اٹھ بیٹھتا ہے... اسکا پورا جسم لسنینے سے شرابور تھا... وہ منہ پر ہاتھ

پھیر کر خود کو نارمل کرنے کی کوشش کرتا ہے....

"یہ کیسا خواب تھا... کون لے کر جا رہا تھا حیات کو... انفی یا تو نیند نہیں آتی یا آتی ہے

تو یہ خواب پریشان کر کے رکھ دیتے ہیں..."

وہ سر تھامے سوچتا ہے...

"لیکن اس بار اس خواب کو پورا نہیں ہونے دوں گا... میں حیات کو بہت جلد اپنے پاس

لے آؤں گا... تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا... کچھ بھی نہیں."

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ایک ایک لفظ پر زور ڈال کر کہتا ہے...

گھڑی پر نظر ڈال کر وہ واشروم کی جانب بڑھ جاتا ہے... کیوں کہ اس نے اجلاس میں

شرکت کرنی تھی....

بزنس اور سیاست دونوں ایک ساتھ سنبھالنا آسان نہیں تھا ویسے تو زیادہ سمیع ہی

سنجھالا کرتا تھا لیکن زرویز بھی کبھی کبھار آفس کا چکر لگاتا تھا....



اجلاس سے فارغ ہو کر وہ سیدھا آفس آجاتا ہے کیوں کہ کافی دنوں سے اسنے آفس کا
راؤنڈ نہیں لگایا تھا... آفس پہنچ کر وہ گاڑی پارک کر رہا تھا جب اسکا فون بجتا ہے...

"ہیلو داؤد... آج لالہ کی جان نے لالہ کو کیسے یاد کر لیا..."

"ہمیں تو لالہ کی یاد ہمیشہ آتی ہے بس ہمارے لالہ ہی ہمیں بھول گئے ہیں..."

دوسری طرف سے لائے کی کھنکتی ہوئی آواز گونجتی ہے...

"اہو تو آپ ہیں... کیسی ہے میری جان."



زر ویز کا موڈ لائے کی آواز سن کر خوشگوار ہو جاتا ہے...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"لالہ ہم بھی یہیں ہیں... صرف آپ کی لاڈلی یہاں نہیں ہے... اور اس نے گن پوائنٹ

پر داؤد لالہ سے فون کروایا ہے..."

ساتھ ہی خضر کی آواز... اور اسکے پیچھے ہی داؤد کی ہنسی کی آواز بھی سنائی دیتی ہے...

"ارے واہ یہاں تو سب ہی موجود ہیں... اور خبردار خضر جو میری پیاری بہن کو تنگ کیا
 "...

"آپکی بہن تنگ کرنے ہی کہاں دیتی ہے لالہ پوری چڑیل ہے یہ..."

خضر لائے کو تنگ کرنے سے باز نہیں آتا...
 NEW ERA MAGAZINE.com
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
 "ہاہ دیکھیں لالہ... کس طرح مجھے چڑیل بول رہے ہیں... اور داؤد لالہ آپ بھی ہنس
 رہے ہیں..."

لائے پہلے زریز سے اور پھر داؤد سے خفگی سے کہتی ہے...

"خبردار کسی نے میری بہن کو تنگ کیا اب... ورنہ وہاں آکر ماروں گا تم لوگوں کو..."

زروز مصنوعی غصے سے کہتا ہے...

"ہم تو چاہتے ہیں لالہ کہ آپ یہاں آجائیں... یہاں سب شادی کی تیاریاں کر رہے ہیں... لیکن آپکی کمی ہر ایک کو محسوس ہوتی ہے لالہ... پلز آجائیں..."

لائے اداسی سے کہتی ہے تو زروز لب بھنچ لیتا ہے...

"میں نے قسم کھائی تھی کہ اس حویلی میں قدم نہیں رکھوں گا..."

"لالہ یہ فضول باتیں ہوتی ہیں... آپ اتنی آسانی سے ہم سب سے رشتہ ختم نہیں کر سکتے... موڑے کے بارے میں سوچیں... وہ ہر وقت آپ کو یاد کرتی رہتی ہیں..."

"بس کرو لائے... لالہ کو فورس مت کرو..."

داؤد لائے کی بات بیچ میں کاٹ کر کہتا ہے...



وہ یہ کہہ کر فون کاٹ دیتا ہے...

ایک لمبی سانس کھینچ کر وہ گاڑی سے باہر نکل جاتا ہے...

اندر جا کر وہ سیدھا سمیچ کے آفس میں جاتا ہے... جہاں سمیچ اسے فائلز میں سر دیے دکھائی دیتا ہے... اسے دیکھ کر زرویز کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوتی ہے...

"ارے واہ کیا بات ہے سمیچ صاحب تو بہت مصروف ہیں..."

سمیچ اسے بالکل اگنور کر کے اپنے کام میں مصروف رہتا ہے....
 زرویز اسکے سامنے والی چیئر پر آ کر بیٹھتا ہے... اسے اب سمیچ کو منانا تھا... جو یونی کو ٹیک اور کرنے والی بات پر اب بھی اس سے ناراض تھا...

"سمیچ میرے یار میں تجھ سے بات کر رہا ہوں..."

لیکن سمیچ کے کان میں جوں تک نہیں رہتی... وہ بھی آج اسے بخشنے کے موڈ میں نا تھا
 ...

"حد ہے یار کوئی عزت ہی نہیں... یار وزیر ہوں میں... اور تم ہو کہ گھاس بھی نہیں
 ڈال رہے مجھے..."

زر ویز خفگی سے کہتا ہے...

"وزیر ہو گے تم اپنے گھر پر... میرے سامنے یہ ڈرامے بازیاں مت کرنا..."

سمیع غصے سے کہتا ہے... جس پر زرویز اپنی ہنسی دباتا ہوا ہاتھ اٹھا کر کہتا ہے...

"اوکے مین... میں ڈر گیا..."

"دیکھو زرویز آج مجھے بہت کام ہے اس لئے تنگ مت کرو مجھے بلکل پلزز... ابھی دو

گھنٹے بعد ایک میٹنگ ہے جس کی میں تیاری کر رہا ہوں..."

وہ سنجیدگی سے کہتا ہے تو زرویز بھی سنجیدہ ہوتا ہے...

"تم کہو تو میں بھی چلوں تمہارے ساتھ میٹنگ میں"

زر ویز نے آفر دی.

"نہی تم تھکے ہوئے ہو... گھر جا کر ریسٹ کرو..."

سمیع یہ کہتے ہوئے فائلز اٹھا کر باہر نکل جاتا ہے...

جب کہ زرویز نفی میں سر ہلا کر رہ جاتا ہے...

اسے پتا تھا سمیع کچھ وقت تک خودی راضی ہو جائے گا... وہ بھی اٹھ کر باہر نکل جاتا ہے

..

"تم جانتی ہو حیات مجھے نہیں پتا عشق کیا ہوتا ہے... لیکن جب تمہیں دیکھتا ہوں تو لگتا

ہے بلکل تم جیسا ہوتا ہو گا...."

"تم میری زندگی ہو... میری روح کی حیات ہو... تمہارے بغیر زندگی کا تصور بھی

حرام سمجھتا ہوں خود پر..."

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ لون میں کھڑی آسمان کو تک رہی تھی... ماضی کی یادیں اسکے ذہن کے پردے پر

جگمگا رہی تھیں...

"کتنے بزدل نکلے تم... تمہارا ہر دعویٰ بلکل تمہاری طرح کھوکھلا تھا... محبت بہت

مقدس ہوتی ہے... لیکن تم نے اسکے تقدس کو پامال کیا ہے... میری محبت،.....

میری انا.....، میری خوداری..... کی تذلیل کی ہے تم نے... میری ذات کو اپنے

قدموں تلے روند دیا ہے... کبھی معاف نہیں کروں گی تمہیں..."

وہ بے دردی سے اپنے آنسو صاف کرتی ہے...
 کیسی وچھر کے لبتیا اے سارے پوچھدے نے۔۔
 لو کی ہنس دے نے یار رکھے ہیں روسدے نے۔۔
 سجن آج عشق دی رکھ لیندے ناہوندھی جدائی ناغم پیندے۔۔
 سچے لگدے سی جھوٹے نین تیرے ایہنے زخم سا کوے سیندھے۔۔

سجناوے سجناوے میں سیکھ گئی آں پیراں نال و سناوے۔۔
 سجناوے سجناوے ہن آندا ال ای کوئی سپناوے۔۔

صبح دس بجے زرویز تیار ہو کر آئینے کے سامنے کھڑا بال بنا رہا تھا... جب گارڈ دروازہ بجا
 کر اندر آتا ہے..

"سرکل آپ کے لئے کوئی نوٹس آیا تھا... کوریئر والا بتا رہا تھا کورٹ سے ہے"

گارڈ اسے بتاتے ہوئے کوئی کاغذ اسکے ہاتھ میں پکڑتا ہے...

"ٹھیک ہے تم جاؤ میں دیکھ لیتا ہوں..."

گارڈ کے جانے کے بعد وہ بیڈ کے پاس کھڑا ہوتے ہوئے خاکی رنگ کے لفافے میں سے کاغذ نکالتا ہے... جیسے جیسے وہ پڑھتا ہے اسے لگتا ہے اسکا سانس بند ہو رہا ہو پہلے چند منٹ تو اسے سمجھ نہیں آتی ہر چیز دماغ میں گڈ مڈ ہو رہی تھی....

لیکن جب سمجھ آتا ہے تو وہ بیڈ کے ساتھ لگا بیٹھتا چلا جاتا ہے....

وہ خلا کا نوٹس تھا جس نے اسکی جان نکال دی تھی...

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

محبت جب ہار جائے تو افسوس ہوتا ہے لیکن اگر عشق ہار جائے.... تو جان نکل جاتی ہے

....

اسکو اس وقت اپنا دل بھاری محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی بڑی سل رکھ دی ہو... وہ زور سے سانس لینے کی کوشش کرتا ہے...

"تم نے ہمیشہ کی طرح آج بھی مجھے رد کر دیا...."

وہ سرگوشی کرتا ہے...

اچانک اٹھ کر وہ سب کچھ گرانے لگتا ہے ڈریسنگ ٹیبل پر پڑے مہنگے پرفیومز اب زمین پر پڑے ماتم کر رہے تھے...

"آآآآ آہ آآ آچار سال، گزرنے کے بعد بھی یہ کاغذ تھماتا تھا تم نے میرے ہاتھ میں حیات... چار سال کے ہجر کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا... تم نے آج میرے صبر کا آخری پیمانہ بھی آزما لیا..."

وہ زمین پر بیٹھتا ہوا چیختا ہے... اسکو اپنی سانسیں بند ہوتی محسوس ہو رہی تھیں.... ہر چیز آنسوؤں کی وجہ سے دھندلی دکھائی دے رہی تھی...

"میں نے تمہیں چاہا اور چاہتا چلا گیا.... اس امید میں زندہ تھا آج تک کہ کبھی تو یہ سزا

ختم ہوگی.... کبھی تو تمہیں مجھ پر رحم آئے گا.. لیکن تم تو... ایک سزا ختم کر... کے عمر
 بھر کی سزا سنا گئی ہو یا... پہلے جینے کی امید تو تھی... لیکن اس بار ایسا وار کر کے گئی ہو
 کہ تکلیف سے چیخنا چاہتا ہوں... لیکن لبوں سے آہ بھی نہیں نکل رہی... کتنی بے رحم
 نکلی تم حیات... کتنی بے رحم..."

وہ تلخی سے کہتا ہوا آخر میں رو پڑتا ہے....

کبھی کبھی ہمارے پاس سب کچھ ہوتا ہے پیسا، گھر، گاڑی دنیا کی ہر شے موجود ہوتی ہے
 ، دنیا ہماری مٹھی میں ہوتی ہے... لیکن پھر بھی ہمارے پاس خوشی نہیں ہوتی... ہمیں
 کبھی وہ شخص نہیں مل پاتا جو ہماری جینے کی وجہ ہوتا ہے....

لیکن زرویز خان درانی نے کبھی قسمت پر بھروسہ نہیں کیا وہ اپنی قسمت خود لکھنے پر

یقین رکھتا تھا یہ نہیں کہ اسے اللہ کے فیصلے پر بھروسہ نہیں تھا... لیکن وہ کوشش کرنے پر یقین رکھتا تھا... اور حیات کو اپنی زندگی میں لانے کے لئے بھی اسے خود کوشش کرنی تھی....

وہ اپنے آنسو صاف کر کے اٹھ جاتا ہے ایک نظر اپنے ہاتھ میں پکڑے کاغذوں پر ڈال کر وہ غصے سے باہر نکل جاتا ہے...



"یا حیات ایک لفظ سمجھ نہیں آ رہا کہا بھی تھا تمہیں کلاس بنک کر لیتے ہیں..."

حیات محض اسے گھور کر رہ جاتی ہے وہ لوگ اس وقت کلاس لے رہے تھے لیکن مناہل کا بلکل بھی دھیان نہیں تھا...

"دیکھو مناہل لیکچر پر دھیان دو... مجھے ہر گز بھی نالائق بیوی نہیں چاہیے.."

زبیر بھی مناہل کو چھٹرنے سے باز نہیں آتا.

"چپ کرو تم..."

مناہل اسے جھاڑتی ہے...

"دیکھ رہی ہو حیات کیسے بات کرتی ہے یہ مجھ سے شرم نہیں آتی اسے ذرا سی بھی شوہر

ہوں اسکا میں..."

"تم دونوں چپ کر کے لیکچر لو اس سے پہلے سر ہمیں کلاس سے باہر نکالیں..."

حیات کی بات پر وہ دونوں چپ ہو جاتے ہیں...

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بیٹا تم پریشان کیوں ہوتے ہو اللہ سے دعا کرو سب بہتر ہو جائے گا... اس طرح مایوس

نہیں ہوتے.."

زر ویز مسجد میں مولوی صاحب کے سامنے بیٹھا تھا وہ یہاں اکثر آیا کرتا تھا مولوی

صاحب بھی اسے جانتے تھے... آج بھی وہ مشورہ کرنے آیا تھا...

"میں کیا کروں... میں اسے کسی صورت طلاق نہیں دے سکتا۔ اور وہ ہے کہ میرے ساتھ رہنا نہیں چاہتی... کیا چار سال کی سزا کافی نہیں ہوتی..."

"بیٹا تم نے غلط نہیں کیا... جو کیا وہ گناہ نہیں تھا نکاح کیا تھا وہ تمہارا حق تھا... تم نے اسلام کے مطابق کچھ غلط نہیں کیا... لیکن محبت میں غلطی کر بیٹھے ہو... عشق میں شرک کی گنجائش نہیں ہے۔ سفر چاہے کسی انسان سے محبت کا ہو یا خدا کی طرف ہجرت کا مسافر وہی قبول ہوتا ہے جو ایک در کا ہو..."

NEW ERA MAGAZINE
Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

مولوی صاحب نرم مسکراہٹ کے ساتھ اسے سمجھاتے ہیں....

"اشعر تم نے مجھے یونی کے باہر کیوں بلایا ہے۔"

اشعر ایمان کو یونی کے باہر آنے کو کہتا ہے تو ایمان آتے ہی اس سے سوال کرنے لگ جاتی ہے۔

"مجھے ضروری بات کرنی تھی اسی لیے بلایا گاڑی میں بیٹھو آ کر یہاں کھڑے ہو کر بات

"کیا مطلب ہے کیوں شادی نہیں کرے گا وہ مجھ سے؟ کوئی کمی ہے مجھ میں... آخر کم تک سنگل رہے گا وہ؟"

"تمہیں کس نے کہا کہ وہ سنگل ہے... وہ پانچ سال سے شادی شدہ ہے... اور اپنی بیوی سے عشق کرتا ہے..."

اشعر اسکو حقیقت بتاتا ہے...

"کیا بکواس کر رہے ہو ایسا کچھ نہیں ہے اور اگر ہے تو اس نے شوکیوں نہیں کی ہوئی اپنی شادی؟ ایسا نہیں ہو سکتا... وہ کسی سے محبت کیسے کر سکتا ہے؟"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایمان اب بھی بے یقین تھی...

"تم جاننا چاہو گی وہ لڑکی کون ہے؟"

"کون ہے وہ؟"

ایمان سوالیہ انداز میں پوچھتی ہے....

"تمہاری بہت اچھی دوست حیات سکندر.... اوپس سوری.... حیات زرویز خان

"...

"کیا حیات..."

ایمان حیران ہوتی ہے...

"تم اسے ابھی بھی پاسکتی ہو"

ایمان الجھن کے ساتھ اسے دیکھتی ہے...

"کیسے؟"

"تمہیں صرف اسے کل اس جگہ لانا ہو گا جہاں میں کہوں گا... باقی میں سب سنبھال

لوں گا..."

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تم کیا کرو گے اسکے ساتھ..."

"اسکی تم فکر مت کرو... کہ میں کیا کروں گا اسکے ساتھ... بس میں تمہاری زندگی سے

اسے دور بھیج دوں گا..."

ایمان چپ ہو جاتی ہے وہ زریز کو پانے کے لئے کچھ بھی کر سکتی تھی... اب اشعر اسے

سار اپلان سمجھا رہا تھا... وہ سب سن کر واپس یونی کی جانب بڑھ جاتا ہے جبکہ اشعر کے

چہرے پر شیطانی مسکراہٹ آ جاتی ہے...

"اب میں تمہیں بتاؤں گا زرویز خان درانی کے اصل زہر عشق کا زہر ہوتا ہے...."

حیات، مناہل زبیر الیشبا اور حیات ایک ساتھ گراؤنڈ میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے...
جب کوئی آندھی طوفان کی طرح آکر حیات کے بازوؤں کو اپنی سخت گرفت میں لے
کر اپنے سامنے کھڑا کرتا ہے... حیات اس سب کے لئے تیار نہیں تھی اچانک آفتاد پر وہ
بوکھلا جاتی ہے....

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آس پاس تمام گارڈز گھیرا بنا کر کھڑے ہو جاتے ہیں...
سب سٹوڈنٹس حیرانی سے انہیں دیکھتے ہیں... کوئی اپنے فون میں ویڈیوز بنا رہا تھا تو کوئی
ان دونوں کو آنکھیں پھاڑے گھور رہا تھا...

"کیا بلو اس ہے یہ سب؟"

زرویز اپنے ہاتھ میں پکڑے کاغذوں کو اچھال کر دھاڑتا ہے...

"خلا کے کاغذات ہیں..."

حیات اپنے خوف پر قابو پا کر کہتی ہے...

"حیات میرے صبر کا بہت امتحان لے لیا ہے تم نے۔ اب بس بہت ہو گیا ہے تمہیں کیا لگتا ہے تم اتنی آسانی سے مجھ سے خُلا لے لو گی... کبھی نہیں چار سال تمہارا انتظار کیا ہے میں نے.... چار سال حجر کے عذاب میں کاٹے... چار سال کی سزا کافی نہیں تھی تمہارے لئے؟"

آخر میں وہ چیخ پڑتا ہے...

"کافی تھی اسی لئے تو آپ کو اس سزا سے آزاد کر رہی ہوں..."

Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

زرویز کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو رہیں تھیں.... اسکو حیات کی باتیں اور تیش دلا رہیں تھیں...

"وہاٹ رہیش... بہت ہو گیا میں تمہیں خلا کسی صورت نہیں لینے دوں گا..."

"نادیس عدالتیں اسی لئے بنائی گئی ہیں... میں آپ سے خُلا لے کر رہوں گی..."

سب انکی باتوں پر حیران تھے ہر شخص کو اس بات کی حیرانی تھی کہ حیات زرویز خان درانی کی بیوی ہے اور اس سے طلاق کا مطالبہ کر رہی ہے....

"اوہ ریلی اور تمہیں لگتا ہے یہ سب اتنی آسانی سے ہو جائے گا... پہلی بات میں تمہیں
کورٹ تک جانے نہیں دوں گا... اور اگر تم چلی بھی گئیں.... تو جان لے لوں گا اپنی
بھی اور تمہاری بھی...."

"حیات میں نے تم سے کہا تھا مجھے آزمانے کی کوشش مت کرنا بہت پچھتاؤ گی.... اب
میں تمہیں زر ویز خان درانی کا اصل روپ دکھاؤں گا...."

یہ کہتے ساتھ ہی وہ وہاں سے چلا جاتا ہے اور اسکے پیچھے اسکے گارڈز بھی....

حیات بھی اسی وقت وہاں سے چلی جاتی ہے... دور کھڑی ایمان کی آنکھوں میں بدلے
کی آگ جل رہی تھی... اس نے فیصلہ کر لیا تھا وہ ہر حال میں زر ویز کو حاصل کر کے
رہے گی...

حیات گھر آ کر پریشانی سے ٹہلنے لگتی ہے اسی وقت سکندر صاحب گھر کے اندر داخل
ہوتے ہیں...

"یہ سب کیا ہے حیات... تم نے مجھ سے پوچھا تک نہیں؟ اور اتنا بڑا قدم اٹھالیا"

سکندر صاحب پریشانی کے عالم میں کہتے ہیں...

"بابا آپ بھی تو یہی چاہتے تھے... خود ہی تو کہتے تھے کہ ایسا رشتہ ختم کر دوں جسکا کوئی مستقبل نہیں اب کر رہی ہوں تب بھی مثلاً ہے..."

حیات جھنجلا کر کہتی ہے...

"میں نے یہ سب اس طرح کرنے کو نہیں کہا تھا بیٹا... میں اس خود بینڈل کرتا اس بات کو اب دیکھو کیسے سب ٹی وی میں بار بار بتایا جا رہا ہے..."

حیات چونکتی ہے...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"مطلب... کیا بتا رہے ہیں ٹی وی میں؟"

سکندر صاحب چپ چاپ ٹی وی اون کر دیتے ہیں...

"ناظرین آپکو بتاتے چلیں وزیرِ تعلیم... کی ایک ویڈیو لیک ہو گئی ہے جس میں وہ صاف صاف ایک لڑکی پر غصہ کرتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں... ابھی ابھی یہ خبر ملی ہے کہ وزیرِ تعلیم زرویز خان درانی شادی شدہ ہیں... اور انکی بیوی نے ان سے طلاق کا مطالبہ کیا ہے جس کی وجہ سے وہ سخت غصے میں دکھائی دے رہے ہیں یہاں

تک کہ انہوں نے ہمارے رپورٹر کے سوال کرنے پر بھی انکو جھاڑ دیا.... اب پتا کرنا یہ ہے کہ انہوں نے اپنی شادی کو خفیہ کیوں رکھا... ناظرین ہمارے ساتھ رہیں ہم آپ کو پیل پیل کی خبر سے آشنا کروائیں گے دیکھتے رہئے...."

حیات ریموٹ اٹھا کر ٹی وی بند کر دیتی ہے....

"کیا بکو اس ہے یہ سب پتا نہیں کس نے اس سب کی ویڈیو بنا کر لیک کر دی... بابا لوگ یہ کیوں نہیں سوچتے کہ کسی کی کیا پریشانی ہے بس اپنے انٹر ٹینمنٹ کے لئے کچھ بھی کر دیتے ہیں..."

"بیٹا یہ دنیا ایسی ہی ہے کسی کو بھی نہیں چھوڑتی بس ہر کسی کے خلاف سکینڈل بنا دیتے ہیں... مجھے آج شہر سے باہر بھی جانا تھا میرے دوست کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے... وہ

ہسپتال میں ہے اس دیکھنے جانا تھا سمجھ نہیں آرہی کیا کروں اب..."

سکندر صاحب پریشانی سے کہتے ہیں حیات انکے پاس صوفہ پر آکر بیٹھتی ہے....

"بابا آپ فکر مت کریں آپ چلے جائیں میری ٹینشن نالیں..."

"لیکن بیٹا آپکو اکیلا چھوڑ کر..."

"بابا میں اکیلی تھوڑی ہوں... میں مناہل کو بلا لوں گی.... آپ آرام سے جائیں آپکے دوست کو آپکی ضرورت ہوگی..."

"ٹھیک ہے بیٹا پھر ر میں نکلتا ہوں... دوپہر ہو گئی ہے جاتے جاتے رات ہو جائے گی اپنا بہت خیال رکھنا اور ہاں مناہل کو بلا لینا اپنے پاس..."

سکندر صاحب جاتے جاتے بھی اسے بہت ساری نصیحتیں کر کے جاتے ہیں....

رات کو حیات بیٹھی نوٹس بنا رہی تھی... وہ مناہل کو فون کرتی ہے لیکن مناہل کو بخار تھا جس کی وجہ سے وہ اسے کچھ نہیں بتاتی....

حیات اس وقت گھر پر بالکل اکیلی تھی... اچانک لائٹ چلی جاتی ہے....

"افف یہ لائٹ کو کیا ہو گیا... اس وقت تو کبھی نہیں گئی..."

وہ بکس سمیٹتی ہوئی اپنا موبائل اٹھاتی ہے۔ اور اسکی ٹارچ اون کر کے باہر کی جانب

بڑھتی ہے اچانک اسے اپنے پیچھے سے کوئی چیز گزرتی محسوس ہوتی ہے...

وہ ساکت رہ جاتی ہے... وہ آہستہ سے پیچھے مڑ کر دیکھتی ہے وہاں کوئی نہیں ہوتا... وہ اپنے چہرے پر آیا پسینہ صاف کرتی ہوئی نیچے کی جانب بڑھتی ہے...

لاؤنج میں آکر وہ کھڑکی سے باہر کی جانب دیکھتی ہے لیکن وہاں کی سٹریٹ لائٹس اون ہوتی ہیں وہ مناہل کے نمبر پر فون کرتی ہے جو دو بیلز پر اٹھا لیا جاتا ہے...

"مناہل تمہاری لائٹ آرہی ہے؟"

"ہاں آرہی ہے کیوں؟"

"مجھے لگتا ہے میرے گھر کی لائٹ خراب ہو گئی ہے.. ٹھیک ہے میں چیک کرتی ہوں

کہ کیا پر اہلم ہے؟"

وہ دوسری طرف کی سنے بغیر ہی فون کاٹ دیتی ہے... وہ باہر جانے کے لئے آگے

بڑھتی ہے لیکن اسکے قدم وہیں زنجیر ہو جاتے ہیں اسے اپنی کمر پر جانا پہچانا سانس

محسوس ہوتا ہے... اسکی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ جاتی ہے...

"کہاں جا رہی ہو سویٹ ہارٹ؟"

مانوس سی سرد آواز اسکے کان کے بہت قریب گونجتی ہے...

"میں نے کہا تھا نالوٹ کر تمہیں میرے ہی پاس آنا ہے..."

وہ اپنے آپ کو چھڑوانے کی کمزور سی کوشش کرتی ہے لیکن مقابل کی گرفت اور سخت ہو جاتی ہے....

"مجھ سے دور جانے کی کوشش مت کرو حیات.... ہار جاؤ گی... تم جتنا مجھ سے دور جاؤ گی میں اتنا تمہارے قریب آؤں گا..."

حیات آنکھیں بند کر لیتی ہے وہ جانتی تھی اب وہ کچھ نہیں کر سکتی.....

زر ویز حیات کو خان ویلا لے آیا تھا وہ اسے کمرے میں لا کر احتیاط سے صوفہ پر بیٹھاتا ہے... حیات آنکھوں میں آنسو لئے اسے دیکھ رہی تھی. زر ویز اسے بالکل اگنور کر کے وارڈ روم سے سادہ کُرتا شلوار نکال کر واش روم میں گھس جاتا ہے...

حیات بے بسی سے واشر و م کے بند دروازے کو دیکھتے ہوئے نظریں پھیر لیتی ہے....

زرویز تو لیے سے بال خشک کرتا ہوا منہ سے کوئی دھن بجاتا ہوا باہر آیا تھا... وہ ایسے ایکٹ کر رہا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو....

حیات اچانک پھوٹ پھوٹ کر رو دیتی ہے... زرویز اسکے ری ایکشن پر ششدر رہ جاتا ہے وہ تولیہ صوفہ پر پھینک کر حیات کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھتا ہے...

"حیات، حیات کیا ہوا ہے تم کیوں رو رہی ہو؟"

زرویز حیات کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لے کر پوچھتا ہے... لیکن حیات اسکے ہاتھ جھٹک دیتی ہے...

"کیوں کر رہے ہیں یہ سب؟ کیوں مجھے بار بار اذیت دے رہے ہیں... مت کریں ایسا میرے ساتھ پلزز... میں آپکے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں چھوڑ دیں مجھے... اپکا مجھ پر احسان ہوگا..."

حیات اسکے سامنے ہاتھ جوڑ کر کہتی ہے...

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"حیات... تم مجھ سے کچھ بھی مانگ لو لیکن یہ مت مانگو یہ میرے بس میں نہیں ہے... میں ہر چیز کر سکتا ہوں لیکن اب تم سے دور نہیں جاسکتا... تھک گیا ہوں میں اب اور یہ دوری برداشت نہیں ہوگی مجھ سے...."

"اور اگر میں آپ کے ساتھ رہیں تو پیل پیل اذیت میں رہوں گی..."

"تم میرے ساتھ رہنے سے اذیت میں رہو گی حیات.... ہمارا رشتہ تمہارے لئے

تکلیف کا باعث ہے؟"

"ہاں... اب یہ رشتہ میرے لئے تکلیف اور اذیت کا سامان بنتا جا رہا ہے... مجھے گھٹن ہوتی ہے... تھک گئی ہوں میں..."

حیات اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہتی ہے...

"تم مجھ سے تھک گئی ہو... اتنی نفرت تمہیں کب ہو گئی مجھ سے حیات...؟"

زرویزبے یقینی سے پوچھتا ہے...

"نفرت... مجھے تو اب کوئی بھی جذبہ محسوس ہی نہیں ہوتا میرا دل ہر احساس سے عاری ہو چکا ہے اب یہاں کچھ بھی محسوس نہیں ہوتا..."

وہ اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر تلخی سے کہتی ہے....

"کیا میں نے تم سے بے تحاشا محبت اس لئے کی تھی کہ تمہارا دل بھر جائے تم میری ذات سے اکتا جاؤ اور یوں بے نیاز ہو جاؤ جیسے میں تمہارے لئے کوئی حیثیت رکھتا ہی نہیں تھا میں نے تو یہ سوچ کر احساس اور محبت کی انتہا کر دی کہ تم کبھی اس حصار سے

باہر نکل سکو مگر... یہاں تو سب الٹ ہو گیا میری محبت تمہارے لئے گھٹن بن گئی۔"

زرویز کو اسکی باتوں سے بہت تکلیف پہنچی تھی یہ کہ کروہ کمرے سے باہر نکل گیا تھا... جبکہ حیات دم بخود رہ جاتی ہے۔

"تمہیں کہا تھا حیات کو یونی کے باہر لے کر آؤ دو گھنٹے سے ویٹ کر رہا ہوں آئی کیوں نہیں ہو...؟"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اگلے دن اشعر یونی کے باہر کھڑا ایمان سے فون پر بات کر رہا تھا اسے ہر حال میں آج اپنے کام کو سرانجام دینا تھا..

"حیات آج یونی نہیں آئی مناہل نے میرے سامنے بیٹھ کر اسے فون کیا تھا زرویز اسے کل ہی اپنے گھر لے گیا تھا..."

ایمان غصے سے کہتی ہے... اشعر زور سے سٹیئرنگ پر ہاتھ مارتا ہے... اور غصے سے فون کاٹ دیتا ہے...

"ہر بار.... ہر بار زرویز تو اسکی ڈھال بن جاتا ہے لیکن اس بار نہیں اس بار میں یہ نہیں کرنے دوں گا تجھے..."

وہ فون پر کسی کا نمبر ڈائل کر کے کان کے ساتھ لگاتا ہے۔

"میں نے تمہیں زرویز پر نظر رکھنے کو کہا تھا... وہ اس وقت کہاں ہے... ٹھیک ہے

اور اسکے گھر کی سیکیورٹی کیسی ہے...؟ ٹھیک ہے اب میرا ایک کام کرو.."

وہ اسے کچھ دیر کام سمجھانے کے بعد فون کاٹ دیتا ہے... اسکے چہرے پر شیطانی

مسکراہٹ رقص کر رہی تھی... NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اب مزہ آئے گا زرویز... بہت مزہ آئے گا..."

حیات کی آنکھ صبح کافی لیٹ کھلتی ہے۔ زرویز صبح اسکے اٹھنے سے پہلے ہی جا چکا تھا... آج

اسکی بہت ساری میٹنگز تھیں۔ اسی لئے وہ حیات کو جگائے بغیر ہی جلدی چلا گیا تھا...

حیات ناشتہ کرتے ہی کمرے میں آگئی تھی۔ زرویز نے اسے کل ہی فون دے دیا تھا جو

وہ اسکے گھر سے آتے وقت لیتا آیا تھا... حیات سکندر صاحب کو فون کر چکی تھی تاکہ وہ اسکے پاس آجائیں سکندر صاحب حیات کا فون آتے ہی وہاں سے نکل گئے تھے...

زر ویز صبح سے شام تک کام میں الجھا رہا تھا۔ اب اسکی آخری میٹنگ تھی جو اٹینڈ کر کے اسنے گھر جانا تھا اسے حیات کی بھی فکر تھی وہ مصروفیت کی وجہ سے اسے ایک بار بھی فون نہیں کر پایا تھا....



حیات بیڈ پر بیٹھی فون یوز کر رہی تھی۔ جب اسے گولیوں کا شور سنائی دیتا ہے... وہ یک دم کھڑی ہو کر کھڑکی سے باہر جھانکتی ہے جہاں گارڈز کچھ نامعلوم افراد سے مقابلہ کر رہے تھے ان سب نے اپنے چہرے کا لے ماسک سے ڈھکے ہوئے تھے۔

حیات ڈر کر زریز کو فون ملاتی ہے لیکن وہ فون نہیں اٹینڈ کرتا... گولیوں کا شور بند ہو

گیا تھا.... وہ فوراً سے کمرہ لاک کر لیتی ہے...

وہ زرویز کو فون ملانے کی بار بار کوشش کرتی ہے... لیکن وہ میٹنگ ہونے کی وجہ سے
کال ریسیو نہیں کرتا.

"زرویز پلز فون اٹھائیں؟"

حیات اب ڈر کے مارے کانپنے لگی تھی اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اب وہ کیا کرے
... وہ مسلسل زرویز کو فون ملارہی تھی. وہ اب باقاعدہ رونے لگی تھی...

"یا اللہ یہ کیا ہو رہا ہے پلز زرویز میرا فون اٹھائیں"

قدموں کی آہٹ اسے قریب سے سنائی دے رہی تھی اچانک کوئی زور زور سے دروازہ
کھڑکانے لگتا ہے...

"زرویز..."

حیات بے بسی سے اسے فون ملارہی تھی.

باہر کھڑے لوگ اب دروازہ کھولنے کی کوشش کر رہے تھے...

حیات کسی بھی طرح وہاں سے غائب ہونا چاہتی تھی.... وہ مستقل زر ویز کو فون کر رہی تھی اس بار زر ویز نے فون اٹھالیا تھا اتنے میں وہ لوگ دروازہ توڑ دیتے ہیں... حیات کے ہاتھ سے فون چھوٹ گیا تھا...

حیات فون اٹھانے لگتی ہے کہ وہ آدمی اسے پکڑ کر اپنے ساتھ لے جانے لگتے ہیں...
"چھوڑو مجھے کون ہو تم لوگ... زر ویز.."

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہیلو... حیات.."

"چھوڑو مجھے جانے دو... زر ویز بچائیں مجھے پلز... زر ویز... یہ لوگ مجھے لے کر جا رہے ہیں... آہ چھوڑو مجھے..."

"حیات، حیات میں تم... تم.. ٹھیک تو ہو کون ہے وہاں... چھوڑو اسے میں تمہیں جان سے مار دوں گا..."

وہ لوگ تقریباً گھسیٹتے ہوئے حیات کو سیڑیوں سے لے کر جا رہے تھے... گیٹ سے

باہر نکلتے وقت سکندر صاحب اندر آرہے تھے... حیات انکو دیکھتے ہی چیختی ہے...

"بابا... بابا مجھے بچائیں.."

سکندر صاحب بھاگتے ہوئے اسکی طرف بڑھتے ہیں...

"چھوڑ دو میری بچی کو کہاں لے کر جا رہے ہو اسے؟"

اس سے پہلے سکندر صاحب ان تک پہنچتے ان میں سے ایک شخص سکندر صاحب پر گولیاں برسا دیتا ہے...

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
"بابا....."

حیات اپنے باپ کو خون میں لت پت دیکھ کر چیختی ہے...

"چھوڑو مجھے... بابا... جانے دو مجھے میرے بابا کے پاس.... بابا..."

حیات چیختی رہتی ہے لیکن وہاں کوئی شخص بھی اسکی آہ و بکا نہیں سنتا... اسکا باپ وہاں

خون میں لت پت تھا... اور وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی....

وہ لوگ اسے زبردستی وہاں سے لے گئے...

زرویز پانچ منٹ میں ریش ڈرائیونگ کر کے خان ویلا پہنچا تھا... اس وقت شام کے سات بج رہے تھے... پورا گیٹ کھلا ہوا تھا... جا بجا گارڈز کی لاشیں پڑی تھیں... اور کچھ زخمی پڑے ہوئے تھے... سمیع ایسولینس کو کال کر چکا تھا... زرویز پھٹی آنکھوں سے آگے بڑھتا ہے... اچانک نظر پڑھنے پر وہ لڑکھڑا جاتا ہے پیچھے سے سمیع اسے سہارا دیتا ہے...

سامنے سکندر صاحب کا وجود زمین بوس تھا... وہ ایک پل بھی ضائع کیے بغیر انکی طرف بڑھ کے انکی نرہ کھنگالتا ہے... لیکن سب بالکل ساکت تھا... وہ بے بسی سے آنکھیں میچتا ہے... تمام گارڈز جو زرویز کے ساتھ آئے تھے... ایسولینس میں لاشیں رکھوانے میں مدد کروا رہے تھے...

کوثر اور سلمہ دودن پہلے ہی اپنے گاؤں گئی تھیں یہ انکی خوش قسمتی تھی...

زر ویز اور سمیع اندر کی جانب بڑھتے ہیں... زر ویز پاگلوں کی طرح حیات کو ڈھونڈ رہا تھا لیکن وہ ہوتی تو اسے ملتی نا...

زر ویز اپنے کمرے میں آتا ہے اسکا کمرہ بھی بکھرا پڑا تھا... جیسے حیات نے مزاحمت کی نا کام سی کوشش کی ہو... وہاں ہی ایک طرف حیات کا فون گرا ہوا تھا وہ اسکا فون اٹھاتا ہے...

وہ کتنی بار اسے فون کرتی رہی تھی... لیکن اس نے اسکی ایک کال نہی اٹھائی....

"زر ویز فکر نہ کرو وہ مل جائیں گی... پولیس آچکی ہے معاملے کی تفتیش ہو رہی ہے..."

"

ز رویز کی آنکھیں ضبط سے سرخ ہو رہی تھیں... کاش وہ آج اپنے کام میں اتنا مصروف
 نا ہو جاتا... شاید وہ کسی بڑے نقصان سے بچ جاتے...

اسکے سر میں درد سے ٹیسیں اٹھ رہی تھیں... وہ آنکھیں کھولنے کی کوشش کرتی ہے
 ... اسکے کانوں میں گانوں اور گھونگروں کی آوازیں سنائی دے رہی تھی...

وہ سب یاد کرنے کی کوشش کرتی ہے تو آہستہ آہستہ اسے سب یاد آنے لگتا ہے... وہ
 ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھتی ہے...

"بابا..."

وہ اپنے بابا کا نام لیتے ہی پھوٹ پھوٹ کر رو دیتی ہے... اس وقت جس کرب سے وہ گزر رہی تھی اس کا اندازہ کوئی نہیں لگا سکتا تھا وہ نہیں جانتی تھی وہ کہاں ہے اور جو اسے سمجھ آ رہا تھا وہ، وہ سمجھنا نہیں چاہتی تھی۔

وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں تھی کمرہ کافی شاندار تھا... لیکن اسے اس بات سے کوئی لینا دینا نہیں تھا اچانک کمرے کا دروازہ کھلتا ہے اور دو تین عورتیں اندر داخل ہوتی ہیں

ان کا حلیہ دیکھ کر حیات کو سمجھنے میں ایک سیکنڈ لگتا ہے کہ وہ کس جہنم میں جھونکی گئی ہے... اسے ایک نئے سرے سے رونا آنے لگا....

"چشمے بدور... جیسا سنا اس سے بھی اچھا پایا تجھے تو....."

ارے تو تو چار چاند لگا دے گی میرے کھوٹے کو...."

ان میں سے ایک عورت حیات کو دیکھ کر کہتی ہے..."

"دو دیکھئے ممیں ایسی ویسی لڑکی نہیں ہوں پلزم مجھے یہاں سے جانے دیں..."

اسکی بات پر وہاں کھڑی تینوں عورتوں کا قہقہہ لگتا ہے۔

"یہاں آنے والی ہر لڑکی یہی کہتی ہے بعد میں سب ہماری جیسی ہو جاتی ہیں۔ کیوں رانی
بائی..."

"سہی کہا تو نے شبو... اور تو لڑکی بہت ہو گے ڈرامے تیرے... تجھے صرف آج
رات کا آرام مل رہا ہے کل سے تو نے بھی کام پر لگنا ہے..."

یہ کہ کر وہ تینوں باہر نکل جاتی ہیں لیکن جاتے وقت دروازہ لاک کرنا نہیں بھولتی....
"یا اللہ میری مدد فرما... میری عزت کی حفاظت فرما... اور میرے بابا پلزا نکو کچھ ناہو
میں انکے بغیر نہیں رہ سکتی پلرز

وہ اپنے باپ کے لئے مستقل دعا کر رہی تھی لیکن اسے کیا پتا تھا کہ وہ تو پہلے ہی یتیم ہو
چکی ہے...

زرویز پوری رات حیات کو ہر جگہ تلاش کرتا رہا پولیس نے بھی اپنی تفتیش جاری رکھی
ہوئی تھی... یہ خبر جنگل میں آگ کی طرح پھیلی تھی تمام نیوز چینلز پر ایک ہی خبر چلائی

جارہی تھی...

وہ رات ہر شخص پر بھاری گزری تھی سکندر صاحب کی میت زرویز کے گھر ہی تھی زیر
, مناہل اور اسکے بابا بھی آچکے تھے سمیع نے زرویز کے گھر والوں کو بھی فون کر کے بلا
لیا تھا گھر میں سوگ کا سما تھا وہ لوگ حیات کے بغیر سکندر صاحب کی تدفین بھی نہیں کر
سکتے تھے...

زرویز صبح کے آٹھ بجے گھر میں داخل ہوا تھا اسکی آنکھوں میں پوری رات نہ سونے کی
وجہ سے سرخ ڈورے گھوم رہے تھے...

وہ ہال میں موجود صوفہ پر کسی ہارے ہوئے جواری کی مانند بیٹھا تھا...

وہ اتنا بڑا بزنس مین اور سیاست دان ہونے کے باوجود کچھ نہیں کر پارہا تھا وہ اشعر کا نام
بھی پولیس کو دے چکا تھا... لیکن اشعر پہلے ہی فرار ہو چکا تھا...

سمیع اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتا ہے۔

"ہر جگہ تلاش کر لیا ہے لیکن بھابھی کا کوئی سراغ تک نہیں ملا..."

"تو نے تو کہا تھا وہ مل جائے گی.."

زر ویز بے بسی سے پوچھتا ہے... سمیع کو اس پر بہت ترس آتا ہے...

"ایک شخص ہے جو انہیں ڈھونڈ سکتا ہے ہمیں ان سے مدد مانگنی چاہیے وہ ضرور ہماری

مدد کریں گے..."

"فون ملاؤ انہیں..."

سمیع جلدی سے نمبر ملا کر دیتا ہے...

زر ویز اس سے فون لے کر کان سے لگاتا ہے...

"تمہارے ہی فون کا انتظار کر رہا تھا کب سے... بہت دیر کی تم نے فون کرنے میں

"...

مقابل فون اٹھاتے ہی بول پڑتا ہے.

"مجھے یقین ہے میں نے زیادہ دیر نہیں کی ہوگی وزیر اعظم صاحب"

زر ویز کی آواز بھاری ہو گئی تھی...

"تم کبھی دیر نہیں کرتے زرویز... اور یہی عادت میری بھی ہے میں بھی کبھی دیر نہیں ہونے دیتا... تمہاری بیوی کا پتا چل گیا ہے اسے اشعر ایک کھوٹھے پر لے گیا ہے اور سنا ہے وہ ابھی بھی وہیں پر چھپا ہے... پولیس وہاں ریٹ مارنے گئی ہے اپنے گارڈز کے ساتھ اس کھوٹھے میں پیچھے کے دروازے سے داخل ہونا اور کسی کی بھی نظروں میں آئے بغیر اپنی بیوی کو حفاظت سے نکال لانا..."

زرویز کے تو قدموں تلے سے زمین سرک گئی تھی اسکی معصوم، پاک بیوی ایک کھوٹھے میں تھی....

اشعر اب تک کھوٹھے پر ہی رکا ہوا تھا وہ اپنا ملک سے باہر جانے کا انتظام کر رہا تھا ہر طرف ناکالگا تھا... جس کی وجہ سے اسکا باہر نکلنا بھی ناممکن ہو گیا تھا... وہ اس وقت شدید غصے میں تھا... اپنے بدلے کی آگ میں اسنے خود کو بھی بربادی کی طرف دھکیل دیا تھا...

رات کو دیر تک محفل سخن کی وجہ سے اب سب سو رہے تھے رات کو خدا کے بھولے ہوئے لوگ دن چڑھے سکون سے سونے میں مصروف تھے...

حیات کو رات بھر نیند نا آئی تھی... وہ پوری رات اپنے بابا کے لئے اور اپنی عزت کی حفاظت کے لئے دعا مانگتی رہی تھی...

اچانک گولیوں کا شور گونجتا ہے حیات ڈر کے مارے ایک کونے میں چھپ جاتی ہے وہ اپنے کانوں پر زور سے ہاتھ رکھ لیتی ہے...

اسے خوف محسوس ہو رہا تھا وہ کسی چھوٹے سے بچے کی طرح سہمی ہوئی تھی...

اچانک کچھ لوگوں کے قدموں کی چاپ سنائی دیتی ہے اور پھر کوئی دروازہ کھول کر اندر داخل ہوتا ہے...

حیات اپنی آنکھیں میچ کر کانوں پر ہاتھ رکھے بیٹھی تھی جب کوئی جانا پہچانا لمس اسے اپنے ہاتھوں پر محسوس ہوتا ہے...

وہ ایک جھٹکے سے آنکھیں کھولتی ہے...

"حیات میں ہوں ریلیکس... تم ٹھیک تو ہونا؟"

حیات کچھ بھی کہے بنا روتے ہوئے اسکے گلے لگ جاتی ہے...

زرویز سے اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہے...

"حیات سب کچھ ٹھیک ہے میری جان... تم بلکل ٹھیک ہو... ہمممممم؟"

"سر ہمیں نکلنا ہوگا..."

زرویز کے پیچھے کھڑا گاڑ ڈکھتا ہے..

"چلو حیات ہمیں یہاں سے نکلنا ہوگا..."

وہ لوگ باہر نکلتے ہوئے کوری ڈور کے راستے سے پیچھے کے دروازے کی طرف بڑھتے ہیں اسی وقت گولی کی آواز گونجتی ہے.

جسے سن کر سب اپنی جگہ پر رک جاتے ہیں گاڑز بھی چکنا ہو جاتے ہیں.. وہ لوگ پیچھے مڑتے ہیں تو سامنے اشعر کھڑا تھا...

"تم اتنی آسانی سے مجھے ہر بار ہرا کر نہیں جاسکتے زرویز.. اس بار تمہیں اتنی آسانی سے جیتنے نہیں دوں گا..."

یہ کہتے ہی اشعر ایک ساتھ تین چار گولیاں چلا دیتا ہے... ہر طرف گولیوں کا شور تھا

کچھ گولیاں اشعر کے سینے میں پیوست ہو گئی تھیں جو گارڈز نے چلائیں تھیں.. جب کہ زرویز کو تین گولیاں لگی تھیں... زرویز نے حیات کو اشعر کے آتے ہی اپنے پیچھے چھپالیا تھا جسکی وجہ سے وہ محفوظ رہی تھی...

زرویز پورے قد سے زمین بوس ہو گیا تھا حیات شاک سی اسے گرتا دیکھتی ہے... وہ ہوش میں آتے ہی اسکی طرف بڑھتی ہے...

"زرویز....."

حیات کی چیخ فضا میں بلند ہوئی تھی...
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
 ایک گارڈ فوری سمیع کو فون کر دیتا ہے سمیع ایسولینس لے کر پچھلے گیٹ پر ہی آجاتا ہے
 ... حیات مسلسل چیخ رہی تھی...

"زرویز... پلزز آنکھیں کھولیں.... زرویز پلزز زنا... آپ میری ہر بات مانتے ہیں نا
 پلزز آنکھیں کھولیں میں آپکے بغیر نہیں رہ سکتی... زرویز..."
 وہ مسلسل اسے پکار رہی تھی...

لیکن اسکی ایک آواز پر تڑپ جانے والا شخص آج ہر چیز سے بے خبر ہو گیا تھا... سمیع اور کچھ لوگ آکر زرویز کو سٹرپچر پر ڈال کر ایمبولینس میں ہسپتال لے جاتے ہیں حیات نے سارے راستے زرویز کا ہاتھ تھامے رکھا تھا...

سمیع پہلے ہی ہو سہیل میں اطلاع دے چکا تھا... زرویز کو ہو سہیل میں لاتے ہی ڈاکٹر اسے آپریشن تھیٹر لے گئے تھے...

حیات باہر بیچ پر بیٹھے اپنے شوہر کے لئے دعائیں کر رہی تھی سمیع بھی ایک طرف کھڑا دل میں صرف اپنے دوست کے لئے دعا کر رہا تھا اسکا بس چلتا تو اپنے حصے کی زندگی بھی اپنے دوست کو دے دیتا...

ایک گھنٹہ گزر گیا تھا آپریشن ہوتے ہوئے لیکن ابھی تک ڈاکٹر زباہر نہیں آئے تھے... زرویز کے گھر والے بھی ہسپتال آچکے تھے ہر شخص اس کے لئے دعا گو تھا... حیات کو کسی چیز کا ہوش نہیں تھا وہ صرف اپنے شوہر کی سلامتی کی دعا کر رہی تھی...

سمیع اسکے ساتھ آکر بیٹھتا ہے...

"بھابھی... میں جانتا ہوں یہ وقت مناسب نہیں... لیکن میں اور دیر نہیں کر سکتا..."

آپ کے لئے ایک بُری خبر ہے... "

وہ سر جھکائے کہ رہا تھا حیات اسکی بات پر آنکھیں میچ لیتی ہے...

"آپ کے بابا کا انتقال ہو گیا ہے... وہ اپنی آخری آرام گاہ جانا چاہتے ہیں... انکو آخری

بار دیکھ لیں تاکہ انکا سفر مکمل ہو.. "

حیات ایک جھٹکے سے آنکھیں کھول کر اسکی طرف دیکھتی ہے... اور نفی میں سر ہلاتی

ہے....

NEW ERA MAGAZINE.COM

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیات لاؤنج میں داخل ہوتی ہے... تو سامنے ہی اسکے باپ کی میت پڑی تھی... وہ سمیچ

، لائے اور راین کے ساتھ گھر آگئی تھی.... چچی جان پہلے ہی گھر پر موجود تھیں...

کیوں کہ گھر پر بھی کسی کا ہونا ضروری تھا...

حیات چلتے ہوئے اپنے بابا کے پاس جاتی ہے. اور گھٹنوں کے بل انکے پاس بیٹھتی ہے...

کانپتے ہاتھوں سے انکے چہرے پر سے کفن ہٹاتی ہے... اسکی ٹھوڑی کپکانے لگتی ہے

آنسو اسکے پلکوں کی بار توڑ کر نکلے جا رہے تھے آنکھیں بے تحاشا رونے کی وجہ سے

سرخ ہو رہی تھیں...

وہ پیار سے سکندر صاحب کے چہرے پر ہاتھ پھیرتی ہے...

"بابا... اتنا سا ساتھ تھا آپ کا میرا... اتنی جلدی چھوڑ کر چلے گئے اپنی حیات کو... یہ بھی
 نا سوچا کیسے جبے گی آپ کی بیٹی آپ کے بغیر... اہا ہا... بابا... پہلے ماما چلی گئی میں نے کچھ
 نہیں کہا کیوں کہ آپ نے کبھی مجھے ماں کی کمی محسوس نہیں ہونے دی... اب جب
 آپ چلے گئے تو کس کو جا کر کہوں... کون رکھے گا اب میرا خیال... کون..."

وہ روتے ہوئے اپنے باپ سے کہ رہی تھی وہاں بیٹھا ہر شخص اسکی باتوں پر اور اسکی
 حالت پر رو رہا تھا... تقدیر نے کیسا کھل کھیلا تھا اسکے ساتھ...

"بھابھی جنازہ کا وقت ہو گیا اجازت دیجیے..."

پچھے کھڑا سمیع اس سے اجازت مانگتا ہے... ابھی تو اس نے اپنے باپ کو جی بھر کر دیکھا
 بھی نہیں تھا...

وہ سکندر صاحب کے ماتھے کو چومتی ہے اور انکے منہ پر واپس چادر ڈال کر پیچھے ہٹ
 جاتی ہے... سمیع، خزر اور کچھ لوگ میت کو کندھا دیتے ہیں...

کتنی بے بسی کا مقام ہوتا ہے ناکہ کوئی اپنا ہم سے اتنا دور جا رہا ہو اور ہم اسے روک بھی نا
سکیں...

ظہر کے وقت جنازہ چلا گیا تھا جنازہ اٹھنے کے بعد ہی سمیع اور حیات ہسپتال واپس آ
جاتے ہیں۔ انہی کے ساتھ مناہل بھی آگئی تھی...

آپریشن ہو چکا تھا... وہ لوگ داؤد کے پاس آتے ہیں...

"کیا کہا ہے ڈاکٹر نے؟"

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سمیع داؤد سے پوچھتا ہے...

"ڈاکٹر نے گولیاں نکال لی ہیں ایک گولی انکے سر کو چھو کر گزری تھی جسکی وجہ سے

انکی کوئی نس دب گئی ہے... ڈاکٹر نے فلحال اتنا ہی بتایا ہے... باقی وہ آپکا انتظار کر رہے

ہیں..."

"ٹھیک ہے میں آتا ہوں..."

سمیج یہ کہ کر چلا جاتا ہے....

حیات نڈھال سی بیٹچ پر بیٹھ جاتی ہے... اسکے پاس بی جان آکر بیٹھتی ہیں...

"حیات بیٹا مجھے معاف کر دو میں نے تمہارے ساتھ بہت زیادتی کی... شاید اسی لئے

آج میرا پوتا اس حال میں ہے... مجھے معاف کر دو..."

بی جان اسکے آگے ہاتھ جوڑ کر کہتی ہیں...

"مجھے کسی سے بھی کوئی شکوہ نہیں... مجھے صرف اپنا شوہر سہی سلامت چاہیے ہے..."

میرے دل میں کسی کے لئے کوئی گلہ نہیں..."

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیات سپاٹ چہرے کے ساتھ کہتی ہے...

تھوڑی دیر بعد سمیج واپس آکر حیات کے ساتھ بیٹھتا ہے...

"کیا کہ رہے ہیں ڈاکٹرز..."

"وہ کہ رہے ہیں اگلے چوبیس گھنٹے بہت کریٹیکل ہیں... دعا کریں اسے ہوش آجائے

ورنہ ڈاکٹرز کی طرف سے جواب ہے..."

حیات منہ پر ہاتھ رکھ کر رونے لگتی ہے...

"بھابھی... پلز خود کو سنبھالیں... کیا زرویز آپ کو ایسے دیکھ کر خوش ہوگا... نہیں نا

اسے بہت دکھ ہوگا... آپ کو حوصلہ کرنا ہوگا..."

سمیع اسے سمجھاتا ہے...

"کیسے کروں حوصلہ... میرا حوصلہ تو وہ دونوں تھے... ایک مجھ سے نچھڑ گیا دوسرا

مجھ سے نچھڑنا چاہتا ہے... آپ کو پتا ہے اصل بے بسی کسے کہتے ہیں... جب آپکا باپ

آپکے سامنے گولیوں سے چھلنی ہو کر... خون میں لت پت پڑا ہو اور آپ کچھ نہ کر

سکیں اسے کہتے ہیں بے بسی... جب آپکا باپ آپکو چھوڑ کر کسی ایسی دنیا چلا جائے جہاں

سے لوٹنا ناممکن ہو اسے کہتے ہیں بے بسی... جب آپکا شوہر آئی سی یو میں پڑا زندگی اور

موت کی جنگ لڑ رہا ہو... وہ آپکو چھوڑ کر جا رہا ہو اور آپ کچھ نہ کر سکیں اسے کہتے ہیں

بے بسی... اور میں نے اس بے بسی کو ان دو دنوں میں محسوس کیا ہے بار بار محسوس کیا

ہے... وہ شخص... وہ شخص جو وہاں اندر مشینوں میں جکڑا پڑا ہے اسنے کبھی اپنے

کپڑوں پر تھوڑی سی گرد بھی نہیں پڑنے دی تھی... اور آج اسکے کپڑے خون میں تر

تھے... یہ دیکھیں میرے بھی کپڑے انکے خون سے تر ہیں...."

وہاں پر سب کے دل اسکی حالت پر خون کے آنسو رو رہے تھے...

"اب کسی کا جنازہ دیکھنے کی ہمت نہیں ہے مجھ میں..."

مناہل اسکے پاس آکر بیٹھتی ہے....

"حیات بس کرو... سب ٹھیک ہو جائے گا... زرویز بھائی بالکل ٹھیک ہو جائیں گے

... وہ محبت کرتے ہیں تم سے... تمہیں چھوڑ کر کیسے جاسکتے ہیں..."

"محبت کرنے والوں پر یقین نہیں رہا مجھے اب.... بابا بھی تو محبت کے دعویدار تھے..."

"

NEW ERA MAGAZINE.com
وہ بے بسی سے کہتی ہے....

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دوپہر سے شام... اور شام سے رات ہو گئی تھی ڈاکٹر نے امید چھوڑ دی تھی....

"مجھے زرویز سے ملنا ہے مجھے انکے پاس جانا ہے..."

حیات اچانک ہی کہتی ہے...

"ڈاکٹر نے منا کیا ہے ہمیں ان سے اجازت لینی ہوگی..."

سمیع اس سے کہتا ہے...

"مجھے اپنے شوہر کے پاس جانے کے لئے کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے..."

حیاتِ غصے سے کہتے ہوئے آئی سی یو کی طرف بڑھ جاتی ہے...

اندر آتے ہی اسکی نظر دشمنِ جان کے وجود سے ٹکراتی ہے...

وہ چلتے ہوئے اس تک آتی ہے... اسکے منہ پر آکسیجن ماسک لگا تھا ہاتھوں پر ڈریپس اور

سینے پر ٹیوبس لگی تھی...

"آپ اس طرح بالکل اچھے نہیں لگ رہے زرویز... آپ تو ہمیشہ میرے سامنے
کھڑے مجھے پیار سے دیکھتے ہوئے اچھے لگتے ہیں... زرویز... میں آپ سے ناراض تھی

اسی لیے اب آپ بھی مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں نا... لیکن میں نے تو آپکو معاف کر دیا

ہے... ہاں زرویز میں نے آپکو معاف کر دیا ہے... اب تو اٹھ جائیں اب تو آنکھیں

کھول لیں... دیکھیں نا مجھے... اب تو میرے پاس کچھ نہیں بچا... آپکے سوا اور کوئی

رشتہ نہیں رہا میرے پاس... اگر آپ بھی چھوڑ کر چلے گئے تو میں کیا کروں گی...

ڈاکٹر کہتے ہیں... انہیں آپ سے کوئی امید نہیں.. ایسے تھوڑی ہوتا ہے... آپ مجھے

چھوڑ کر نہیں جائیں گے نازرویز.... زرویز آپ کہتے تھے نامیں آپکی روح کی حیات ہوں... زرویز آپ بھی میری زندگی ہے میرے جینے کی وجہ ہیں... لوٹ آئیں.. آپکی حیات ٹوٹ رہی ہے.... اتنی دیر مت کر دیے گا کہ سمیٹنے کے لئے کرچیاں بھی نا بچیں

"...

کمرے میں صرف اسکی سسکیاں گونج رہیں تھیں...

اچانک مشین پر آواز گونجتی ہے... زرویز کے وجود کو جھٹکے لگنے لگے تھے.... حیات گھبرا جاتی ہے

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"زرویز... زرویز... کیا ہوا ہے آپکو.."

اسی وقت ڈاکٹر زاندر آتے ہیں...

"دیکھئے میم آپ پلز باہر جائیں..."

مناہل اسے باہر لے جاتی ہے...

"پلز زرویز کو بچالیں... میں مر جاؤں گی.... انہیں بچالیں مناہل ان سے کہو...."

زرویز کو بچالیں میں مر جاؤں گی..."

مناہل سے اسے سنبھالنا مشکل ہو گیا تھا... مورے بھی اسکو پکڑتی ہیں...

پانچ سال بعد؛

"میں نے محبت میں لوگوں کو مرتے بھی دیکھا ہے اور جیتے بھی... بہت قریب سے موت کو محسوس بھی کیا ہے اور زندگی کو جیا بھی... میری نظر میں زندگی اور موت ایک ہی ڈور کے دو... سرے ہیں... ایک پل میں انسان کو زندگی مل جاتی ہے تو دوسرے ہی پل موت... یہ دونوں وقت کے کھیل ہیں وقت کے فیصلے ہیں... بے بسی کیا ہوتی ہے میں نے بہت قریب سے جانا ہے... تکلیف، اذیت، کرب ہر چیز کو محسوس کیا ہے... اپنے سامنے اپنے بہت پیاروں کا جنازہ اٹھتے دیکھا ہے... محبت میں مرتے بھی دیکھا ہے اور مارتے بھی... میں نے ہر شخص کی محبت دیکھی ہے ہر شخص کو اپنے اپنے حصے کی محبت اپنے اپنے طریقے سے کرتے دیکھا ہے میں نے اپنی زندگی سے بہت سے سبق سیکھے ہیں... کہیں پانچ سالوں نے مجھ سے بہت کچھ چھینا تھا تو کہیں... ان پانچ سالوں نے بہت کچھ دیا ہے مجھے... بہت سے حسین تحفے دیے ہیں..."

"مما... ممما... یہ دیکھیں بابا نے کتنا پیارا گھر بنایا ہے..."

"یس ماما با باز گریٹ..."

اسے اپنے پیچھے سے اپنی دونوں بیٹیوں کی آواز سنائی دیتی ہے... وہ لوگ ساحل سمندر پر تھے جہاں زرویز نے اپنی جان سے پیاری بیٹیوں کو ریت کا گھر بنا کر دیا تھا...

زرویز اور حیات کی دو بیٹیاں تھی نور العین اور حور العین... خدا نے انہیں انکی زندگی کا بہترین تحفہ عطا کیا تھا جس کا وہ جتنا شکر ادا کرتے کم تھا...

مناہل اور زبیر کی بھی چار سال پہلے شادی ہو چکی تھی... انکو بھی اللہ نے ایک بیٹی اور ایک بیٹے سے نوازا تھا... ان دونوں میں ایک سال کا فرق تھا...

خزرو، لائبہ اور داؤد، اور راین کی بھی شادی چار سال قبل ہی کر دی گئی تھی... خزر اور لائبہ کو اللہ نے ایک بیٹے سے نوازا تھا جب کہ داؤد کو دو بیٹوں اور ایک بیٹی سے...

جہاں تک کہ سمیع کی بات ہے تو بھئی سمیع صاحب کی شادی پچھلے سال ہی زبردستی کروائی گئی تھی کیوں کہ انکو شادی کرنے کا کوئی شوق نہیں تھا... اسکے گھر میں بھی ایک ننھی پری کی پیدائش ہونے والی تھی....

اب وہ دونوں اپنے بابا کے بنائے ہوئے گھر میں غلطیاں نکال رہی تھیں... اور حیات

اور زریزان دونوں کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے.... ان پانچ سالوں نے انہیں بہت کچھ
 دیا تھا... اور انکی زندگی کو خوبصورت انکی دو جڑواں بیٹیوں نے بنا دیا تھا.
 پیچھے ڈھلتا سورج انکو دیکھ کر مسکرا رہا تھا...



ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔
 ہمیں اپنی ویب نیو ایر میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی
 ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ
 کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے
 ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشا اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات
 کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایر میگزین